Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سال:4، شمارہ:17
یکم تا15 مارچ، 2024 (مفت)

نیو انڈیا سماچار

"140 کروڑ شہریوں کی ترقی میں آپ کا تعاون چاہتا ہوں"

17ویں لوک سبھا تاریخی رہی تو 2024 میں جمہوریت کے عظیم تہوار سے پہلے پارلیمنٹ کا آخری اجلاس ترقی یافتہ ہندوستان کے تئیں اٹوٹ اعتماد اور اس یقین کو حقیقت میں تبدیل کرنے کے خاکے کا گواہ بنا۔ اب وزیر اعظم نے بتایا مودی 3.0 کس طرح ترقی یافتہ ہندوستان کے شاندار عزم کی بنیاد کو مضبوط کرے گا، یہ خصوصی شمارہ اسی پر مبنی ہے۔

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

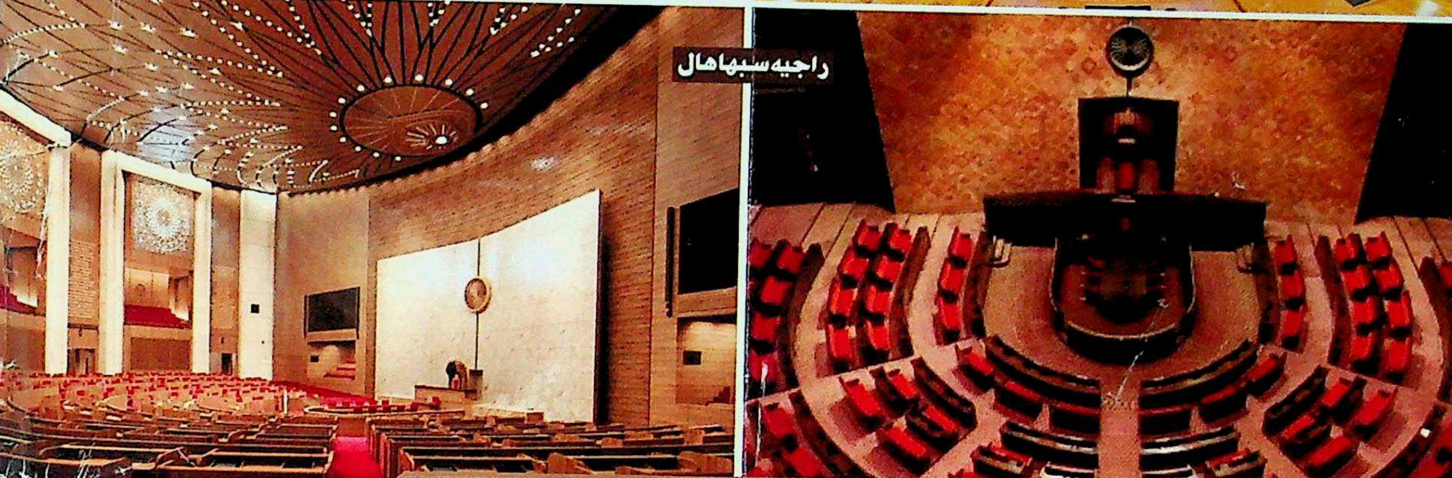

جن۔ گن۔ من کی علامت...

ملک کی نئی پارلیمنٹ 140 کروڑ ہم وطنوں کی امیدوں، امنگوں اور خود کفیل ہندوستان کے خوابوں کی مضبوط ستون بن گئی ہے۔

قومی پرندہ: مور کی تھیم پر مبنی لوک سبھا ہال - 888 نشستوں کے ساتھ تین گنا بڑا ہے لوک سبھا کا ہال۔

قومی پھول: کمل کی تھیم پر مبنی راجیہ سبھا ہال - 384 نشستوں کی گنجائش کے ساتھ تیار ہوا ہے راجیہ سبھا کا ہال۔

تکونی ڈیزائن: پارلیمنٹ کی نئی عمارت کا ڈیزائن تکونی ہے جو تین منزلہ ہے۔ ڈیزائن میں لوک سبھا، راجیہ سبھا اور ایک کھلا صحن ہے۔

ستیہ میو جیتے: پارلیمنٹ کی نئی عمارت کے گیٹ پر اشوک چکر بنا ہے اور ستیہ میو جیتے لکھا گیا ہے۔

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نیوانڈیا

سماچار

سال:4، شمارہ:17، یکم تا15مارچ، 2024

مدیر اعلیٰ
منیش دیسائی،
پرنسپل ڈائرکٹر جنرل،
پریس انفارمیشن بیورو، نئی دہلی

سینئر صلاح کار ایڈیٹر
سنتوش کمار

سینئر معاون صلاح کار ایڈیٹر
پون کمار

معاون صلاح کار ایڈیٹر
اکھلیش کمار
چندن کمار چودھری

لینگویج ایڈیٹرس
سمت کمار (انگریزی)
جے پرکاش گپتا (انگریزی)
ندیم احمد (اردو)
پالمی رکشت (بنگالی)

سینئر ڈیزائنر
پھول چند تیواری
راجیو بھارگو

ڈیزائنر
ابھے گپتا
فیروز احمد

02-21 پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں صدر جمہوریہ کا پہلا خطاب۔

22-41 لوک سبھا میں وزیر اعظم مودی کی صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک۔

42-63 راجیہ سبھا میں وزیر اعظم مودی کی صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک۔

64-72 ہندوستانی معیشت پر وائٹ پیپر: تب اور اب

73-83 لوک سبھا میں وزیر داخلہ نے شری رام مندر تعمیرات پر دیا بحث کا جواب...

84-89 تمل ناڈو کے سینگول کو نئی پارلیمنٹ میں ملا صحیح مقام

90-97
17ویں لوک سبھا ریفارم، پرفارم، ٹرانسفارم کی گواہ بنی تو 2024 جمہوریت کے عظیم تہوار کا سال۔ اب 18ویں لوک سبھا کے قیام کے ساتھ ہی سورنم بھارت کی کہانی لکھی جائے گی۔

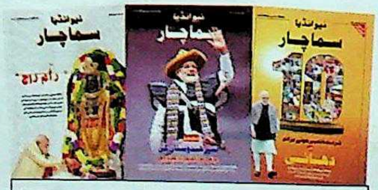

13 زبانوں میں دستیاب نیو انڈیا سماچار کو پڑھنے کے لئے کلک کریں:
https://newindiasamachar.pib.gov.in/news.aspx

نیو انڈیا سماچار کے قدیم شمارے پڑھنے کے لئے کلک کریں۔
https://newindiasamachar.pib.gov.in/archive.aspx

'نیو انڈیا سماچار' کے بارے میں مسلسل اپڈیٹ کے لئے فالو کریں: @NISPIBIndia

ناشر و طابع: **دھیریندر اوجھا**، ڈی جی، سینٹرل بیورو آف کمیونیکیشن، **طباعت:** جے کے آفسیٹ گرافکس پرائیویٹ لمیٹیڈ، بی-278، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز-1، نئی دہلی-110020
مراسلت اور ای میل کے لئے پتہ: کمرہ نمبر-278، سینٹرل بیورو آف کمیونیکیشن، سوچنا بھون، دوسری منزل، نئی دہلی-110003
ای میل-response-nis@pib.gov.in آر-این-آئی-نمبر DELURD/2020/78832

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation, Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں صدر جمہوریہ کا خطاب

دہائی کا ترقیاتی سفر

سورنم سال کا عزم

سال 2024 میں شروع ہونے والے پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس میں صدر دروپدی مرمو نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا جو کئی لحاظ سے اہم تھا۔ پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں پہلا خطاب تھا، یہ سال جمہوریت کے عظیم جشن کے لئے فیصلہ کن ہے کیونکہ ملک 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کے ساتھ گامزن ہے۔ اس موقع پر صدر مملکت نے اپنے خطاب میں گزشتہ ایک دہائی یعنی 2014-24 تک میں ملک کے ترقیاتی سفر اور سورنم سال کے عزم پر روشنی ڈالی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation, Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-G

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں پہلا خطاب

پارلیمنٹ کی اس نئی عمارت میں یہ میرا پہلا خطاب ہے۔ یہ عظیم الشان عمارت آزادی کے امرت کال کے آغاز میں تعمیر کی گئی ہے۔ یہاں ایک بھارت شریشٹھ بھارت کی مہک بھی ہے۔ ہندوستان کی تہذیب وثقافت کا شعور بھی ہے۔ اس میں ہماری جمہوری اور پارلیمانی روایات کے احترام کا عزم بھی ہے۔ ساتھ ہی 21 ویں صدی کے نئے ہندوستان کے لیے نئی روایات پیدا کرنے کا عزم بھی ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اس نئی عمارت میں پالیسیوں پر بامعنی بات چیت ہوگی۔ ایسی پالیسیاں جو آزادی کے امرت کال میں ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کریں گی۔

دستور کے نفاذ کا 75 واں سال اور آزادی کے 75 سال کا جشن

یہ ہمارے آئین کے نفاذ کا بھی 75 واں سال ہے۔ اسی عرصے کے دوران آزادی کے 75 سال کا جشن امرت مہوتسو بھی اختتام پذیر ہوا ہے۔ ملک نے اپنے گمنام مجاہدین آزادی کو یاد کیا۔ 75 سال بعد نوجوان نسل نے پھر جنگ آزادی کے اس دور کو دوبارہ جیا۔ اس جشن کے دوران میری ماٹی، میرا دیش مہم کے تحت، ملک بھر کے ہر گاؤں کی مٹی کے ساتھ امرت کلش دہلی لائے گئے۔

دو لاکھ

سے زیادہ شلا پھلکم نصب کیے گئے۔

3 کروڑ

سے زیادہ لوگوں نے پنچ پران کا حلف لیا۔

70 ہزار

سے زیادہ امرت سرovر بنائے گئے۔

دو لاکھ

سے زیادہ امرت واٹیکاؤں کی تعمیر ہوئی۔

2 کروڑ

سے زیادہ پیڑ - پودے لگائے گئے۔

16 کروڑ

سے زیادہ لوگوں نے ترنگے کے ساتھ سیلفی اپ لوڈ کی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تاریخی حصولیابیوں سے بھرا رہا گزشتہ سال

- دنیا میں سنگین بحرانوں کے درمیان ہندوستان سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت بنا۔ لگاتار دو سہ ماہیوں میں ہندوستان کی شرح نمو 7.5 فیصد سے زیادہ رہی ہے۔
- ہندوستان چاند کے جنوبی قطب پر جھنڈا لہرانے والا پہلا ملک بنا۔
- ہندوستان نے آدتیہ مشن کو کامیابی سے لانچ کیا، زمین سے 15 لاکھ کلو میٹر دور اپنا سیٹلائٹ بھیجا۔
- تاریخی جی-20 کانفرنس کی کامیابی نے پوری دنیا میں ہندوستان کے رول کو مضبوط کیا۔
- ہندوستان نے ایشیائی کھیلوں میں پہلی بار 100 سے زیادہ تمغے جیتے ہیں۔
- پیرا ایشین گیمز میں بھی 100 سے زیادہ تمغے جیتے۔
- ہندوستان کو اپنا سب سے بڑا سمندری پل، اٹل سیتو ملا۔
- ہندوستان کو اپنی پہلی نمو بھارت ٹرین اور پہلی امرت بھارت ٹرین ملی۔
- ہندوستان دنیا کا تیز ترین 5 جی رول آؤٹ کرنے والا ملک بنا۔
- ہندوستانی ایئر لائنز کمپنی نے دنیا کی سب سے بڑی ایئر کرافٹ ڈیل کی۔
- پچھلے سال بھی میری حکومت نے مشن موڈ میں لاکھوں نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں دی ہیں۔

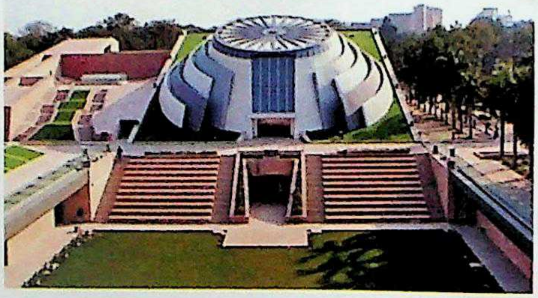

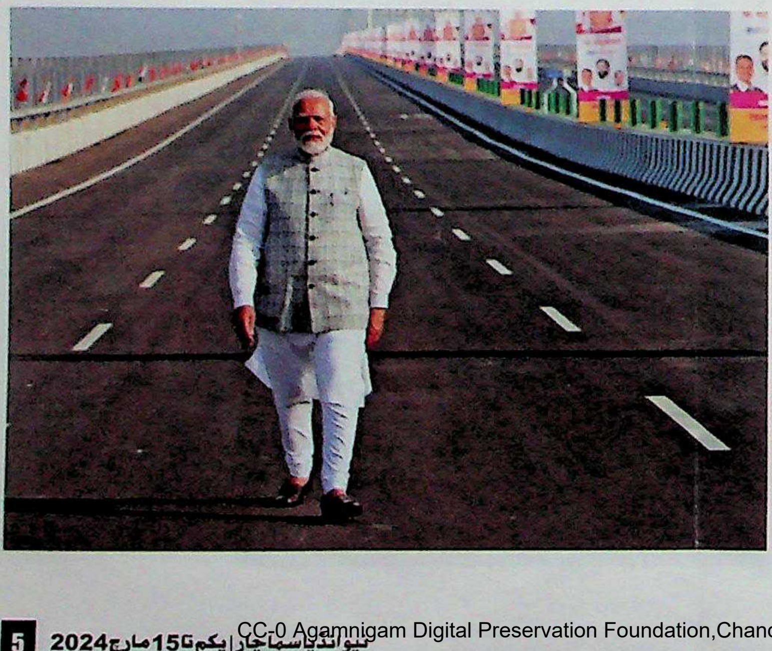

امرت مہوتسو کے دوران ہی...

- کرتویہ پتھ پر نیتاجی سبھاش چندر بوس کا مجسمہ نصب کیا گیا۔
- دار الحکومت دہلی میں ملک کے اب تک کے تمام وزرائے اعظم کو وقف ایک میوزیم کھولا گیا۔
- شانتی نکیتن اور ہوئسلا مندر ورلڈ ہیریٹیج کی فہرست میں شامل ہوئے۔
- صاحبزادوں کی یاد میں ویر بال دیوس کا اعلان کیا گیا۔ بھگوان برسا منڈا کے یوم پیدائش کو جن جاتیہ گورو دیوس قرار دیا گیا۔
- تقسیم کی ہولناکیوں کو یاد کرتے ہوئے، 14 اگست کو وبھاجن وبھیشکا اسمرتی دیوس قرار دیا گیا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کی تکمیل کی مضبوط بنیاد نیا بل

پچھلے سال میں میری حکومت نے کئی اہم بل متعارف کرایا۔ یہ بل آپ تمام ممبران پارلیمنٹ کے تعاون سے آج قانون بن چکے ہیں۔ یہ ایسے قوانین ہیں جو ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کو حاصل کرنے کی مضبوط بنیاد ہیں۔

- تین دہائیوں کے بعد، ناری شکتی وندن ایکٹ پاس کیا جس سے لوک سبھا اور اسمبلیوں میں خواتین کی زیادہ شراکت داری یقینی ہوئی ہے۔
- یہ ویمن لیڈ ڈیولپمنٹ کے میری حکومت کے عزم کو مضبوط کرتا ہے۔
- غلامی کے دور سے متاثر فوجداری انصاف کا نظام اب تاریخ بن چکا ہے۔ اب سزا کو نہیں بلکہ انصاف کو اولیت دی گئی ہے۔ 'انصاف سب سے پہلے' کے اصول پر ایک نئی نیائے سنہیتا ملک کو ملی ہے۔
- ڈیجیٹل پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن ایکٹ سے ڈیجیٹل اسپیس مزید محفوظ ہونے والا ہے۔
- انوسندھان نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن ایکٹ سے ملک میں تحقیق اور اختراع کو تقویت ملے گی۔
- جموں وکشمیر ریزرویشن قانون سے وہاں بھی قبائلی برادریوں کو نمائندگی کا حق ملے گا۔
- سنٹرل یونیورسٹی قانون میں بھی ترمیم کی گئی۔ اس سے تلنگانہ میں سمکا سرّکا سنٹرل ٹرائبل یونیورسٹی کے قیام کی راہ ہموار ہوئی۔
- میری حکومت امتحانات میں ہونے والی بے ضابطگیوں کے حوالے سے نوجوانوں کی تشویش سے واقف ہے۔ اس لیے ایسے غلط طریقوں پر سختی کے لیے نیا قانون بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ عوامی امتحانات (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) بل، 2024 پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے بجٹ اجلاس میں منظور کیا گیا۔

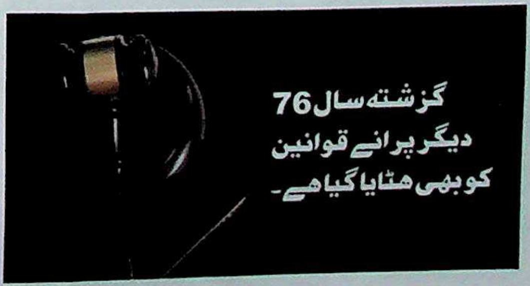

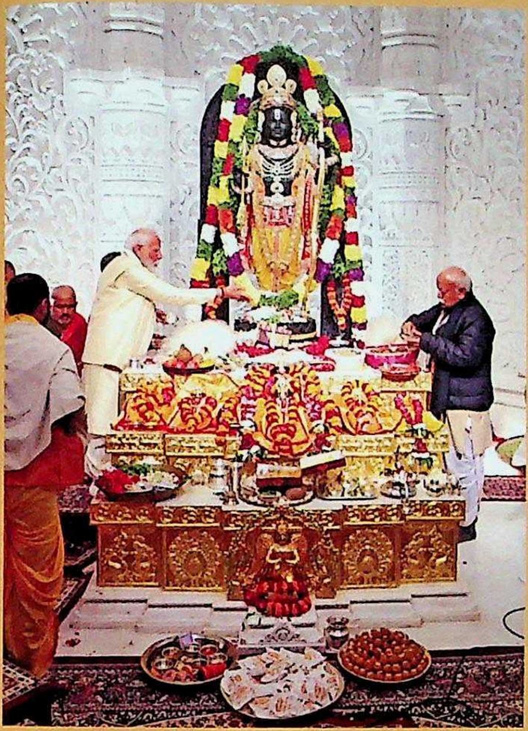

دہائیوں کا انتظار، ایک دہائی میں ختم

کوئی بھی ملک تیز رفتار سے تبھی آگے بڑھ سکتا ہے جب وہ پرانے چیلنجوں کو شکست دیتے ہوئے اپنی زیادہ سے زیادہ توانائی مستقبل کی تعمیر میں لگائے۔ گزشتہ 10 سالوں میں ہندوستان نے ملک کے مفاد میں ایسے متعدد کاموں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہے جن کا انتظار ملک کے عوام کو دہائیوں سے تھا۔

- رام مندر کی تعمیر کی خواہش صدیوں سے تھی۔ آج یہ سچ ہو چکا ہے۔
- جموں وکشمیر سے آرٹیکل 370 ہٹانے کے بارے میں کئی خدشات تھے۔ آج وہ تاریخ بن چکے ہیں۔
- اسی پارلیمنٹ نے تین طلاق کے خلاف سخت قانون بنایا۔
- اسی پارلیمنٹ نے ہمارے پڑوسی ممالک سے آنے والی مظلوم اقلیتوں کو شہریت دینے کا قانون بنایا۔
- میری حکومت نے ون رینک ون پنشن کو بھی نافذ کیا جس کا انتظار چار دہائیوں سے تھا۔ اب تک سابق فوجیوں کو تقریباً ایک لاکھ کروڑ روپے مل چکے ہیں۔
- ہندوستانی فوج میں پہلی بار چیف آف ڈیفنس اسٹاف کا تقرر بھی ہوا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

حب الوطنی کا احساس دلانا

اتکلمنی پنڈت گوپ بندھو داس کے لازوال مصرعے ہمیشہ بے پناہ حب الوطنی کا احساس دلاتے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا:

मिशु मोर देह ए देश माटिरे,
देशबासी चालि जाआन्तु पिठिरे।
देशर स्वराज्य-पथे जेते गाड़,
पूरु तहिं पड़ि मोर मांस हाड़।

یعنی

میرا جسم اس ملک کی مٹی کے ساتھ مل جائے،
اہل وطن میری پیٹھ پر سے چلتے چلے جائیں،
ملک کی آزادی کی راہ میں جو بھی کھائیاں ہیں،
وہ میرے گوشت اور ہڈیوں سے پٹ جائیں۔

ان مصرعوں میں ہمیں فرض کی انتہا نظر آتی ہے، 'ملک سب سے پہلے' کا آئیڈیل نظر آتا ہے۔

- یہ کامیابیاں جو آج نظر آرہی ہیں یہ پچھلے 10 سالوں کی کاوشوں کی توسیع ہیں۔ ہم سبھی بچپن سے غریبی ہٹاؤ کے نعرے سنتے آرہے تھے۔ اب ہم اپنی زندگی میں پہلی بار بڑے پیمانے پر غریبی کو دور ہوتے دیکھ رہے ہیں۔
- یہ ہر ایک غریب میں نیا اعتماد پیدا کرنے والی بات ہے۔ جب 25 کروڑ لوگوں کی غریبی دور ہو سکتی ہے تو اس کی بھی غریبی بھی دور ہو سکتی ہے۔
- آج ہم معیشت کے مختلف پہلوؤں کو دیکھیں تو یہ اعتماد بڑھتا ہے کہ ہندوستان صحیح سمت میں ہے اور درست فیصلے لیتے ہوئے آگے بڑھ رہا ہے۔

25 کروڑ

تقریباً اہل وطن غربت سے باہر آئے ہیں، نیتی آیوگ کے مطابق، میری حکومت کے ایک دہائی کے دور میں۔

10 سالوں میں ہندوستان کی معیشت بدل گئی

- ہم نے ہندوستان کو فریجائل فائیو سے نکل کر ٹاپ فائیو معیشتوں میں شامل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔
- ہندوستان کی برآمدات تقریباً 450 بلین ڈالر سے بڑھ کر 775 بلین ڈالر سے زیادہ ہو گئی ہیں۔
- پہلے کے مقابلے میں **ایف ڈی آئی** دوگنی ہوئی ہے۔
- کھادی اور گرام ادیوگ کی مصنوعات کی فروخت میں 4 گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔
- **آئی ٹی آر** فائل کرنے والوں کی تعداد تقریباً 3.25 کروڑ سے بڑھ کر تقریباً 8.25 کروڑ ہو چکی ہے۔

ایک دہائی پہلے . . .

- ملک میں صرف چند سو اسٹارٹ اپ تھے جو آج بڑھ کر 1 لاکھ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔
- سال میں 94 ہزار کمپنیاں رجسٹر ہوئی تھیں۔ گزشتہ سال یہ تعداد 1 لاکھ 60 ہزار تک پہنچ چکی ہے۔
- دسمبر 2017 میں 98 لاکھ لوگ جی ایس ٹی ادا کرتے تھے، آج ان کی تعداد 1 کروڑ 40 لاکھ ہے۔
- سال 2014 سے پہلے کے 10 سالوں میں، تقریباً 13 کروڑ گاڑیاں فروخت ہوئیں۔ گزشتہ 10 سالوں میں 21 کروڑ سے زیادہ گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔
- سال 15-2014 میں تقریباً 2 ہزار الیکٹرک گاڑیاں فروخت ہوئی تھیں، جبکہ 24-2023 میں دسمبر کے مہینے تک ہی تقریباً 12 لاکھ الیکٹرک گاڑیاں فروخت ہو چکی ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہر نظام کی اصل بنیاد
اچھی حکمرانی اور شفافیت

گزشتہ دہائی میں میری حکومت نے اچھی حکمرانی اور شفافیت کو ہر نظام کی اصل بنیاد بنایا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم بڑی اقتصادی اصلاحات کے گواہ بنے ہیں۔

- اس دوران ملک کو **انسولوینسی اینڈ بینکرپٹسی کوڈ** ملا ہے۔
- ملک کو جی ایس ٹی کی شکل میں ایک ملک ایک ٹیکس کا قانون ملا ہے۔
- میری حکومت نے میکرو اکنامک اسٹیبلٹی کو بھی یقینی بنایا ہے۔
- دس سالوں میں کیپیکس 5 گنا بڑھ کر 10 لاکھ کروڑ روپے ہو گیا ہے۔ ساتھ ہی فسکل ڈیفیسٹ بھی کنٹرول میں ہے۔
- آج ہمارے زرمبادلہ کے ذخائر 600 ارب ڈالر سے زیادہ ہیں۔
- ہمارا بینکنگ سسٹم، جو پہلے بری طرح چرمرایا ہوا تھا، وہ آج دنیا کے سب سے مضبوط بینکنگ سسٹم میں سے ایک بن چکا ہے۔
- بینکوں کا **این پی اے** جو کبھی ڈبل ڈیجٹ میں ہوتا تھا، آج تقریباً 4 فیصد ہی ہے۔

- آج ہندوستان دنیا کا دوسرا سب سے بڑا موبائل فون بنانے والا ملک ہے۔ موبائل فون مینوفیکچرنگ میں 5 گنا اضافہ ہوا ہے۔
- کچھ سال پہلے ہندوستان کھلونے درآمد کرتا تھا، آج میڈ ان انڈیا کھلونے برآمد کر رہا ہے۔
- ہندوستان کا ڈیفینس پروڈکشن 1 لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر گیا ہے۔
- آج ہر ہندوستانی دیسی ساختہ طیارہ بردار بحری جہاز آئی این ایس وکرانت کو دیکھ کر فخر سے بھرا ہوا ہے۔
- جنگی طیارہ تیجس اب ہماری فضائیہ کی طاقت بن رہا ہے۔
- سی-295 ٹرانسپورٹ ہوائی جہاز ہندوستان میں تیار ہونے جا رہا ہے۔
- جدید ایئر کرافٹ انجن بھی ہندوستان میں بنائے جائیں گے۔
- اتر پردیش اور تمل ناڈو میں دفاعی کوریڈور تیار کئے جا رہے ہیں۔
- میری حکومت نے دفاعی شعبے میں نجی شعبے کی شراکت کو یقینی بنایا ہے۔
- ہماری حکومت نے نوجوان اسٹارٹ اپس کے لیے خلائی شعبے کو بھی کھول دیا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نجی شعبے کی صلاحیت پر یقین

میری حکومت ویلتھ کریئٹرز کا احترام کرتی ہے اور ہندوستان کے نجی شعبے کی صلاحیت پر یقین رکھتی ہے۔ میری حکومت ہندوستان میں کاروبار کو آسان بنانے اور اس کے لیے موزوں ماحول بنانے پر مسلسل کام کر رہی ہے۔

- **کاروبار کرنے میں آسانی** مسلسل بھتر ہو رہی ہے۔
- پچھلے چند سالوں میں، 40 ہزار سے زیادہ **تعمیلات** کو ہٹایا یا آسان کیا گیا ہے۔
- **کمپنیز ایکٹ اور لمیٹڈ لائیبلٹی پارٹنر شپ ایکٹ** میں 63 التزامات کو جرائم کی فہرست سے باہر کیا گیا۔
- پبلک ٹرسٹ ایکٹ کے ذریعے 183 التزامات کو جرائم کے زمرے سے باہر کیا گیا۔
- عدالت کے باہر تنازعات کے پر امن حل کے لیے ثالثی پر ایک قانون بنایا گیا ہے۔
- فیس لیس اسیسمنٹ اسکیم سے ٹیکس کے نظام میں مزید شفافیت آئی ہے۔
- ہمارے ایم ایس ایم ای سیکٹر کو بھی اصلاحات سے بہت زیادہ فائدہ ہو رہا ہے۔ ان کاروباریوں کو بااختیار بنانے کے لئے میری حکومت پوری عہد بستگی سے کام کر رہی ہے۔
- ایم ایس ایم ای کی تعریف میں توسیع کی گئی جس میں سرمایہ کاری اور **ٹرن اوور** کو شامل کیا گیا ہے۔
- آج تقریباً 3.5 کروڑ ایم ایس ایم ای ادیم اور ادیم اسسٹ پورٹل پر رجسٹرڈ ہیں۔
- گزشتہ سالوں میں، ایم ایس ایم ای کے لیے کریڈٹ گارنٹی اسکیم کے تحت تقریباً 5 لاکھ کروڑ روپے کی گارنٹی منظور کی گئی ہے جو 2014 سے پہلے کی دھائی کے مقابلے میں 6 گنا زیادہ ہے۔

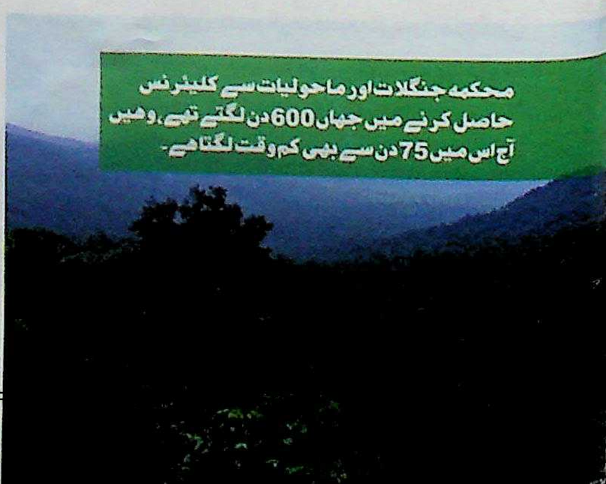

ترقی یافتہ ملکوں میں بھی ہندوستان جیسا ڈیجیٹل سسٹم نہیں

میری حکومت کی ایک اور بڑی اصلاح ڈیجیٹل انڈیا کی تشکیل ہے۔ ڈیجیٹل انڈیا نے ہندوستان میں زندگی اور کاروبار دونوں کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ آج پوری دنیا مانتی ہے کہ یہ ہندوستان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہندوستان جیسا ڈیجیٹل نظام نہیں ہے۔ گاؤں میں بھی عام خرید و فروخت ڈیجیٹل طریقے سے ہو گی، یہ کچھ لوگوں کے تصور سے بھی باہر تھا۔

- آج، دنیا کے کل ریئل ٹائم ڈیجیٹل لین دین کا 46 فیصد ہندوستان میں ہوتا ہے۔
- دنیا کے دیگر ممالک بھی آج یو پی آئی سے لین دین کی سہولت فراہم کر رہے ہیں۔
- ڈیجیٹل انڈیا کی وجہ سے بینکنگ آسان ہو گئی ہے اور قرض دینا بھی آسان ہو گیا ہے۔ جن دھن آدھار موبائل کی تثلیث نے بدعنوانی کو روکنے میں مدد کی ہے۔
- مودی حکومت نے اب تک ڈی بی ٹی کے ذریعے 34 لاکھ کروڑ روپے منتقل کیے ہیں۔ تقریباً 10 کروڑ فرضی استفادہ کنندگان کو سسٹم سے باہر کر دیا گیا ہے۔ اس سے پونے تین لاکھ کروڑ روپے غلط ہاتھوں میں جانے سے بچ گئے ہیں۔
- ڈیجی لاکر کی سہولت بھی زندگی کو آسان بنا رہی ہے۔ اس میں اب تک صارفین کی 6 بلین سے زائد دستاویزات جاری کی جا چکی ہیں۔
- آیوشمان بھارت ہیلتھ اکاؤنٹ کے تحت تقریباً 53 کروڑ لوگوں کی ڈیجیٹل ہیلتھ آئی ڈی بنائی گئی ہے۔

1200 کروڑ

کے پچھلے مہینے **یو پی آئی** سے لین دین ہوئے جس میں 18 لاکھ کروڑ روپے کا ریکارڈ لین دین ہوا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ڈیجیٹل - فزیکل انفراسٹرکچر پر ریکارڈ سرمایہ کاری

ڈیجیٹل کے ساتھ ساتھ فزیکل انفراسٹرکچر پر بھی ریکارڈ سرمایہ کاری ہوئی ہے۔ آج ہندوستان میں ایسا انفراسٹرکچر بنایا جارہا ہے جس کا ہر ہندوستانی خواب دیکھتا تھا۔ گزشتہ ایک دہائی میں تیار انفراسٹرکچر:

- گاؤوں میں پونے 4 لاکھ کلو میٹر نئی سڑکیں بنائی گئی ہیں۔
- نیشنل ہائی وے کی لمبائی 90 ہزار کلو میٹر سے بڑھ کر 1 لاکھ 46 ہزار کلو میٹر ہوگئی ہے۔ چار لین والی قومی شاہراہ کی لمبائی میں ڈھائی گنا اضافہ ہوا ہے۔
- ہائی اسپیڈ کوریڈور کی لمبائی 500 کلو میٹر تھی جو آج 4 ہزار کلو میٹر ہے۔
- ہوائی اڈوں کی تعداد 74 سے بڑھ کر 149 ہو گئی ہے۔
- ملک کی بڑی بندرگاہوں پر کارگو ہینڈلنگ کی صلاحیت دوگنی ہوگئی ہے۔
- براڈ بینڈ استعمال کرنے والوں کی تعداد میں 14 گنا اضافہ ہوا ہے۔
- ملک کی تقریباً 2 لاکھ گاؤں پنچایتوں کو آپٹیکل فائبر سے جوڑا گیا ہے۔
- ملک میں 10 ہزار کلو میٹر گیس پائپ لائن بھی بچھائی جا چکی ہے۔
- ون نیشن، ون پاور گرڈ سے بجلی کے نظام میں بہتری آئی ہے۔
- ون نیشن، ون گیس گرڈ سے گیس پر مبنی معیشت کو تقویت مل رہی ہے۔
- صرف 5 شہروں تک محدود میٹرو کی سہولت آج 20 شہروں میں دستیاب ہے۔
- 25 ہزار کلو میٹر سے زیادہ ریلوے ٹریک بچھائے گئے۔ یہ بہت سے ترقی یافتہ ممالک کے ریلوے ٹریکس کی کل لمبائی سے زیادہ ہے۔
- ہندوستان، ریلوے کی 100 فیصد برق کاری کے بہت قریب ہے۔ ہندوستان میں پہلی بار سیمی ہائی اسپیڈ ٹرینیں چلنا شروع ہوئی ہیں۔
- آج وندے بھارت ٹرینیں 39 سے زیادہ روٹس پر چل رہی ہیں۔
- امرت بھارت اسٹیشن یوجنا کے تحت 1300 سے زیادہ ریلوے اسٹیشنوں کی کایا پلٹ کی جارہی ہے۔

ترقی یافتہ ہندوستان کے 4 مضبوط ستون—نوجوانوں کی طاقت، خواتین کی طاقت، کسان اور غریب

میری حکومت کا خیال ہے کہ ترقی یافتہ ہندوستان کی عظیم الشان عمارت 4 مضبوط ستونوں پر کھڑی ہوگی۔ یہ ستون ہیں—نوجوانوں کی طاقت، خواتین کی طاقت، کسان اور غریب۔ ملک کے ہر حصے میں، ہر معاشرے میں ان سب کے حالات اور خواب ایک جیسے ہیں۔ اس لیے میری حکومت ان 4 ستونوں کو مضبوط بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ میری حکومت نے ٹیکس کا بڑا حصہ ان ستونوں کو مضبوط کرنے پر خرچ کیا ہے۔

- 4 کروڑ 10 لاکھ غریب خاندانوں کو اپنے پکے گھر مل گئے ہیں۔ تقریباً 6 لاکھ کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔
- تقریباً 11 کروڑ دیہی خاندانوں تک پہلی بار

ہم وطنوں کی ہو زیادہ سے زیادہ بچت

گزشتہ چند سالوں میں دنیا نے دو بڑی جنگیں دیکھی ہیں اور کورونا جیسی عالمی وبا کا سامنا کیا ہے۔ اس طرح کے عالمی بحرانوں کے باوجود میری حکومت نے ملک میں مہنگائی کو قابو میں رکھنے میں کامیابی حاصل کی ہے اور ہمارے ہم وطنوں پر اضافی بوجھ کو روکا ہے۔ 2014 سے پہلے کے 10 سالوں میں مہنگائی کی اوسط شرح 8 فیصد سے زیادہ تھی۔ تاہم گزشتہ دہائی میں مہنگائی کی اوسط شرح 5 فیصد تک برقرار رہی۔ میری حکومت کی کوشش رہی ہے کہ عام شہریوں کی جیب میں زیادہ سے زیادہ بچت کیسے ہو۔

- پہلے ہندوستان میں 2 لاکھ روپے کی آمدنی پر ٹیکس لگایا جاتا تھا۔ آج ہندوستان میں 7 لاکھ روپے تک کی آمدنی پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

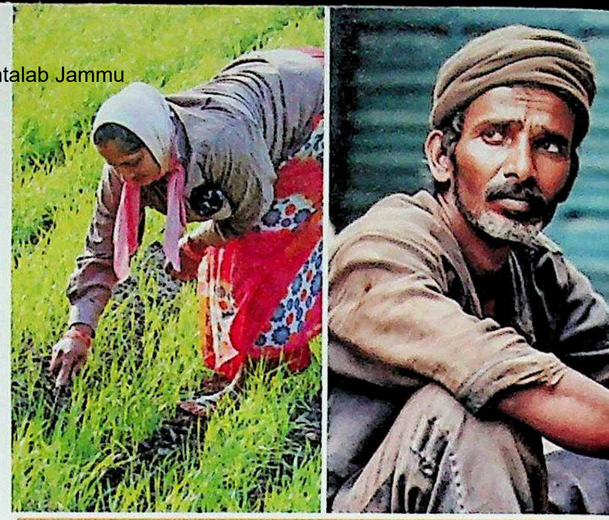

سے زیادہ مریض اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس سے مریضوں کو ہر سال ایک لاکھ روپے کی بچت میں مدد ملی ہے۔

- میری حکومت نے تقریباً 20 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے ہیں تاکہ غریب لوگوں کو سبسڈی والے راشن ملتے رہیں۔
- ریلویز انڈین ریلوے سے سفر کرنے والے ہر مسافر پر تقریباً 50 فیصد رعایت دیتی ہے۔ اس کی وجہ سے غریب اور متوسط طبقے کے مسافروں کو ہر سال 60 ہزار کروڑ روپے کی بچت ہوتی ہے۔
- غریب اور متوسط طبقے کو ہوائی ٹکٹ کم قیمت پر مل رہے ہیں۔ اُڑان اسکیم کے تحت غریب اور متوسط طبقے نے ہوائی ٹکٹوں پر تین ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کی بچت کی ہے۔
- ایل ای ڈی بلب اسکیم کی بدولت بجلی کے بلوں میں 20,000 کروڑ روپے سے زیادہ کی بچت ہوئی ہے۔
- جیون جیوتی بیمہ یوجنا اور سُرکشا بیمہ یوجنا کے تحت غریب لوگوں کو 16,000 کروڑ روپے سے زیادہ کی کلیم رقم حاصل ہوئی ہے۔

خواتین کی صلاحیت بڑھانے میں مصروف حکومت

میری حکومت ناری شکتی کو مضبوط کرنے کے لیے ہر سطح پر کام کر رہی ہے۔ اس سال کی یوم جمہوریہ پریڈ بھی خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے وقف تھی۔ اس پریڈ میں دنیا نے ایک بار پھر ہماری بیٹیوں کی قابلیت کا مشاہدہ کیا۔ میری حکومت نے بیٹیوں کے کردار کو پانی، زمین، آسمان اور خلا میں ہر جگہ بڑھا دیا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ خواتین کے لیے معاشی آزادی کا کیا معنی ہے۔ میری حکومت نے خواتین کی معاشی شراکت کو بڑھانے کے لیے انتھک کوششیں کی ہیں۔

- آج تقریباً 10 کروڑ خواتین سیلف ہیلپ گروپس سے وابستہ ہیں۔ ان گروپوں کو 8 لاکھ کروڑ روپے کے بینک قرض اور 40 ہزار کروڑ روپے کی مالی امداد فراہم کی گئی ہے۔
- حکومت 2 کروڑ خواتین کو لکھ پتی دیدی بنانے کی مہم چلا رہی ہے۔
- نمو ڈرون دیدی اسکیم کے تحت گروپوں کو 15 ہزار ڈرون فراہم کیے جا رہے ہیں۔

پائپ سے پانی پہنچا ہے۔ 4 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔

- حال ہی میں 10 کروڑ اجولا گیس کنکشن پورے ہوئے ہیں۔ آج ان مستفیدین بہنوں کو انتہائی سستے نرخوں پر کھانا پکانے کی گیس بھی فراہم کی جا رہی ہے۔
- کورونا دور سے ہی 80 کروڑ ملک کے لوگوں کو مفت راشن دیا جا رہا ہے۔ اس سہولت کو اب مزید 5 سال کے لیے بڑھا دیا گیا ہے۔ اب اس پر 11 لاکھ کروڑ روپے اضافی خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔
- میری حکومت کی کوشش ہے کہ ہر اسکیم کے تحت تیز رفتار تکمیل کو یقینی بنایا جائے اور کوئی اہل شخص محروم نہیں رہنا چاہیے۔ اس کے لئے 15 نومبر سے وکست بھارت سنکلپ یاترا جاری ہے۔ اس یاترا میں اب تک تقریباً 19 کروڑ شہریوں نے شرکت کی ہے۔

- ٹیکس میں چھوٹ اور اصلاحات کی وجہ سے، ہندوستانی ٹیکس دہندگان نے پچھلے 10 سال میں تقریباً 2.5 لاکھ کروڑ روپے بچائے ہیں۔
- آیوشمان اسکیم کے علاوہ مرکزی حکومت مختلف اسپتالوں میں مفت علاج بھی مہیا کر رہی ہے۔ اس سے ملک کے شہریوں کو تقریباً ساڑھے تین لاکھ کروڑ روپے بچانے میں مدد ملی ہے۔
- جن اوشدھی کیندروں نے ہمارے ہم وطنوں کو دوائیوں کی خریداری پر تقریباً 28 ہزار کروڑ روپے بچانے میں مدد کی ہے۔
- کورونری اسٹینٹ، گھٹنے کے امپلانٹس، کینسر کی ادویات کی قیمتوں میں بھی کمی کی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے مریضوں کو ہر سال تقریباً 27 ہزار کروڑ روپے کی بچت ہو رہی ہے۔
- میری حکومت گردے کے مریضوں کو مفت ڈائیلاسز فراہم کرنے کا ایک پروگرام بھی چلا رہی ہے۔ ہر سال 21 لاکھ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

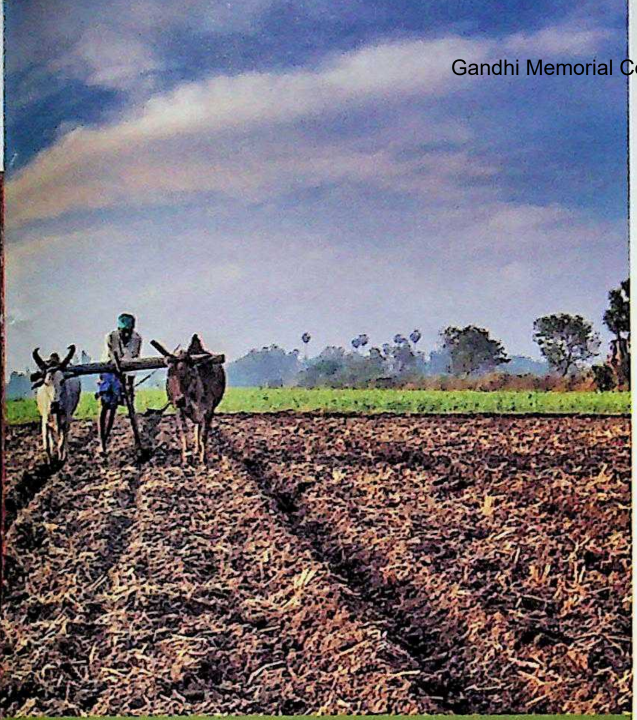

- زچگی کی چھٹی کو 12 ہفتوں سے بڑھا کر 26 ہفتے کرنے سے ملک کی لاکھوں خواتین کو بہت فائدہ ہوا ہے۔
- ہماری حکومت نے پہلی بار مسلح افواج میں خواتین کو مستقل کمیشن دیا ہے۔
- پہلی بار سینک اسکول اور نیشنل ڈیفنس اکیڈمی میں خواتین کیڈٹس کو داخلہ دیا گیا ہے۔
- آج خواتین فائٹر پائلٹ بھی ہیں اور پہلی بار بحری جہازوں کی کمان بھی سنبھال رہی ہیں۔
- مدرا یوجنا کے تحت دیے گئے 46 کروڑ سے زیادہ قرضوں میں سے 31 کروڑ سے زیادہ قرض خواتین کو دئیے گئے ہیں۔

عوامی بہبود کی اسکیموں کا لائف سائیکل پر مثبت اثر

یہ تمام عوامی فلاحی اسکیمیں صرف خدمات نہیں ہیں۔ یہ ملک کے شہریوں کی طرز زندگی پر مثبت اثرات مرتب کر رہی ہیں۔ میری حکومت کی اسکیموں کے نتائج مختلف سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کے مطالعے کا موضوع رہے ہیں۔ ان اسکیموں کے نتائج متاثر کن رہے ہیں اور غربت کے خلاف جنگ میں مصروف ہر ملک کے لیے اثر انگیز مثال کے طور پر کام کریں گے۔

- 11 کروڑ بیت الخلاء کی تعمیر اور کھلے میں رفع حاجت کے خاتمے نے کئی بیماریوں کے واقعات کو روکا ہے۔ اس کے نتیجے میں شہری علاقوں میں ہر غریب گھرانے کے طبی اخراجات پر سالانہ 60 ہزار روپے تک کی بچت ہو رہی ہے۔
- پائپ کے ذریعے پینے کے پانی کی فراہمی ہر سال لاکھوں بچوں کی زندگیاں بچا رہی ہے۔
- پی ایم آواس یوجنا کے تحت پکے مکانات کی تعمیر سے فائدہ اٹھانے والے خاندانوں کی سماجی حیثیت اور وقار میں اضافہ ہوا ہے۔
- پکے گھر والے خاندانوں میں بچوں کی تعلیم میں بہتری آئی ہے اور اس کے نتیجے میں اسکول چھوڑنے کی شرح میں کمی آئی ہے۔
- پردھان منتری سرکشت ماتر تو ابھیان کے تحت آج ملک میں 100 فیصد ادارہ جاتی زچگی ہو رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں زچگی کی شرح اموات میں واضح کمی آئی ہے۔
- اجولا سے فائدہ اٹھانے والے خاندانوں میں سنگین بیماریوں کے واقعات میں کمی آئی ہے۔

زراعت کو منافع بخش بنانے پر زور

میری حکومت کاشتکاری کو زیادہ منافع بخش بنانے پر زور دے رہی ہے۔ ہمارا مقصد منافع میں اضافہ کرتے ہوئے کاشتکاری کی لاگت کو کم کرنا ہے۔ پہلی بار میری حکومت نے ملک کی زرعی پالیسی اور اسکیموں میں 10 کروڑ سے زیادہ چھوٹے کسانوں کو ترجیح دی ہے۔

- پی ایم-کسان سمان ندھی اسکیم کے تحت، کسانوں کو اب تک 2 لاکھ 80 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ ملے ہیں۔
- پچھلے 10 سالوں میں، بینکوں سے کسانوں کے لیے آسان قرضوں میں تین گنا اضافہ ہوا ہے۔
- پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا کے تحت کسانوں نے 30 ہزار کروڑ روپے کا پریمیم ادا کیا۔ اس کے بدلے میں انہیں 1.5 لاکھ کروڑ روپے کا کلیم ملا ہے۔
- پچھلے 10 سالوں میں، کسانوں کو دھان اور گیہوں کی فصلوں کے لیے ایم ایس پی کے طور پر تقریباً 18 لاکھ کروڑ روپے ملے ہیں۔ یہ 2014 سے پہلے کے 10 سال سے 2.5 گنا زیادہ ہیں۔
- اس سے پہلے، تیل کے بیجوں اور دالوں کی فصلوں کی سرکاری خریدنہ کے برابر تھی۔ پچھلی دہائی میں تیل کے بیج اور دالوں کو پیدا کرنے والے کسانوں کو ایم ایس پی کے طور پر 1.25 لاکھ کروڑ روپے ملے ہیں۔
- پہلی بار ملک میں زرعی برآمدی پالیسی بنائی ہے۔ اس کی وجہ سے زرعی برآمدات 4 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہیں۔ 10 سال میں کسانوں کو سستی قیمت پر کھاد فراہم کرنے کے لیے 11 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ خرچ کیے گئے ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

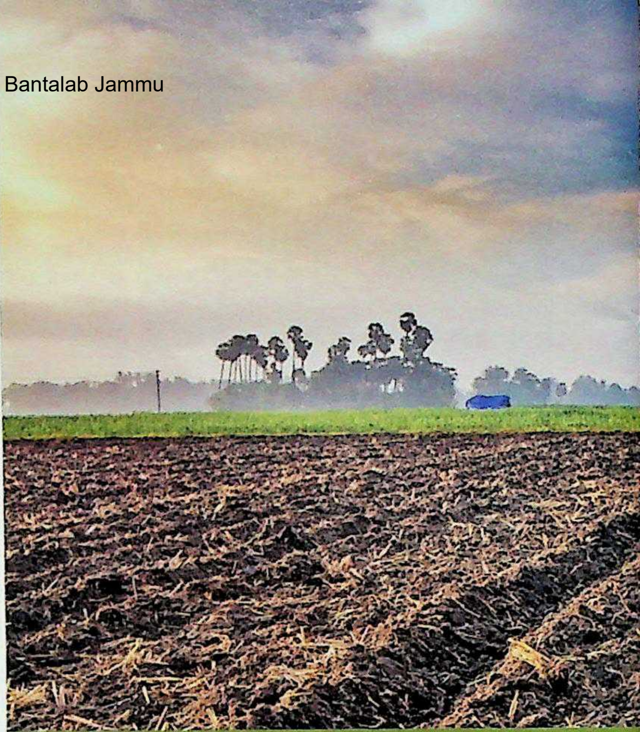

فرض شناسی سے بیدار ہوا حقوق کی ضمانت کا احساس

میری حکومت کی توجہ انسانی ترقی پر مرکوز ہے۔ ہمارے لیے ہر شہری کا وقار سب سے مقدم ہے۔ یہ ہمارا سماجی انصاف کا نظریہ ہے۔ یہ آئین ہند کے ہر آرٹیکل کی روح بھی ہے۔ کافی دیر تک صرف حقوق پر بحث ہوتی رہی۔ ہم نے حکومت کے فرائض پر بھی زور دیا۔ اس سے شہریوں میں فرض شناسی کا احساس بھی بیدار ہوا ہے۔ آج یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ فرائض کی انجام دہی اس کے حقوق کی ضمانت کو یقینی بناتی ہے۔

- میری حکومت نے ان لوگوں کا بھی خیال رکھا ہے جو اب تک ترقی کے دھارے سے دور ہیں۔ پچھلے 10 سالوں کے دوران، ہزاروں قبائلی گاؤں کو پہلی بار بجلی اور سڑک رابطہ فراہم کیا گیا ہے۔ لاکھوں قبائلی خاندانوں کو اب پائپ کے ذریعے پانی کی فراہمی شروع ہو گئی ہے۔
- ایک خصوصی مہم کے تحت میری حکومت ہزاروں گاؤں کو 4 جی انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی بھی فراہم کر رہی ہے جن میں زیادہ تر قبائلی آباد ہیں۔ ون دھن کیندروں کے قیام اور 90 سے زیادہ جنگلاتی پیداوار پر ایم ایس پی دیئے جانے سے قبائلیوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔
- میری حکومت نے پہلی بار خاص طور پر کمزور قبائلی گروپوں کی ترقی پر توجہ مرکوز کی ہے۔ ان گروپوں کے لیے تقریباً 24 ہزار کروڑ روپے کی پی ایم جنمن یوجنا شروع کی گئی ہے۔
- قبائلی خاندانوں کی نسلیں سکل سیل انیمیا کا شکار رہی ہیں۔ اس سے نمٹنے کے لیے پہلی بار ایک قومی مشن کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس مشن کے تحت اب تک تقریباً ایک کروڑ چالیس لاکھ لوگوں کی جانچ کی جا چکی ہے۔
- میری حکومت نے ''دیویانگجن'' کے لیے ''سگمیہ بھارت ابھیان'' بھی شروع کیا ہے۔ ہندوستانی اشاروں کی زبان میں نصابی کتابیں بھی دستیاب کرائی گئی ہیں۔
- خواجہ سراؤں کو معاشرے میں باعزت مقام دینے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک قانون بھی بنایا گیا ہے۔
- ہمارے یہاں وشوکرما خاندانوں کے بغیر روزمرہ کی زندگی کا تصور کرنا مشکل ہے۔ یہ خاندان اپنی صلاحیتوں کو نسل در نسل منتقل کرتے ہیں۔ تاہم حکومتی تعاون کی کمی کی وجہ سے ہمارے وشوکرما ساتھیوں کو مشکل وقت کا سامنا تھا۔ میری حکومت نے ایسے وشوکرما خاندانوں کا بھی خیال رکھا ہے۔ اب تک 84 لاکھ سے زیادہ لوگ پی ایم وشوکرما یوجنا سے جڑ چکے ہیں۔
- ریہڑی–ٹھیلے–فٹ پاتھ پر کام کرنے والے ساتھی بھی دہائیوں سے اپنی قسمت کے حوالے کر دیئے گئے تھے۔ میری حکومت نے انہیں پی ایم سوندھی یوجنا کے ذریعے بینکنگ سسٹم تک رسائی دی ہے۔ اب تک 10,000 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم قرض کے طور پر دی گئی ہے۔
- ان پر اعتماد کرتے ہوئے حکومت نے بغیر **ضمانت** کے قرض دیئے۔ اس اعتماد کو مضبوط کرتے ہوئے، زیادہ تر لوگوں نے نہ صرف قرض ادا کیا بلکہ اگلی قسط بھی حاصل کی۔ استفادہ کنندگان میں زیادہ تر دلت، پسماندہ طبقات، قبائلی اور خواتین ہیں۔

- پونے دو لاکھ سے زیادہ پردھان منتری کسان سمردھی کیندر قائم کیا ہے۔
- اب تک تقریباً 8,000 فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشنز (ایف پی اوز) بنائے چکے ہیں۔
- میری حکومت زراعت میں کوآپریٹیو کو فروغ دے رہی ہے۔ اس لیے ملک میں پہلی بار امداد باہمی کی وزارت قائم کی گئی ہے۔
- کوآپریٹیو سیکٹر میں دنیا کا سب سے بڑا اناج ذخیرہ کرنے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔
- جن گاؤوں میں کوآپریٹیو سوسائٹیز نہیں ہیں وہاں 2 لاکھ سوسائٹیاں قائم کی جا رہی ہیں۔
- ماہی گیری کے شعبے میں 38 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کی اسکیمیں لاگو کی جا رہی ہیں، جس کی وجہ سے مچھلی کی پیداوار 95 لاکھ میٹرک ٹن سے بڑھ کر 175 لاکھ میٹرک ٹن یعنی پچھلے دس سالوں میں تقریباً دوگنی ہو گئی ہے۔
- ماہی پروری کے شعبے میں برآمدات بھی 30 ہزار کروڑ روپے سے بڑھ کر 64 ہزار کروڑ روپے تک یعنی دوگنی سے زیادہ بڑھی ہے۔
- ملک میں پہلی بار مویشی کسانوں اور ماہی گیروں کو کسان کریڈٹ کارڈ کا فائدہ دیا گیا ہے۔
- پچھلی دہائی میں فی کس دودھ کی دستیابی میں 40 فیصد اضافہ ہوا ہے۔
- جانوروں کو پاؤں اور منہ کی بیماریوں سے بچانے کے لیے پہلی بار مفت ٹیکہ کاری مہم جاری ہے۔ اب تک جانوروں کو چار مرحلوں میں 50 کروڑ سے زیادہ ٹیکے دیئے جا چکے ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس کے منتر

میری حکومت سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس کے منتر سے رہنمائی حاصل کر کے سماج کے ہر طبقے کو منصفانہ مواقع فراہم کرنے کے لیے پر عزم ہے۔ پہلی بار ریزرویشن کا فائدہ عام زمرے کے معاشی طور پر کمزور طبقوں کو دیا گیا ہے۔

- میڈیکل میں گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کے لئے او بی سی کے مرکزی کوٹہ کے تحت داخلہ میں 27 فیصد ریزرویشن یقینی کیا گیا۔
- قومی کمیشن برائے پسماندہ طبقات کو آئینی درجہ دیا گیا ہے۔
- بابا صاحب امبیڈکر سے وابستہ 5 مقامات کو پنچ تیرتھ کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔
- ملک بھر میں قبائلی مجاہدین آزادی کے لیے وقف 10 میوزیم بنائے جارہے ہیں۔

ترقی سے جڑے دہائیوں سے نظر انداز کئے گئے علاقے

میری حکومت نے پہلی بار ان علاقوں میں ترقی لے کر آئی ہے جو کئی دہائیوں سے نظر انداز کیے گئے تھے۔ ہماری سرحدوں سے متصل گاؤں کو ملک کے آخری گاؤں کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ ہم نے انہیں ملک کا پہلا گاؤں تسلیم کیا۔ ان گاؤں کی ترقی کے لیے وائبرنٹ ولیج پروگرام شروع کیا گیا ہے۔

- ہمارے انڈمان نکوبار اور لکشدیپ جیسے دور افتادہ جزیرے بھی ترقی سے محروم تھے۔ میری حکومت نے ان جزائر پر بھی جدید سہولیات تیار کی ہیں۔ وہاں سڑکیں، فضائی رابطہ اور تیز رفتار انٹرنیٹ کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ ابھی چند ہفتے پہلے لکشدیپ کو بھی زیر آب آپٹیکل فائبر سے جوڑا گیا تھا۔ اس سے مقامی آبادی کے ساتھ ساتھ سیاحوں کو بھی فائدہ ہوگا۔
- خواہش منداضلاع پروگرام کے تحت، ہماری حکومت نے ملک کے 100 سے زیادہ اضلاع کی ترقی پر زور دیا ہے۔ اس کی کامیابی کے پیش نظر حکومت نے خواہش مند بلاکس پروگرام بھی شروع کیا ہے۔ اب ملک کے ان بلاکس کی ترقی پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے جو پیچھے رہ گئے تھے۔

ایسی وراثت جو صدیوں تک رکھی جائے یاد

یہ ہندوستان کے لیے آنے والی صدیوں کے مستقبل کو لکھنے کا وقت ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد نے ہمیں ہزاروں سال پر محیط میراث دی ہے۔ آج بھی ہم اپنے اسلاف کے غیر معمولی کارناموں کو فخر سے یاد کرتے ہیں۔ آج کی نسل کو بھی ایک ایسا لازوال ورثہ بنانا چاہیے جسے صدیوں تک یاد رکھا جائے۔ اس لیے میری حکومت اب ایک عظیم وژن پر کام کر رہی ہے۔

- یہ وژن اگلے 5 سالوں کا پروگرام بھی رکھتی ہے۔ اس میں اگلے 25 سال کا روڈ میپ بھی ہے۔ ہمارے لیے وکست بھارت کا وژن صرف معاشی خوشحالی تک محدود نہیں ہے۔
- ہم سماجی، ثقافتی اور اسٹریٹجک قوتوں کو یکساں اہمیت دے رہے ہیں۔ ان کے بغیر ترقی اور معاشی خوشحالی مستقل نہیں ہوگی۔ پچھلی دہائی کے فیصلے بھی اسی مقصد کو سامنے رکھ کر کئے گئے ہیں۔ اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اور بھی بہت سے اقدامات کیے جارہے ہیں۔

سرحد پر جدید انفر اسٹر کچر

آج میری حکومت پوری سرحد پر جدید انفر اسٹر کچر بنارہی ہے۔ یہ کام ترجیحی بنیادوں پر بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔ دہشت گردی ہو یا توسیع پسندی، آج ہماری افواج منہ توڑ جواب دے رہی ہیں۔ داخلی سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے میری حکومت کی کوششوں کے ٹھوس نتائج ہمیں نظر آرہے ہیں۔

- جموں وکشمیر میں آج سیکورٹی کا ماحول ہے۔ ہڑتال کی وجہ سے بازاروں کے پہلے ویران منظر کی جگہ رکاوٹوں سے مبرا ہجوم سے بھرے بازاروں نے لے لی ہے۔
- شمال مشرق میں علیحدگی پسندی کے واقعات میں نمایاں کمی آئی ہے۔ کئی تنظیموں نے مستقل امن کی طرف قدم اٹھایا ہے۔ نکسل متاثرہ علاقے سکڑ گئے ہیں اور نکسلی تشدد میں زبردست کمی آئی ہے۔

© ... Adamnigam Di... ...tion Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

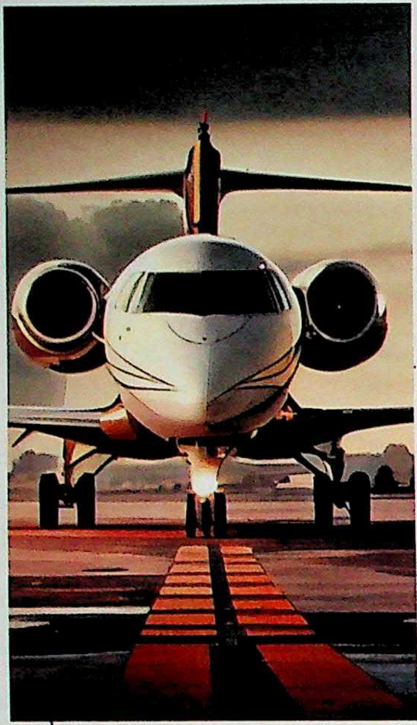
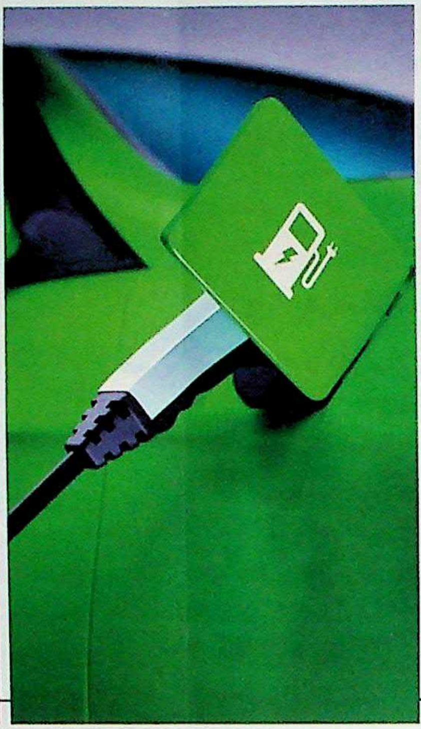
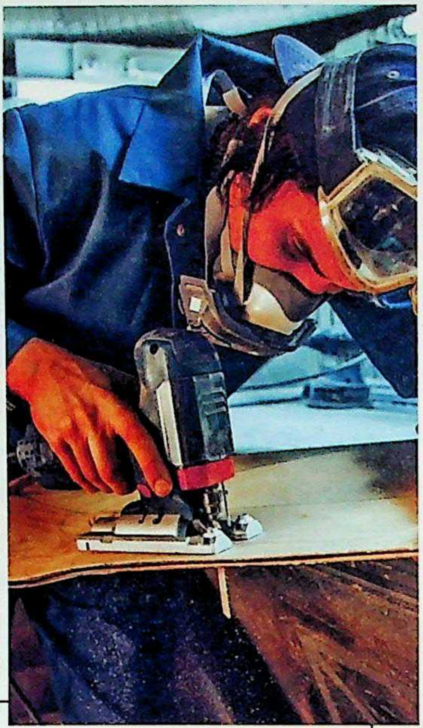

ہندوستان کی تیز رفتار ترقی کے حوالے سے دنیا کی ہر ایجنسی کو یقین

آج دنیا کی ہر ایجنسی کو ہندوستان کی تیز رفتار ترقی کا یقین ہے۔ قومی اور بین الاقوامی ایجنسیوں کے جائزے ہندوستان کی پالیسیوں پر مبنی ہیں۔ انفراسٹرکچر میں ریکارڈ سرمایہ کاری اور پالیسی اصلاحات سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مزید بڑھا رہی ہیں۔ مکمل اکثریت کے ساتھ ایک مستحکم اور مضبوط حکومت کے لیے ہندوستانیوں کی ترجیح نے بھی دنیا کے اعتماد کی تجدید کی ہے۔

- آج دنیا کا ماننا ہے کہ صرف ہندوستان ہی عالمی سپلائی چین کو مضبوط کر سکتا ہے۔ اسی لیے ہندوستان بھی آج اس سمت بڑے قدم اٹھا رہا ہے۔ ملک میں **ایم ایس ایم ایز** کا ایک مضبوط نیٹ ورک تیار کیا جا رہا ہے۔
- میری حکومت نے 14 شعبوں کے لیے پی ایل آئی اسکیمیں شروع کی ہیں۔ اس اسکیم کے تحت اب تک تقریباً 9 لاکھ کروڑ روپئے پیدا کئے جا چکے ہیں۔ اس سے ملک میں لاکھوں نئے روزگار اور خود روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔
- پی ایل آئی سے الیکٹرانک، فارما، فوڈ پروسیسنگ اور طبی آلات کے شعبوں کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ طبی آلات سے متعلق درجنوں منصوبوں میں پیداوار شروع ہو چکی ہے۔ میری حکومت نے ملک میں 3 بلک ڈرگ پارک بھی بنائے ہیں۔
- آج میڈان انڈیا ایک عالمی برانڈ بن گیا ہے۔ اب، دنیا ہماری میک ان انڈیا پالیسی کے بارے میں بہت پرجوش ہے۔
- دنیا آتم نربھر بھارت کے ہدف کو سمجھ رہی ہے۔ آج پوری دنیا کی کمپنیاں ہندوستان میں ابھرتے ہوئے شعبوں کے بارے میں پرجوش ہیں۔ یہ سیمی کنڈکٹر سیکٹر میں سرمایہ کاری سے واضح ہوتا ہے۔ الیکٹرانکس اور آٹوموبائل سیکٹر بھی سیمی کنڈکٹر سیکٹر سے نمایاں طور پر مستفید ہوتے ہیں۔
- میری حکومت گرین موبلیٹی کو بڑے پیمانے پر فروغ دے رہی ہے۔ صرف پچھلے چند سالوں میں ملک میں لاکھوں الیکٹرک گاڑیاں تیار کی گئی ہیں۔ اب ہم نے ہندوستان میں بڑے ہوائی جہازوں کی تیاری کے لیے بھی اقدامات کیے ہیں۔ آنے والے دنوں میں مینوفیکچرنگ سیکٹر میں کروڑوں نئی نوکریاں پیدا ہوں گی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سبز توانائی پر توجہ

آج پوری دنیا میں ماحول دوست مصنوعات کی خاص مانگ ہے۔ اس لیے میری حکومت زیرو ایفیکٹ زیرو ڈیفیکٹ پر زور دے رہی ہے۔ اب ہم سبز توانائی پر بہت زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔

- 10 سالوں میں **غیر فوسل فیول** پر مبنی توانائی کی صلاحیت 81 گیگاواٹ سے بڑھ کر 188 گیگاواٹ ہوگئی ہے۔
- اس عرصے کے دوران شمسی توانائی کی صلاحیت میں 26 گنا اضافہ ہوا ہے۔
- اسی طرح **ونڈ پاور کی صلاحیت** دوگنی ہوگئی ہے۔
- ہم **قابل تجدید توانائی کی تنصیب** کی صلاحیت کے لحاظ سے دنیا میں چوتھے نمبر پر ہیں۔
- ہم **ونڈ پاور کی صلاحیت** میں چوتھے نمبر پر ہیں۔
- ہم **شمسی توانائی کی صلاحیت** میں پانچویں نمبر پر ہیں۔
- ہندوستان نے 2030 تک **غیر فوسل ایندھن** سے اپنی الیکٹرک پاور انسٹال کردہ صلاحیت کا 50 فیصد حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔
- پچھلے 10 سالوں میں 11 نئے سولر پارکس بنائے گئے ہیں۔ آج 9 سولر پارکس پر کام جاری ہے۔
- ابھی کچھ دن پہلے شمسی چھتوں کی تنصیبات کے لیے ایک نئی اسکیم شروع کی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت 1 کروڑ خاندانوں کو مدد فراہم کی جائے گی۔ اس سے لوگوں کے بجلی کے بل بھی کم ہوں گے اور پیدا ہونے والی اضافی بجلی پاور مارکیٹ میں خریدی جائے گی۔
- جوہری توانائی کے شعبے میں بھی بہت تیز رفتاری سے کام ہو رہا ہے۔ میری حکومت نے 10 نئے جوہری پاور پلانٹس کی منظوری دی ہے۔
- ہندوستان ہائیڈروجن توانائی کے میدان میں بھی تیز رفتاری سے ترقی کر رہا ہے۔ اب تک ہم نے لداخ اور دمن-دیو میں دو پروجیکٹ شروع کیے ہیں۔
- میری حکومت نے ایتھنول کے میدان میں بے مثال کام کیا ہے۔ ملک نے 12 فیصد ایتھنول ملاوٹ کا ہدف حاصل کر لیا ہے۔ 20 فیصد ایتھنول ملاوٹ کا ہدف بھی بہت جلد پورا ہونے والا ہے۔ اس سے ہمارے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔
- اب تک سرکاری کمپنیوں نے ایک لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا ایتھنول خریدا ہے۔ ان تمام کوششوں سے ہماری توانائی کی ضروریات کے لیے بیرونی ممالک پر انحصار کم ہو جائے گا۔
- ابھی چند روز قبل خلیج بنگال میں ایک نئے بلاک میں تیل کی پیداوار شروع ہوئی ہے۔ یہ ملک کے لیے ایک بڑی کامیابی ہے۔

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

مدور معیشت کو فروغ

- زمین میں اہم معدنیات کی مقدار محدود ہے۔ اس لیے میری حکومت مدور معیشت کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ بھارت کی پہلی وہیکل اسکریپیج پالیسی کا مقصد بھی یہی ہے۔
- گہرے سمندر میں معدنیات کے امکانات کو تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔ اس مقصد کے ساتھ گہرے سمندر میں ڈیپ اوشین مشن شروع کیا گیا تھا۔ یہ مشن ہماری سمندری زندگی کے بارے میں ہماری سمجھ کو بھی بہتر بنائے گا۔ بھارت کا سمدریان اس علاقے میں تحقیق کر رہا ہے۔
- میری حکومت بھارت کو دنیا کی ایک بڑی خلائی طاقت بنانے میں مصروف عمل ہے۔ یہ انسانی زندگی کو بہتر بنانے کا وسیلہ ہے۔ اس کے علاوہ، یہ خلائی معیشت میں بھارت کا حصہ بڑھانے کی بھی کوشش ہے۔
- بھارت کے خلائی پروگرام کو وسعت دینے کے لیے اہم فیصلے لیے گئے ہیں۔ اس کی وجہ سے بہت سے نئے خلائی اسٹارٹ اپس کی تشکیل ہوئی ہے۔ اب وہ دن دور نہیں، جب بھارت کا گگن یان خلا میں جائے گا۔

سرکردہ ڈیجیٹل معیشتوں میں سے ایک

- میری حکومت نے بھارت کو دنیا کی صف اول کی ڈیجیٹل معیشتوں میں سے ایک بنا دیا ہے۔ اس سے کروڑوں نوجوانوں کو روزگار ملا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ بھارت چوتھے صنعتی انقلاب میں دنیا میں سب سے آگے رہے۔
- میری حکومت مصنوعی ذہانت کے مشن پر کام کر رہی ہے۔ اس سے بھارت کے نوجوانوں کو نئے مواقع ملیں گے۔ اس سے نئے اسٹارٹ اپس کے امکانات کھلیں گے۔ اس سے زراعت، صحت اور تعلیم کے شعبوں میں انقلابی تبدیلیاں آئیں گی۔
- میری حکومت نے نیشنل کوانٹم مشن کو بھی منظوری دے دی ہے۔ کوانٹم کمپیوٹنگ ایک نئے دور کا ڈیجیٹل نظام تشکیل دے گا۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام شروع کر دیا گیا ہے کہ بھارت اس میدان میں آگے رہے۔

تعلیم اور ہنر مندی کو فروغ

میری حکومت بھارت کے نوجوانوں کی تعلیم اور ہنر مندی کی ترقی کے لیے مسلسل نئے اقدامات کر رہی ہے۔ اس کے لیے نئی قومی تعلیمی پالیسی بنائی گئی اور اس پر تیزی سے عمل کیا جا رہا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی میں مادری زبانوں اور بھارتی زبانوں میں تعلیم پر زور دیا گیا ہے۔ انجینئرنگ، میڈیکل، قانون جیسے مضامین کی تعلیم، بھارتی زبانوں میں شروع کی گئی ہے۔

- اسکولی تعلیم میں معیار لانے کے لیے میری حکومت 14 ہزار سے زیادہ پی ایم شری ودیالیوں پر کام کر رہی ہے، جن میں سے 6 ہزار سے زائد اسکول شروع ہو چکے ہیں۔
- میری حکومت کی کوششوں سے ملک میں ڈراپ آؤٹ ریٹ یعنی تعلیم کو بیچ میں چھوڑنے کا سلسلہ کم ہوا ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں طالبات کا داخلہ بڑھ رہا ہے۔
- درج فہرست ذات کے طلباء کے اندراج میں تقریباً 44 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اندراج میں، ایس ٹی طلباء کے لئے 65 فیصد اور او بی سی طلباء کے لئے 44 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔
- اختراع کو فروغ دینے کے لیے اٹل انوویشن مشن کے تحت 10 ہزار اٹل ٹنکرنگ لیبز قائم کی گئی ہیں۔ ان میں ایک کروڑ سے زیادہ طلباء شامل ہیں۔
- 2014ء تک، ملک میں 7 ایمس اور 390 سے کم میڈیکل کالج تھے۔ وہیں پچھلی دہائی میں 16 ایمس اور 315 میڈیکل کالج قائم کیے گئے ہیں۔
- 157 نرسنگ کالج قائم کیے جا رہے ہیں۔ پچھلی دہائی میں ایم بی بی ایس کی سیٹیں دگنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سیاحت کے شعبے میں غیر معمولی کام

سیاحت کا شعبہ نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے والا بڑا شعبہ ہے۔ میری حکومت نے گزشتہ 10 سالوں میں سیاحت کے میدان میں بے مثال کام کیا ہے۔ بھارت میں گھریلو سیاحوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ بھارت آنے والے غیر ملکی سیاحوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ سیاحت کے شعبے میں ترقی کی وجہ بھارت کی بڑھتی ہوئی ساکھ ہے۔ آج دنیا، بھارت کو دیکھنا اور جاننا چاہتی ہے۔

- بہترین رابطے کی وجہ سے بھی سیاحت کا دائرہ بڑھا ہے۔ مختلف جگہوں پر ہوائی اڈے بنانے سے بھی کافی فائدہ ہو رہا ہے۔ شمال مشرقی خطے میں آج ریکارڈ تعداد میں سیاح پہنچ رہے ہیں۔ انڈمان و نکوبار اور لکشدیپ جزائر کے حوالے سے جوش و خروش اپنے عروج پر ہے۔
- میری حکومت نے ملک بھر میں زیارت گاہوں اور تاریخی مقامات کی ترقی پر زور دیا ہے۔ اس سے اب بھارت میں تیرتھ یاترا آسان ہو گئی ہے۔
- اس کے ساتھ ہی دنیا، بھارت میں وراثتی سیاحت کی طرف بھی راغب ہو رہی ہے۔ پچھلے ایک سال میں ساڑھے آٹھ کروڑ لوگ کاشی جا چکے ہیں۔ 5 کروڑ سے زیادہ لوگوں نے مہاکال کا دورہ کیا ہے۔ انیس لاکھ سے زیادہ لوگوں نے کیدار دھام کا دورہ کیا ہے۔
- ایودھیا دھام میں ہی پران پرتشٹھا کے بعد 5 دنوں کے اندر 13 لاکھ عقیدت مند آ چکے تھے۔ بھارت کے ہر حصے، مشرق - مغرب - شمال - جنوب میں تیرتھ استھانوں پر سہولیات کی بے مثال توسیع ہو رہی ہے۔
- میری حکومت بھارت کو میٹنگ اور نمائش سے متعلق شعبے میں ایک لیڈر بنانا چاہتی ہے۔ اس کے لیے بھارت منڈپم اور یشو بھومی جیسا بنیادی ڈھانچہ بنایا جا رہا ہے۔ آنے والے وقت میں سیاحت روزگار کا ایک بڑا ذریعہ بنے گی۔

CC-0 ... Foundation Chandigarh. Funding by IKS-MoE-20...

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

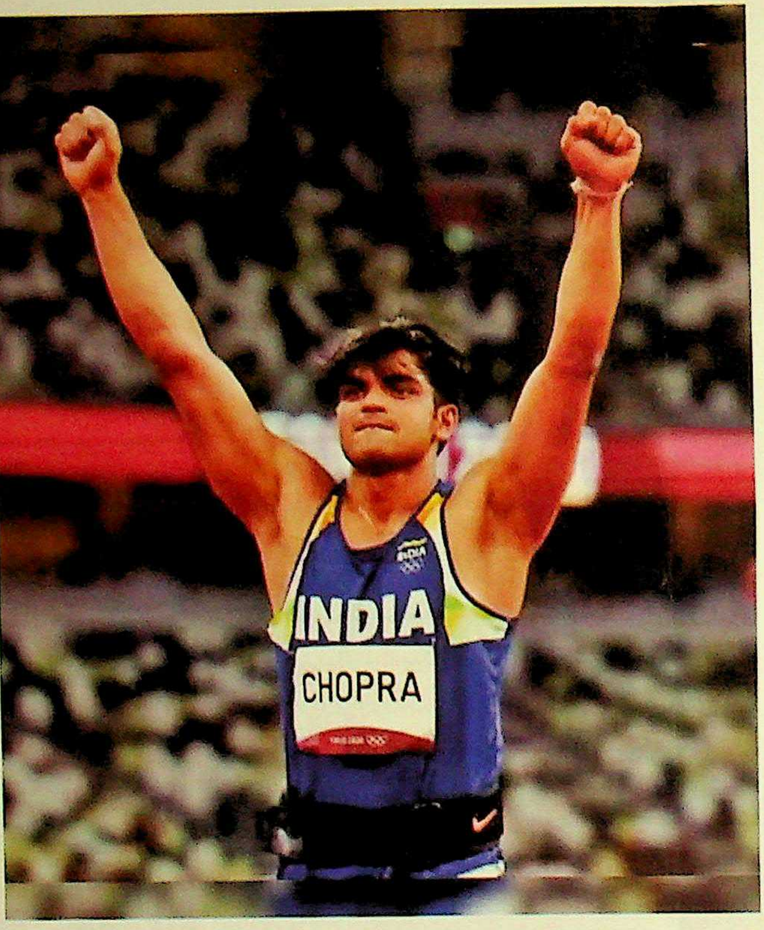

کھیلوں کی معیشت کو مضبوطی

ہم ملک کے نوجوانوں کو ہنر اور روزگار سے جوڑنے کے لیے کھیلوں کی معیشت کو مضبوط کر رہے ہیں۔ میری حکومت نے کھیلوں اور کھلاڑیوں کی بے مثال مدد کی ہے۔ آج بھارت ایک عظیم اسپورٹس پاور بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

- کھلاڑیوں کے ساتھ ساتھ آج ہم کھیلوں سے متعلق دیگر شعبوں پر بھی زور دے رہے ہیں۔ آج کھیلوں سے متعلق یونیورسٹی بن چکی ہے۔
- ہم نے ملک میں درجنوں مہارت کے سینٹرز قائم کئے ہیں۔ اس سے نوجوانوں کو کھیلوں کو بطور پیشہ منتخب کرنے کا موقع ملے گا۔ کھیلوں کے سامان سے متعلق صنعت کو بھی ہر قسم کی مدد فراہم کی جا رہی ہے۔
- پچھلے 10 سالوں میں بھارت نے مختلف کھیلوں سے متعلق کئی بین الاقوامی کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کیا ہے۔
- ملک کے نوجوانوں میں فرض کے احساس اور خدمت کے جذبے کو بڑھانے کے لیے 'میرا یووا بھارت' تنظیم بنائی گئی ہے۔ اب تک تقریباً ایک کروڑ نوجوان اس تنظیم میں شامل ہو چکے ہیں۔

وشو متر کے طور پر ہندوستان

ہم نے دیکھا ہے کہ اتھل پتھل کے دور میں مضبوط حکومت کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ گزشتہ 3 سال سے پوری دنیا میں ہنگامہ برپا ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ اس مشکل وقت میں، میری حکومت نے بھارت کو ایک وشو متر کے طور پر قائم کیا ہے۔ وشو متر کے کردار کی وجہ سے ہی آج ہم گلوبل ساؤتھ کی آواز بن سکے ہیں۔

- پچھلے 10 سالوں میں ایک اور پرانی سوچ بدل گئی ہے۔ اس سے پہلے سفارت کاری سے متعلق پروگرام دلّی کی راہداریوں تک محدود تھے۔ میری حکومت نے اس میں عوام کی براہ راست شرکت کو بھی یقینی بنایا ہے۔
- اس کی ایک بڑی مثال بھارت کی جی-20 صدارت کے دوران دیکھنے کو ملی۔ بھارت نے جی-20 کو جس طرح سے لوگوں سے منسلک کیا، ایسا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ ملک بھر میں منعقدہ پروگراموں کے ذریعے، دنیا کو بھارت کی حقیقی صلاحیتوں سے متعارف کرایا گیا۔ جموں و کشمیر اور شمال مشرق خطے میں پہلی بار اتنا بڑا بین الاقوامی پروگرام منعقد ہوا۔
- بھارت میں منعقدہ تاریخی جی-20 کانفرنس کی پوری دنیا نے تعریف کی۔ ایسے منقسم ماحول میں بھی متفقہ طور پر دہلی اعلامیہ جاری ہونا تاریخی لمحہ ہے۔ بھارت کا ویژن، 'خواتین کی قیادت میں ترقی' سے لے کر ماحولیاتی مسائل تک، دہلی اعلامیہ کی بنیاد بنا ہے۔
- جی-20 میں افریقی یونین کی مستقل رکنیت حاصل کرنے کے لیے ہماری کوششوں کو بھی سراہا گیا ہے۔ اس کانفرنس کے دوران انڈیا-مڈل ایسٹ-یوروپ کوریڈور کی تعمیر کا اعلان کیا گیا۔ یہ راہداری بھارت کی سمندری صلاحیت کو مزید مستحکم کرے گی۔
- گلوبل بایو فیول الائنس کا آغاز بھی ایک بڑا ایونٹ ہے۔ اس طرح کے اقدامات عالمی مسائل کے حل میں بھارت کے کردار کو وسعت دے رہے ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہندوستان کے مفادات کو مضبوطی سے کیا پیش

میری حکومت نے عالمی تنازعات اور جنگوں کے اس دور میں بھی مضبوطی سے بھارت کے مفادات کو دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ آج بھارت کی خارجہ پالیسی کا دائرہ ماضی کی پابندیوں سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ آج بھارت کئی عالمی اداروں کا معزز رکن ہے۔ آج بھارت دہشت گردی کے خلاف دنیا میں ایک سرکردہ آواز ہے۔

- بھارت، آج بحران میں انسانیت کی مدد کے لیے مضبوط پہل کرتا ہے۔ جب دنیا میں کہیں بھی کوئی بحران ہوتا ہے تو بھارت تیزی سے وہاں پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔
- میری حکومت نے دنیا بھر میں کام کرنے والے بھارتیوں میں نیا اعتماد پیدا کیا ہے۔ آپریشن گنگا، آپریشن کاویری اور وندے بھارت جیسی مہم چلا کر، ہم ہر بھارتی کو جہاں بھی بحران تھا وہاں سے بحفاظت واپس لائے ہیں۔
- میری حکومت نے یوگا، پرانایم اور آیوروید کی بھارتی روایات کو پوری دنیا میں وسعت دینے کے لیے مسلسل کوششیں کی ہیں۔ گزشتہ سال 135 ممالک کے نمائندے اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں یوگا کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔ یہ اپنے آپ میں ایک نیا ریکارڈ ہے۔
- میری حکومت نے آیوش نظام کی ترقی کے لیے ایک نئی وزارت بنائی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کا پہلا **گلوبل سنٹر فار ٹریڈیشنل میڈیسن** بھی بھارت میں بنایا جارہا ہے۔

صدیوں کا مستقبل طے کرنے والا دور

- تہذیبوں کے دور میں ایسے سنگ میل آتے ہیں، جو صدیوں کے مستقبل کا فیصلہ کرتے ہیں۔ بھارت کی تاریخ میں بھی ایسے کئی مراحل آئے ہیں۔ اس سال 22 جنوری کو ملک نے ایسا ہی سنگ میل کا مشاہدہ کیا۔ صدیوں کے انتظار کے بعد رام للا ایودھیا میں اپنے عظیم الشان مندر میں وراجمان ہو گئے ہیں۔ یہ کروڑوں ہم وطنوں کی خواہش اور عقیدت کا سوال تھا، جس کا جواب ملک نے پوری ہم آہنگی کے ساتھ ڈھونڈا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

- آپ سبھی، کروڑوں بھارتیوں کی امنگوں کے نمائندے ہیں۔ آج، جو نوجوان اسکول اور کالج میں ہیں، ان کے خواب بالکل مختلف ہیں۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ امرت پیڑھی کے خوابوں کی تکمیل میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ ترقی یافتہ بھارت ہماری امرت پیڑھی کے خوابوں کو پورا کرے گا۔ اس لیے ہم سب کو مل جل کر اپنے عزائم کے حصول کے لیے کام کرنا ہوگا۔

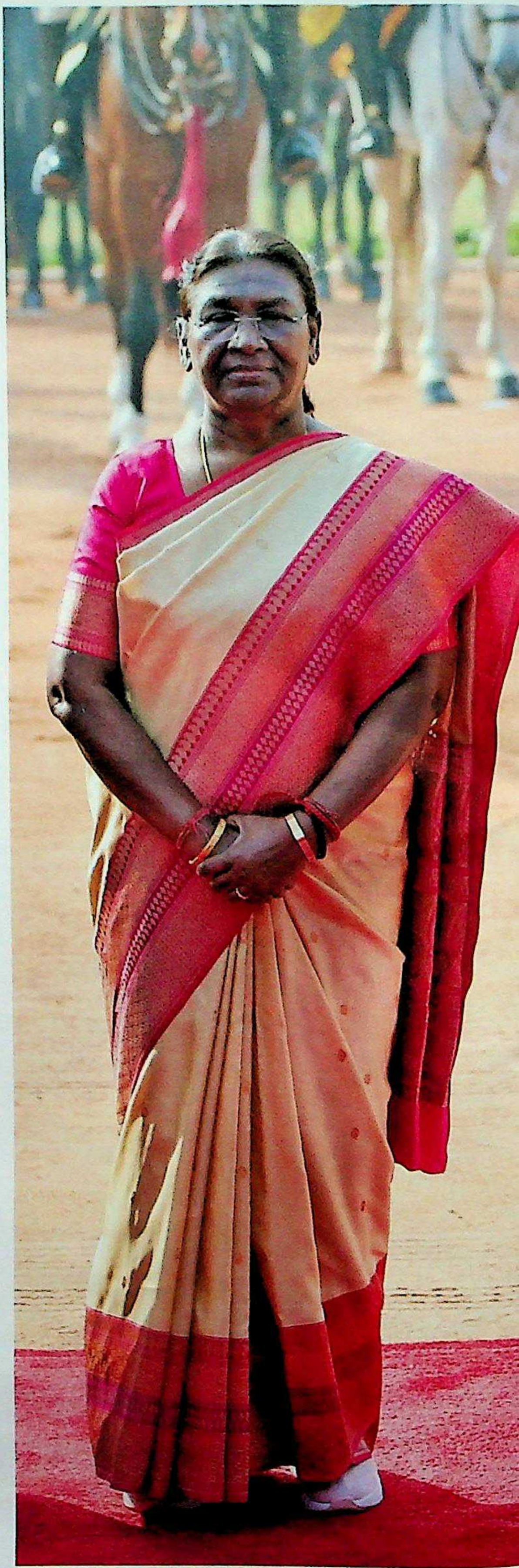

محترم اٹل جی نے کہا تھا-

अपनी ध्येय-यात्रा में,
हम कभी रुके नहीं हैं।

किसी चुनौती के सम्मुख
कभी झुके नहीं हैं।

میری حکومت 140 کروڑ ہم وطنوں کے خوابوں کو پورا کرنے کی ضمانت کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔
مجھے پورا بھروسہ ہے کہ یہ نیا پارلیمنٹ ہاؤس بھارت کے مشن کو توانائی دیتا رہے گا اور نئی اور صحت مند روایات کو جنم دے گا۔
سال 2047 کو دیکھنے کے لئے بہت سارے ارکان تب اس ایوان میں نہیں ہوں گے لیکن ہماری وراثت ایسی ہونی چاہیے کہ آنے والی نسلیں ہمیں یاد رکھیں۔

آپ سب کے لیے نیک خواہشات!

شکریہ!
جے ہند!
جے بھارت!

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

”صدر جمہوریہ کے خطاب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کس رفتار اور پیمانے سے آگے بڑھ رہا ہے ...

میں ماں بھارتی اور اس کے 140 کروڑ شہریوں کی ترقی میں آپ کا تعاون چاہتا ہوں“

سال 2024 جمہوریت کے عظیم جشن کا سال، ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کا جشن جو آنے والے وقت کی سمت کا تعین کرے گا۔ ایسے میں اس سال کے آغاز کے پارلیمنٹ کے اجلاس میں روایتی طور پر صدر دروپدی مرمو کا خطاب پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں ہوا، جو نہ صرف ایک تاریخی موقع بنا، بلکہ وکست بھارت کے شنکھ ناد کے ساتھ بلندی پر جانے کی امرت یاترا کا عزم بھی تھا۔ صدر دروپدی مرمو نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے اپنے خطاب کے ذریعے ترقی یافتہ ہندوستان کے تئیں اپنے غیر متزلزل اعتماد کا اظہار کیا، وہیں وزیر اعظم نریندر مودی نے شکریہ کی تحریک کے ذریعے اس اعتماد کو حقیقت میں بدلنے کا خاکہ بھی قوم کے سامنے پیش کیا۔ لوک سبھا میں وزیر اعظم کے ذریعہ صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک کا پیغام ان کے اپنے الفاظ میں...

Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

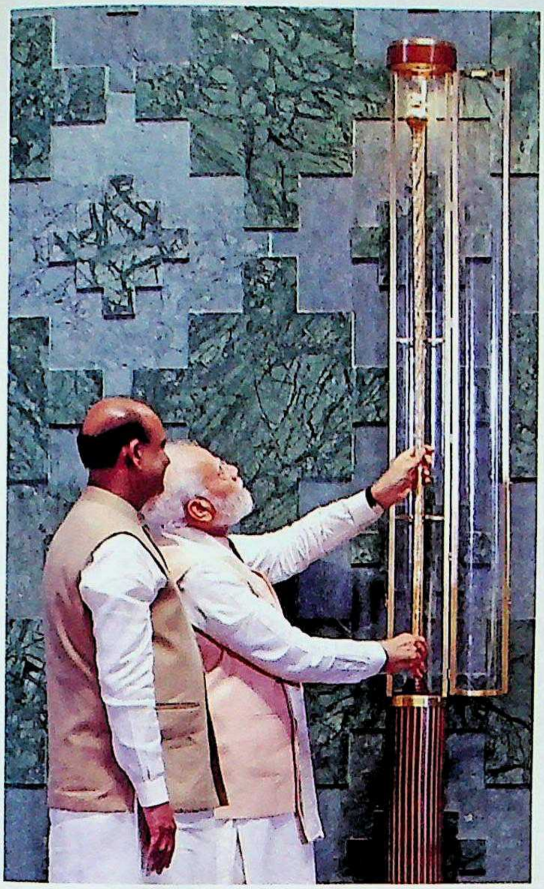

آزادی کے مقدس لمحے کی عکاس - سینگول

میں صدر جمہوریہ کے خطاب پر شکریہ ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوں۔ جب معزز صدر جمہوریہ پارلیمنٹ کی اس نئی عمارت میں ہم سب سے خطاب کرنے آئیں اور جس فخر اور احترام کے ساتھ سینگول پورے جلوس کی قیادت کر رہا تھا، اور ہم سب ان کے پیچھے چل رہے تھے۔ نئے ایوان میں یہ نئی روایت ہندوستان کی آزادی کے اس مقدس لمحے کی عکاسی کرتی ہے اور اس سے جمہوریت کا وقار کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ یہ 75 واں یوم جمہوریہ، اس کے بعد پارلیمنٹ کی نئی عمارت، سینگول کی قیادت، یہ سارا منظر اپنے آپ میں بہت متاثر کن تھا۔ یہاں سے ہم اتنی عظمت نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن وہاں سے جب میں نے دیکھا کہ صدر اور نائب صدر نئے ایوان میں موجود ہیں تو اس منظر نے ہم سب کو متاثر کیا، جسے ہم ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ میں عاجزی کے ساتھ اپنے تمام معزز ممبران پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میں خاص طور پر اپوزیشن کے عزم کو سراہتا ہوں۔ ان کی تقریر کے ہر لفظ نے میرے اور ملک کے اس اعتماد کی تصدیق کی ہے کہ انہوں نے طویل عرصے تک وہاں رہنے کا عزم کیا ہے۔ جس طرح آپ یہاں کئی دہائیوں سے بیٹھے تھے، ویسے ہی آپ کا کئی دہائیوں تک وہاں بیٹھنے کا عزم اور جنتا جناردن تو خدا کا روپ ہوتی ہے۔ اور جس طرح سے آپ لوگ ان دنوں محنت کر رہے ہیں۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ عوام آپ کو ضرور نوازے گی اور آپ یقینی طور پر اس سے کہیں زیادہ بلندی پر پہنچ جائیں گے جس پر آپ ہیں اور عوام اگلے الیکشن میں آپ کی سمت طے کریں گے۔ ادھیر رنجن جی، کیا آپ نے اس بار انہیں اپنا ٹھیکہ دے دیا ہے؟ آپ نے یہ چیزیں پہنچادی ہیں۔

ناری شکتی - یوا شکتی - کسان - غریب

چار ستون کی اسپیڈ - اسکیل سے ہوگی ترقی اور خوشحال ہوگا ہندوستان

میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ میں سے بہت سے لوگ الیکشن لڑنے کی ہمت ہار چکے ہیں۔ اور میں نے سنا ہے کہ پچھلی بار بھی بہت سے لوگوں نے اپنی سیٹیں بدلی تھیں اور اس بار بھی اپنی سیٹیں بدلنے کا سوچ رہے ہیں اور میں نے سنا ہے کہ اب بہت سے لوگ لوک سبھا کے بجائے راجیہ سبھا جانا چاہتے ہیں، اس لیے حالات کا اندازہ لگانے کے بعد وہ اپنا راستہ خود تلاش کر رہے ہیں۔ ایک طرح سے صدر کی تقریر حقائق پر مبنی دستاویز ہے، جسے صدر جمہوریہ نے ملک کے سامنے پیش کیا ہے اور اگر آپ اس پوری دستاویز کو دیکھیں تو ان حقائق کا خلاصہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ملک جس رفتار سے ترقی کر رہا ہے اور جس پیمانے پر سرگرمیوں کی توسیع ہو رہی ہے اس کا حساب کتاب صدر جمہوریہ نے پیش کیا ہے۔ ہندوستان

جب میں نے دیکھا کہ صدر اور نائب صدر نئے ایوان میں موجود ہیں تو اس منظر نے ہم سب کو متاثر کیا، جسے ہم ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ میں عاجزی کے ساتھ اپنے تمام معزز ممبران پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

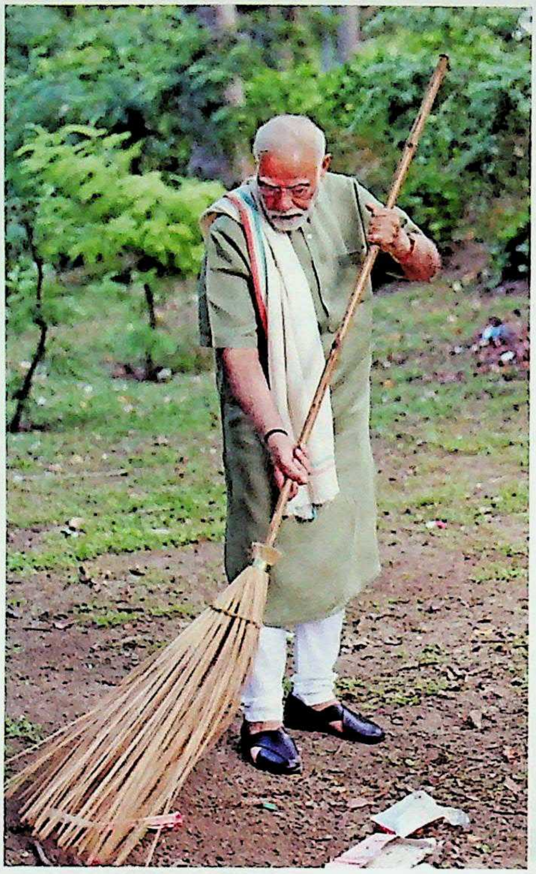

کے روشن مستقبل کو ذہن میں رکھتے ہوئے، محترمہ صدر جمہوریہ نے ہماری تمام تر توجہ چار مضبوط ستونوں پر مرکوز کی ہے، اور انہوں نے صحیح اندازہ لگایا ہے کہ ملک کے چار ستون جتنے مضبوط ہوں گے، وہ اتنا ہی ترقی یافتہ ہوگا، اتنا ہی خوشحال ہوگا۔ ہمارا ملک جتنا خوشحال ہوگا، اتنی ہی تیزی سے ترقی کرے گا۔ اور ان 4 ستونوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے ملک کی ناری شکتی، ملک کی یوواشکتی، ملک کے ہمارے غریب بھائی بہنوں اور ہمارے کسانوں، ہمارے ماہی گیروں، ملک کے ہمارے مویشی پالنے والوں پر بات کی ہے۔ عزت مآب صدر جمہوریہ نے بااختیار بنانے کے ذریعے ترقی یافتہ ہندوستان کے مقصد کو حاصل کرنے کے راستے پر ایک واضح رہنما خطوط دیا ہے۔ صدر نے کہا کہ شاید آپ کے پاس ماہی گیر اقلیت کے نہ ہوں، ہوسکتا ہے کہ آپ کے پاس مویشی پرور اقلیت کے نہ ہوں۔ شاید آپ کے یہاں کسان اقلیت کے نہ ہوں، شاید اس شعبے میں اقلیتی خواتین نہ ہوں، شاید آپ کے یہاں نوجوان میں اقلیت، کیا ہوگیا ہے دادا؟ یہ کیا اس ملک کے نوجوان کی بات ہوتی ہے۔ کب تک ٹکڑوں میں سوچتے رہوگے، کب تک سماج کو تقسیم کرتے رہوگے۔ اپنی باتوں کو محدود کرو، اپنی باتوں کو محدود کرو، آپ نے ملک کو بہت توڑا ہے۔

ملک کو ایک اچھے صحت مند اپوزیشن کی ضرورت

اچھا ہوتا اگر جاتے جاتے اس بحث کے دوران کم از کم کچھ مثبت باتیں ضرور ہوتیں۔ کچھ مثبت تجاویز آتیں لیکن ہر بار کی طرح آپ سب دوستوں نے ملک کو مایوس کیا۔ کیونکہ ملک آپ کی سوچ کو سمجھ رہا ہے۔ اسے بار بار درد محسوس ہوتا ہے کہ ان کا یہ حال ہے۔ یہ ان کی سوچ کی حد ہے۔ لیڈر بدل گئے ہیں لیکن ٹیپ ریکارڈر وہی چل رہا ہے۔ وہی چیزیں، کوئی نئی بات نہیں آتی۔ اور آپ کا پرانا ڈھول اور پرانا راگ چلتا رہتا ہے۔ الیکشن کا سال تھا، آپ تھوڑی محنت کر سکتے تھے، کچھ نیا لے کر آتے اور عوام کو پیغام دیتے، آپ اس میں بھی ناکام ہوگئے۔ چلئے یہ بھی میں سکھاتا ہوں۔ آج اپوزیشن کی حالت کے لیے سب سے زیادہ قصوروار کانگریس پارٹی ہے۔ کانگریس کو اچھی اپوزیشن بننے کا بڑا موقع ملا اور 10 سال بھی کم نہیں ہیں۔ لیکن وہ 10 سال میں بھی اس ذمہ داری کو نبھانے میں مکمل طور پر ناکام رہے۔ اور جب وہ خود ناکام ہوئے تو اپوزیشن میں اور بھی ہونہار لوگ ہیں، انہیں بھی ابھرنے نہیں دیا گیا، کیونکہ پھر معاملہ مزید بگڑ جائے گا، اس لیے وہ ہر بار اپوزیشن میں موجود دیگر روشن خیالوں کو دبانے کے لیے یہی کرتے رہے۔ ہمارے ایوان میں بہت سے نوجوان معزز ممبران پارلیمنٹ ہیں۔ جوش بھی اور امنگ بھی ہے۔ لیکن اگر وہ بولے تو شاید کسی دوسرے کی شبیہ دب جائے گی۔ اس تشویش کے پیش نظر کہ اس نوجوان نسل کو موقع نہ ملے، ایوان کو کام کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ یعنی ایک طرح سے اتنا بڑا نقصان ہوا ہے۔ خود کا، اپوزیشن کا، پارلیمنٹ کا اور ملک کا بھی۔ اور اسی طرح میں ہمیشہ محسوس کرتا ہوں کہ ملک کو ایک صحت مند اچھی اپوزیشن کی بہت ضرورت ہے۔

اقربا پروری کی سیاست، جمہوریت کے لئے باعث تشویش

ملک نے اقرباء پروری کا خمیازہ برداشت کیا ہے۔ اور کانگریس خود اس

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کا خمیازہ بھگت رہی ہے۔ اب ادھیر بابو نے بھی اسے اٹھایا ہے۔ اب ہم ادھیر بابو کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ ورنہ یہ پارلیمنٹ میں رہنے کا وقت تھا۔لیکن خاندان کی خدمت تو کرنی ہی پڑتی ہے۔اب صورت حال دیکھیں، اس ایوان سے دوسرے ایوان میں پہنچ گئے ہیں ہمارے کھڑگے جی اور غلام نبی جی نے پارٹی ہی چھوڑ دی ہے۔ یہ سب اقربا پروری کا شکار ہو گئے ہیں۔ایک ہی پروڈکٹ کو بار بار لانچ کرنے کی وجہ سے کانگریس کی دکان پر تالے لگنے کا خدشہ ہے۔ اور یہ دکان ہم نہیں کہہ رہے، آپ لوگ کہہ رہے ہیں۔آپ لوگ کہتے ہو کہ آپ نے دکان کھولی ہے، ہر جگہ یہی کہتے ہو۔ دکان کو تالے لگانے کی بات ہو رہی ہے۔ یہاں ہمارے دادا اپنی عادت ترک نہیں کر پا رہے، وہ وہاں بیٹھے خاندان پرستی پر تبصرہ کر رہے ہیں، آج میں تھوڑی وضاحت کرتا ہوں۔ میں آج کچھ وقت نکال رہا ہوں۔ہم کن خاندانی مسائل پر بات کر رہے ہیں؟ اگر ایک خاندان کے ایک سے زیادہ افراد اپنی طاقت اور عوامی حمایت سے سیاسی

میدان میں بھی ترقی کرتے ہیں۔ہم نے اسے کبھی اقربا پروری نہیں کہا۔ہم خاندانی نظام کے بارے میں بات کرتے ہیں جو ایک پارٹی خاندان چلاتا ہے، جو پارٹی خاندان کے لوگوں کو ترجیح دیتا ہے۔ پارٹی کے تمام فیصلے خاندان کے افراد ہی لیتے ہیں۔ وہ اقربا پروری ہے۔نہ راج ناتھ جی کی کوئی سیاسی پارٹی ہے اور نہ ہی امت شاہ کی کوئی سیاسی پارٹی ہے۔ اور اس لیے جہاں ایک خاندان کی دو پارٹیاں لکھی جاتی ہیں۔وہ جمہوریت میں مناسب نہیں ہے۔ جمہوریت میں ایک خاندان کے دس افراد کا پارٹی کے عہدے پر آنا یا سیاست میں آنا کوئی بری بات نہیں ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ نوجوان آئیں۔ہم اس پر بھی بات کرنا چاہتے ہیں، یہ آپ کے ساتھ میرا موضوع نہیں ہے۔ ملک کی جمہوریت، خاندانی سیاست، خاندانی پارٹیوں کی سیاست، یہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہونا چاہیے۔اور اسی لیے اگر ایک خاندان کے 2 لوگ ترقی کریں تو میں اس کا خیر مقدم کروں گا، اگر 10 لوگ ترقی کریں گے تو میں اس کا بھی خیر مقدم

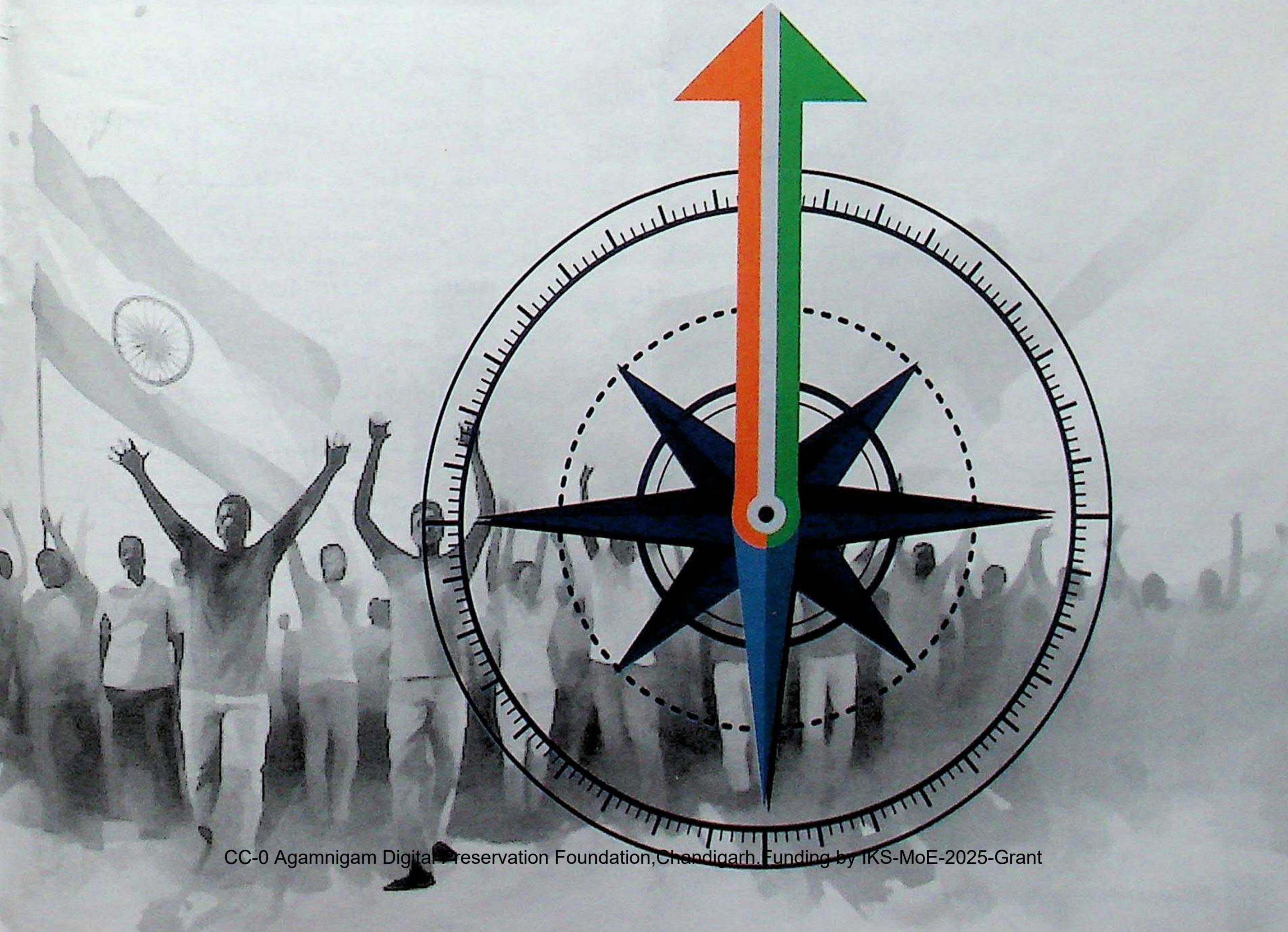

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh. Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کروں گا۔ ملک میں آنے والی نئی نسل اور اچھے لوگوں کا خیر مقدم۔ سوال یہ ہے کہ خاندان پارٹیاں چلاتے ہیں۔ یہ بات طے ہے کہ اگر وہ صدر نہیں ہیں تو اس عہدے پر ان کا بیٹا ہوگا۔ یہ جمہوریت کے لیے خطرہ ہے اور اسی لیے اچھا ہوا دادا آپ کا شکریہ، میں اس موضوع پر کبھی بات نہیں کرتا تھا، آج میں نے کہہ دیا۔ ایک ہی پروڈکٹ کو بار بار لانچ کرنے کی بہت کوششیں کی جا رہی ہیں۔

ملک کی موجودہ حصولیابیوں پر نفرت کیوں؟

کانگریس ایک خاندان میں الجھی ہوئی ہے، وہ ملک کے کروڑوں خاندانوں کی امنگوں اور کامیابیوں کو نہیں دیکھ پا رہی ہے، وہ نہیں دیکھ سکتے، وہ اپنے ہی خاندان سے باہر دیکھنے کو تیار نہیں ہیں اور کانگریس میں کینسل کا کلچر تیار ہوا ہے، کچھ بھی ہے کینسل۔ کچھ بھی ہے۔ کینسل۔ کانگریس ایسے کینسل کلچر میں پھنسی ہوئی ہے۔ اگر ہم کہتے ہیں میک ان انڈیا، کانگریس کہتی ہے کینسل، ہم کہتے ہیں۔ خود انحصار ہندوستان، کانگریس کہتی ہے کینسل، ہم کہتے ہیں ووکل فار لوکل، کانگریس کہتی ہے کینسل، ہم کہتے ہیں۔ وندے بھارت ٹرین، کانگریس کہتی ہے کینسل، ہم کہتے ہیں پارلیمنٹ کی نئی عمارت، کانگریس کہتی ہے کینسل۔ یعنی میں حیران ہوں، یہ مودی کے کارنامے نہیں ہیں، یہ ملک کی کامیابیاں ہیں۔ اتنی نفرت کب تک برقرار رکھو گے اور اسی کی وجہ سے آپ ملک کی کامیابیوں اور کامرانیوں کو کینسل کر کے واپس یہاں بیٹھ گئے ہیں۔

تیسری میعاد میں تیسری بڑی اقتصادی طاقت بننے کی مودی کی گارنٹی

وکست بھارت کے روڈ میپ پر بات کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے اقتصادی پہلوؤں پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ معیشت کے بنیادی اصولوں پر تفصیل سے بات کی۔ اور آج پوری دنیا ہندوستان کی مضبوط معیشت کی تعریف کر رہی ہے، ایسے حالات میں جب دنیا ایک بحران سے گزر رہی ہے اور پوری دنیا اس سے متاثر ہے، تو انہیں اور زیادہ اچھا لگتا ہے۔ جی 20 سمٹ کے اندر، پورے ملک نے دیکھا کہ پوری دنیا ہندوستان کے لیے کیا سوچتی، کہتی اور کرتی ہے۔ اور ان تمام 10 سالہ دور اقتدار کے تجربے کی بنیاد پر، ہندوستان جس تیز رفتاری سے

کانگریس ایک خاندان میں الجھی ہوئی ہے، وہ ملک کے کروڑوں خاندانوں کی امنگوں اور کامیابیوں کو نہیں دیکھ پا رہی ہے، وہ نہیں دیکھ سکتے، وہ اپنے ہی خاندان سے باہر دیکھنے کو تیار نہیں ہیں اور کانگریس میں کینسل کا کلچر تیار ہوا ہے، کچھ بھی ہے کینسل۔ کچھ بھی ہے۔ کینسل۔

ترقی کر رہا ہے، اس کی پیچیدگیوں کو جانتے ہوئے، آج کی مضبوط معیشت کو دیکھتے ہوئے، میں اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں، اور اسی لیے میں نے کہا ہے کہ ہماری تیسری مدت میں ہندوستان دنیا کی تیسری سب سے بڑی معاشی طاقت بن جائے گا اور یہ مودی کی گارنٹی ہے۔

کیسے بنے گا ہندوستان دنیا کی تیسری بڑی معیشت

جب ہم دنیا کی تیسری بڑی معاشی طاقت بن کر ابھریں گے، تو اپوزیشن میں بیٹھے ہمارے کچھ دوست کیسی غلط فہمی پیدا کرتے ہیں، کس قسم کی غلط فہمی پھیلاتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس میں کیا ہے؟ یہ خود بخود ہو جائے گا۔ آپ لوگوں کا کیا کمال ہے، مودی کا کیا، خود بخود ہو جائے گا۔ اس ایوان کے ذریعے میں ملک اور خاص طور پر ملک کے نوجوان افراد کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کیسے ہوتا ہے اور حکومت کا کردار کیا ہوتا ہے۔

10 سال پہلے 2014 میں فروری کے مہینے میں عبوری بجٹ میں کون کون موجود تھے، یہ ملک بھی جانتا ہے۔ میں اس وقت کے وزیر خزانہ نے 10 سال قبل آنے والے عبوری بجٹ کو پیش کرتے ہوئے جو کہا تھا اس کا حوالہ دے رہا ہوں اور ہر لفظ بہت قیمتی ہے۔ جب آپ لوگ کہتے ہیں کہ خود بخود تیسرے نمبر پر آ جائے گا، انہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ وہی ہے جنہوں نے کہا تھا۔ میں اب آگے دیکھنا چاہتا ہوں اور مستقبل کے لیے ایک وژن، مستقبل کے لیے وژن کا خاکہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پوری کائنات کے سب سے بڑے ماہر معاشیات بول رہے تھے۔ میں اب آگے دیکھنا چاہتا ہوں اور مستقبل کے لئے ایک وژن کا خاکہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پوری کائنات کے سب سے بڑے ماہر معاشیات بول رہے تھے، میں اب آگے دیکھنا چاہتا ہوں اور مستقبل

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

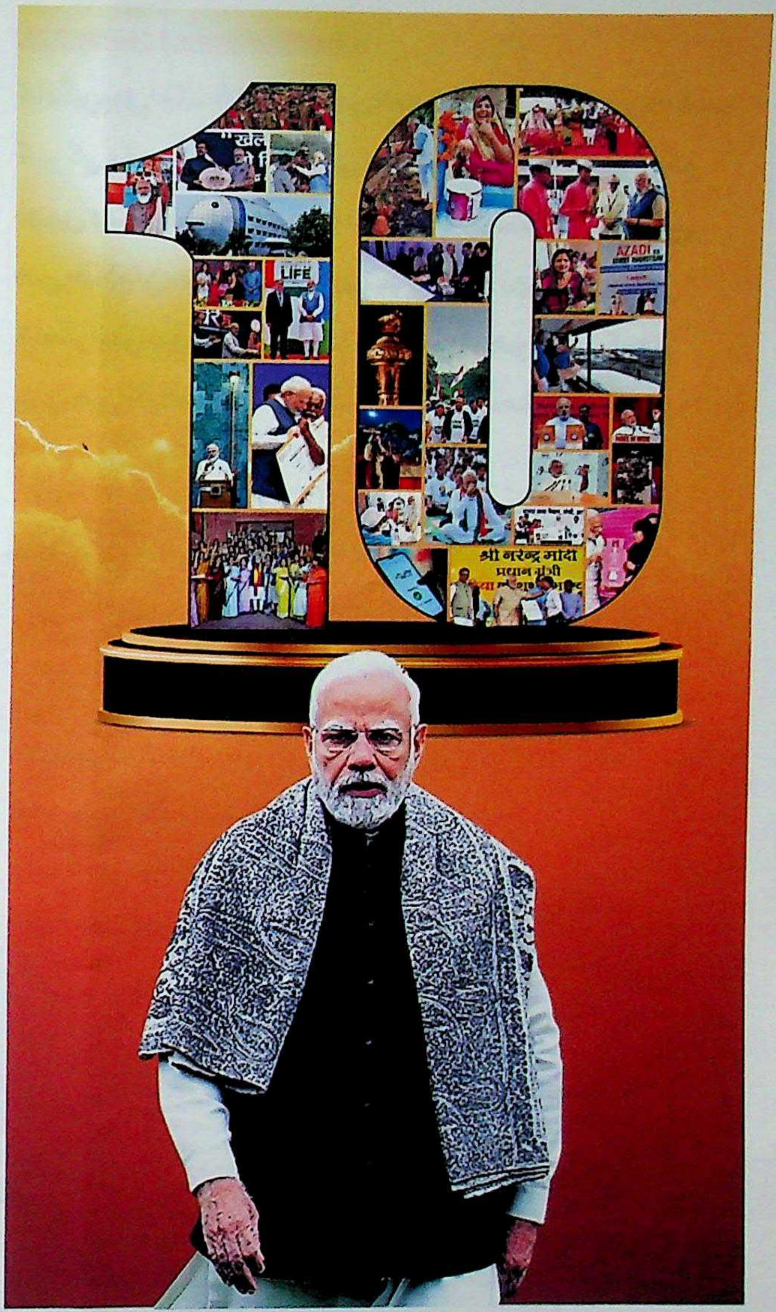

میں آگے پڑھ رہا ہوں، غور سے سنئے، ساتھیو دھیان سے سنئے۔ انہوں نے کہا تھا- یہ دنیا کی 11 ویں سب سے بڑی معیشت ہے، یہ بڑے فخر کی بات تھی۔ پھر مزید کہتے ہیں- There are great things in the stone- there is a well-argued view that in the next three decades, India's nominal GDP will take the country to the 3rd rank after the US and China. اس وقت کائنات کے یہ بڑے ماہر معاشیات کہہ رہے تھے کہ ہم 30 سال میں تیسرے نمبر پر پہنچ جائیں گے، انہوں نے کہا کہ یہ میرا ویژن ہے۔ اس سوچ میں رہنے والے بہت سے لوگ ہیں، وہ کائنات کے سب سے بڑے ماہر معاشیات ہیں۔ یہ لوگ 2014 میں کہہ رہے ہیں اور ویژن کیا دیکھتے ہیں کہ ارے 2044، یعنی 2044 تک تیسری معیشت کی بات کر رہے تھے، یہ ان کی سوچ ہے، یہ ان کا وقار ہے۔ یہ لوگ خواب دیکھنے کی صلاحیت بھی کھو چکے ہیں۔ انہوں نے میرے ملک کی نوجوان نسل سے کہا کہ تیس سال انتظار کرو۔ لیکن ہم آج آپ کے سامنے بھروسے کے ساتھ اس ایوان میں کھڑے ہیں۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم 30 سال نہیں لگنے دیں گے- یہ مودی کی گارنٹی ہے، میری تیسری مدت میں ملک دنیا کی تیسری معاشی طاقت بن جائے گا۔ انہوں نے اہداف کیسے طے کیے، ان کی سوچ کہاں تک گئی، مجھے ترس آتا ہے۔ اور آپ لوگوں کو 11 نمبر پر بہت فخر تھا، ہم نمبر 5 پر پہنچ گئے۔ لیکن اگر آپ 11 نمبر پر آنے پر خوش تھے تو آپ کو 5 نمبر پر آنے پر بھی خوش ہونا چاہیے، ملک 5 نمبر پر پہنچ گیا ہے، آپ کو خوش ہونا چاہیے، آپ کس بیماری میں پھنسے ہوئے ہیں۔

10 سال میں جو ہوا، انہیں 100 سال کا عرصہ لگتا، نسلیں گزر جاتیں

بی جے پی حکومت کے کام کی رفتار، ہمارے مقاصد کتنے بڑے ہیں، ہمارا حوصلہ کتنا بڑا ہے، آج پوری دنیا دیکھ رہی ہے۔ ایک کہاوت ہے،

کے لئے ایک وژن کا خاکہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ مزید کہتے ہیں- مجھے حیرت ہے کہ کتنے لوگوں نے اس حقیقت کو نوٹ کیا ہے کہ ہندوستان کی معیشت اس کے جی ڈی پی کے حجم کے لحاظ سے دنیا میں 11 ویں نمبر پر ہے۔ یعنی 2014 میں 11 ویں نمبر پر پہنچنے پر کتنا فخر کا احساس تھا۔ آج 5 پر پہنچ گیا اور آپ کو کیا ہو رہا ہے۔

30 سال نہیں، تیسری میعاد میں ہی تیسری اقتصادی طاقت بننا وزیر اعظم مودی کی گارنٹی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

یہ کہاوت خاص طور پر ہمارے اتر پردیش میں کہی جاتی ہے- نو دن چلے ڈھائی کوس، اور میرے خیال میں یہ کہاوت کانگریس پر فٹ آتی ہے- یہ کانگریس کی سست رفتاری کا کوئی مقابلہ نہیں ہے- آج ملک میں جس رفتار سے کام ہو رہا ہے، کانگریس حکومت اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی- ہم نے شہری غریبوں کے لئے، ہم نے غریبوں کے لئے 4 کروڑ گھر بنائے- اور شہری غریبوں کے لیے 80 لاکھ پکے گھر بنائے گئے- میں حساب لگاتا ہوں کہ اگر یہ گھر کانگریس کی رفتار سے بنتے تو کیا ہوتا، اگر یہ کانگریس کی رفتار سے بنتے تو اتنا کام پورا کرنے میں سو سال لگتے- پانچ نسلیں گزر جاتیں- 10 سالوں میں 40 ہزار کلومیٹر ریلوے ٹریکس کی برق کاری ہوئی- اگر ملک کانگریس کی رفتار سے چلتا تو اس کام کو مکمل کرنے میں 80 سال لگ جاتے، ایک طرح سے 4 نسلیں گزر جاتیں- ہم نے 17 کروڑ مزید گیس کنکشن دیے، میں یہ 10 سال کا حساب دے رہا ہوں- اگر ہم کانگریس کے راستے پر چلتے تو کنکشن فراہم کرنے میں مزید 60 سال لگ جاتے اور 3 نسلیں دھوئیں میں کھانا پکانے میں وقت گزارتیں- ہماری حکومت کے تحت صفائی کی کوریج 40 فیصد سے 100 فیصد تک پہنچ گئی ہے- اگر کانگریس کی رفتار ہوتی تو اس کام کو مکمل ہونے میں مزید 60-70 سال لگ جاتے اور کم از کم تین نسلیں گزر جاتیں، لیکن گارنٹی نہیں ہوتی کہ نہیں ہوتی-

انہوں نے کبھی ملک کی طاقت پر بھروسہ نہیں کیا، لیکن ہمیں ملک کی طاقت پر بھروسہ ہے- ہمیں لوگوں کی طاقت پر بھروسہ ہے

کانگریس کی ذہنیت نے ملک کو بہت نقصان پہنچایا ہے- کانگریس نے کبھی بھی ملک کی طاقت پر یقین نہیں کیا، وہ خود کو حکمراں سمجھتے تھے اور ہمیشہ لوگوں کو کم اور حقیر سمجھتے تھے- میں جانتا ہوں کہ وہ ملک کے شہریوں کے بارے میں کیسا سوچتے ہیں، اگر میں اس کا نام بولوں تو وہ تھوڑا سا چبھ جائے گا- لیکن مجھے پڑھنے دیں کہ سابق وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے 15 اگست کو لال قلعہ سے کیا کہا تھا- میں وہ پڑھ رہا ہوں

لال قلعہ سے 15 اگست کو اندرا جی نے کہا تھا "بدقسمتی سے، ہماری عادت ہے کہ جب کوئی نیک کام مکمل ہونے والا ہوتا ہے، تو ہم خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو ہم ناامید ہو جاتے ہیں-

جو ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم تھے- انہوں نے کہا تھا کہ "بھارت میں بہت محنت کرنے کی عام طور پر عادت نہیں ہے- ہم اتنا کام نہیں کرتے تھے جتنا یوروپ یا جاپان، یا چین، یا روس، یا امریکہ کے لوگ کرتے ہیں"- نہرو جی لال قلعہ سے بول رہے ہیں- "یہ مت سمجھئے کہ وہ قومیں جادو سے خوشحال ہوئیں- وہ محنت اور ذہانت سے خوشحال ہوئیں-" وہ انہیں سرٹیفکیٹ دے رہے ہیں- یہ ہندوستان کے لوگوں کی تذلیل ہے- یعنی ہندوستانیوں کے تئیں نہرو جی کی سوچ یہ تھی کہ ہندوستانی سست ہیں- ہندوستانیوں کے بارے میں نہرو جی کی سوچ یہ تھی کہ ہندوستانی کم عقل ہوتے ہیں-

اندرا جی کی سوچ بھی اس سے زیادہ مختلف نہیں تھی- اندرا جی نے 15 اگست کو لال قلعہ سے کیا کہا تھا - اندرا جی نے 15 اگست کو لال قلعہ سے کہا تھا - "بدقسمتی سے، ہماری عادت ہے کہ جب کوئی نیک کام مکمل ہونے والا ہوتا ہے، تو ہم خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں- اور جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو ہم ناامید ہو جاتے ہیں- کبھی کبھی ایسا لگتا ہے جیسے پوری قوم نے شکست کا احساس کر لیا ہے"- آج کانگریس والوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اندرا جی ملک کے لوگوں کا صحیح اندازہ نہیں لگا پائی ہوں گی، لیکن کانگریس کا ان کا اندازہ بالکل درست تھا- کانگریس کے شاہی خاندان کے لوگ میرے ملک کے لوگوں کو ایسا سمجھتے تھے، کیونکہ وہ سب ایسے ہی تھے- اور آج بھی یہی سوچ نظر آتی ہے-

کانگریس ہمیشہ صرف ایک خاندان پر یقین رکھتی ہے- وہ ایک کنبے کے آگے نہ کچھ سوچ سکتے ہیں اور نہ ہی کچھ دیکھ سکتے ہیں- کچھ دن پہلے بھانومتی کا کنبہ جوڑا، لیکن پھر 'ایکلا چلو رے' کرنا شروع کر دیا- کانگریس کے لوگوں نے موٹر میکینک کا نیا کام سیکھا ہے اور اس

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

لیے الائمینٹ کیا ہوتا ہے، اس پر توجہ دی ہوگی۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اتحاد کی صف بندی خود بگڑ گئی ہے۔ اپنے کنبے میں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں تو ملک پر کیسے اعتبار کریں گے۔

محترم اسپیکر،

ہمیں ملک کی طاقت پر بھروسہ ہے، ہمیں عوام کی طاقت پر بھروسہ ہے۔

پہلی میعاد میں گڈھے بھرنے میں طاقت صرف کی، دوسری میعاد میں نئے بھارت کی بنیاد، تیسری میعاد میں وکست بھارت کی تعمیر کو نئی رفتار عطا کریں گے

جب ملک کے عوام نے ہمیں پہلی بار خدمت کا موقع دیا تو ہم نے پہلی مدت میں یو پی اے کے دور میں رہ جانے والے گڈھوں کو بھرنے میں بہت وقت اور توانائی صرف کی۔ ہم پہلی مدت میں ان گڈھوں کو بھرتے رہے۔ ہم نے دوسری میعاد میں ایک نئے ہندوستان کی بنیاد رکھی اور تیسری مدت میں ہم ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کو ایک نئی رفتار دیں گے۔

پہلی میعاد میں، ہم نے ایسے بہت سے عوامی فلاحی کاموں کو آگے بڑھایا جیسے سوچھ بھارت، اجولا، آیوشمان بھارت، بیٹی بچاؤ۔ بیٹی پڑھاؤ......اسی طرح سگمے بھارت، ڈیجیٹل انڈیا۔ ٹیکس نظام کو آسان بنانے کے لیے جی ایس ٹی جیسے فیصلے لیے گئے۔ اور ہمارا کام دیکھ کر عوام نے بھرپور ساتھ دیا۔ عوام نے بہت نوازا۔ پہلے سے زیادہ آشیرواد دیا۔ اور ہمارا دوسرا دور شروع ہوا۔ دوسری مدت عزائم اور وعدوں کی تکمیل کی مدت تھی۔ ہم نے وہ تمام کامیابیاں دیکھی ہیں جن کے لیے ملک طویل عرصے سے انتظار کر رہا تھا۔ ہم سب نے 370 کو ختم ہوتے دیکھا ہے، 370 لوان معزز اراکین اسمبلی کی آنکھوں کے سامنے اور ان کے ووٹوں کی طاقت سے ختم کیا گیا۔ ناری شکتی وندن ایکٹ دوسری مدت میں قانون بن گیا۔ خلا سے لے کر اولمپکس اور پارلیمنٹ تک ناری شکتی کی بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ آج ملک نے خواتین کی طاقت کی بااختیاری کو دیکھا ہے۔ شمال سے جنوب تک، مشرق سے مغرب تک، لوگوں نے کئی دہائیوں سے زیر التوا منصوبوں کو بروقت مکمل ہوتے دیکھا ہے۔

انصاف، صد فیصد لوگوں تک منصوبوں کی پہنچ کی وکست بھارت سنکلپ یاترا، ثقافتی ورثے کی خوشحالی سے نئے بھارت کا ظہور

برطانوی راج کے پرانے قوانین جو تعزیرات پر مبنی تھے، ان قوانین سے ہٹ کر ہم نے جوڈیشیل کوڈ تک پیش رفت کی ہے۔ ہماری حکومت نے سینکڑوں ایسے قوانین کو ختم کر دیا جو غیر موزوں ہو چکے تھے۔ حکومت نے 40 ہزار سے زائد تعمیلات ختم کیے۔ ہندوستان نے امرت بھارت اور نمو بھارت ٹرینوں کے ساتھ مستقبل کی ترقی کا خواب دیکھا ہے۔ ملک کے ہر گاؤں، ملک کے کروڑوں لوگوں نے وکست بھارت کی سنکلپ یاترا دیکھی ہے اور اس مکمل کامیابی کے پیچھے کتنی محنت ہوتی ہے، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ملک پہلی بار عوام کے دروازے پر دستک دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہیں وہی ملتا ہے جس کا وہ حقدار ہیں۔

بھگوان رام نہ صرف اپنے گھر واپس آئے بلکہ ایک ایسا مندر تعمیر کیا گیا جو ہندوستان کی عظیم ثقافتی روایت کو نئی توانائی دیتا رہے گا۔

اب ہماری حکومت کی تیسری مدت بھی زیادہ دور نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ 125-100 دن باقی ہیں۔ اور اس بار مودی سرکار، پورا ملک کہہ رہا ہے اس بار مودی سرکار، کھڑگے جی بھی کہہ رہے ہیں اس بار مودی سرکار۔ لیکن محترم اسپیکر، میں عام طور پر ان اعداد و شمار کے چکر میں نہیں پڑتا۔ لیکن جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں، ملک کا مزاج ہے کہ این

میں عام طور پر ان اعداد و شمار کے چکر میں نہیں پڑتا۔ لیکن جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں، ملک کا مزاج ہے کہ این ڈی اے کو 400 سے زیادہ سیٹیں ملیں۔ لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی کو 370 سیٹیں ضرور دیں گے۔ بی جے پی 370 اور این ڈی اے 400 سیٹیں حاصل کرے گی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ڈی اے کو 400 سے زیادہ سیٹیں ملیں۔ لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی کو 370 سیٹیں ضرور دیں گے۔ بی جے پی 370 اور این ڈی اے 400 سیٹیں حاصل کرے گی۔

ہماری تیسری مدت بڑے فیصلوں کے لئے ہوگی۔ میں نے یہ بات لال قلعہ سے کہی تھی اور رام مندر پران پرتشٹھا کے وقت بھی میں نے اسے دہرایا تھا۔ میں نے کہا تھا۔ میں اگلے ہزار سالوں تک ملک کو خوشحال اور کامیابی کی چوٹی پر دیکھنا چاہتا ہوں۔ تیسری مدت اگلے ایک ہزار سال کے لیے ایک مضبوط بنیاد رکھنے کی میعاد ہوگی۔

10 برسوں میں 25 کروڑ لوگ غربت سے باہر آئے ہیں، یہ ہماری صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے

میں ہندوستان کے لوگوں اور ان کے مستقبل کے لیے پر اعتماد ہوں۔ مجھے ملک کے 140 کروڑ شہریوں کی صلاحیتوں پر بے پناہ بھروسہ ہے۔ 10 سالوں میں 25 کروڑ لوگ غربت سے باہر آئے ہیں، یہ صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔

میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ اگر غریب کو وسائل ملیں، غریب کو عزت نفس ملے تو ہمارے غریبوں میں غربت کو شکست دینے کی صلاحیت ہے۔ اور ہم نے وہ راستہ چنا اور میرے غریب بھائیوں نے غربت کو شکست دی۔ اور اسی سوچ کو ذہن میں رکھ کر ہم نے غریبوں کو وسائل دیے، عزت دی۔ آج 50 کروڑ غریبوں کے بینک کھاتے ہیں۔ کبھی ایسا وقت تھا جب وہ بینک سے بھی نہیں گزر سکتے تھے۔ 4 کروڑ غریبوں کے پاس پکا مکان ہے اور وہ گھر ان کی عزت نفس کو ایک نئی طاقت دیتا ہے۔ 11 کروڑ سے زیادہ خاندانوں کو نل کے پانی سے پینے کا صاف پانی مل رہا ہے۔ 55 کروڑ سے زیادہ غریبوں کو آیوشمان بھارت کارڈ ملا ہے۔ ان کے گھر کوئی بیماری آئے گی تو وہ اس بیماری کی وجہ سے دوبارہ غربت میں نہیں آئیں گے، انہیں یقین ہے کہ کتنی ہی بیماریاں آئیں، مودی بیٹھے ہیں۔ 80 کروڑ لوگوں کو مفت اناج کی سہولت دی گئی ہے۔

جنہیں پہلے کوئی پوچھتا نہیں تھا، مودی ان کو پوجتا ہے

مودی نے ان کو پوچھا جن سے پہلے کسی نے پوچھا تک نہیں تھا۔ ملک میں پہلی بار سڑکوں پر خوانچہ فروشوں کے بارے میں سوچا گیا۔ آج وہ پی ایم سوندھی یوجنا کے ذریعے سود کے جال سے باہر آئے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہیں اور بینک سے پیسے لے کر اپنے کاروبار کو بڑھا رہے ہیں۔ ملک میں پہلی بار ہیں نے اپنے وشوکرما دوستوں کے بارے میں سوچا جن کے پاس ہاتھ کا ہنر ہے اور جو ملک کی تعمیر بھی کرتے ہیں۔ ہم نے یہ کام اپنے وشوکرما بھائیوں کے لیے جدید آلات، جدید تربیت، مالی مدد فراہم کرکے، ان کے لیے عالمی منڈی کھول کر کیا ہے۔ ملک میں پہلی بار ہمارے وہ بھائی بہن جو پی وی ٹی جی یعنی قبائل میں انتہائی پسماندہ ہیں، تعداد میں بہت کم ہیں، ووٹ کے حساب سے کسی کو نظر نہیں آتا، ہم ووٹوں سے آگے کی سوچ رکھتے ہیں، ہم دلوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ اور اس لیے پی وی ٹی جی ذاتوں کے لیے پی ایم جن من یوجنا بنا کر ان کی فلاح و بہبود کے کام کو مشن موڈ میں لیا گیا ہے۔ یہی نہیں ہم نے سرحد کے ان گاؤں کو جو آخری گاؤں میں بستے ہیں، پہلا گاؤں بنا کر ترقی کی پوری سمت بدل دی۔

جب بھی میں بار بار باجرے کی وکالت کرتا ہوں، میں باجرے کی دنیا میں جا کر ان پر بحث کرتا ہوں۔ میں جی 20 ممالک کے لوگوں کو فخر کے ساتھ باجرا پیش کرتا ہوں، اس کے پیچھے میرے دل میں 3 کروڑ سے زیادہ چھوٹے کسان ہیں جو باجرے کی کاشت کرتے ہیں، ان کی فلاح و بہبود ہماری فکر ہے۔

جب میں ووکل فار لوکل کی بات کرتا ہوں، جب میں میک ان انڈیا کے بارے میں بات کرتا ہوں، تو میں کروڑوں گھریلو صنعتوں، چھوٹے پیمانے کی صنعتوں، کاٹیج صنعتوں کے ساتھ ساتھ ان سے وابستہ لاکھوں خاندانوں کی فلاح و بہبود کے بارے میں سوچتا ہوں۔ کھادی، جسے کانگریس پارٹی بھول چکی تھی، حکومتیں اسے بھول چکی تھیں۔ آج میں کھادی کو تقویت دینے میں کامیابی کے ساتھ آگے بڑھا ہوں کیونکہ کروڑوں بنکروں کی زندگی کھادی اور ہینڈلوم سے جڑی ہوئی ہے، میں ان کی فلاح و بہبود کا خیال رکھتا ہوں۔

ہماری حکومت ہر کونے میں غربت کے خاتمے اور غریبوں کو خوشحال بنانے کے لیے طرح طرح کی کوششیں کر رہی ہے۔ جن کے لیے صرف ووٹ بینک تھا، ان کی فلاح ممکن نہیں تھی۔ ہمارے لیے ان کی فلاح و بہبود ہی قوم کی فلاح ہے اس لیے ہم بھی اسی راستے پر چل پڑے ہیں۔

دیگر پسماندہ طبقے کو اب ملنے لگا احترام

کانگریس پارٹی نے اور یو پی اے حکومت نے او بی سی کمیونٹی کے ساتھ کوئی انصاف نہیں کیا، ان کے ساتھ ناانصافی کی ہے۔ ان لوگوں نے او بی سی لیڈروں کی توہین کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ کچھ دن پہلے کرپوری ٹھاکر جی کو بھارت رتن دیا گیا۔ لیکن یاد رکھیں، او بی سی کمیونٹی کے اس عظیم آدمی، کرپوری ٹھاکر کے ساتھ جو انتہائی پسماندہ طبقے سے تعلق رکھتے تھے، کیا سلوک کیا گیا۔ ان پر کیسے ظلم کیا گیا۔ 1970 میں جب وہ بہار کے وزیر اعلیٰ بنے تو انہیں عہدے سے ہٹانے کے لیے طرح طرح کے کھیل کھیلے گئے۔ ان کی حکومت کو غیر مستحکم کرنے کے لیے کیا کچھ نہیں کیا گیا۔

کانگریس انتہائی پسماندہ طبقے کے فرد کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ 1987 میں جب پورے ملک میں کانگریس کا پرچم لہرا رہا تھا، اقتدار ہی اقتدار تھا۔ پھر انہوں نے کرپوری ٹھاکر کو اپوزیشن لیڈر ماننے سے انکار کر دیا اور یہ وجہ بتائی کہ وہ آئین کا احترام نہیں کر سکتے۔ کرپوری ٹھاکر، جنہوں نے جمہوریت کے اصولوں اور آئین کے وقار کے لیے اپنی پوری زندگی گزار دی، کانگریس پارٹی نے ان کی توہین کی۔

آج کل کانگریس سے تعلق رکھنے والے ہمارے ساتھی اس بات کو لے کر بہت پریشان ہیں کہ حکومت میں او بی سی کے کتنے لوگ ہیں، کتنے عہدوں پر فائز ہیں اس کا حساب کتاب کرتے رہتے ہیں۔ لیکن میں حیران ہوں، ان کو اتنا سب سے بڑا او بی سی نظر نہیں آتا۔ آنکھیں بند کر کے کہاں بیٹھ جاتے ہیں۔

جب میں ووکل فار لوکل کی بات کرتا ہوں، جب میں میک ان انڈیا کے بارے میں بات کرتا ہوں، تو میں کروڑوں گھریلو صنعتوں، چھوٹے پیمانے کی صنعتوں، کاٹیج صنعتوں کے ساتھ ساتھ ان سے وابستہ لاکھوں خاندانوں کی فلاح وبہبود کے بارے میں سوچتا ہوں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

وہ دنیا بھر کی چیزیں کرتے ہیں، میں انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ یو پی اے کے دور میں ایک ماورائے آئین ادارہ بنایا گیا تھا، جس کے سامنے حکومت کی کچھ نہیں چلتی تھی۔ نیشنل ایڈوائزری کونسل، اس میں کیا کوئی او بی سی تھا؟ ذرا وقت نکال کر دیکھیں۔ اتنی بڑی طاقتور باڈی بنائی تھی۔

ناری شکتی کی قیادت میں ترقی کا نیا دور

گزشتہ 10 سالوں میں خواتین کی طاقت کو بااختیار بنانے کے لیے بہت سے اقدامات کیے گئے ہیں۔ خواتین کی قیادت میں معاشرے کو بااختیار بنانے پر کام کیا گیا ہے۔ اب ملک کی بیٹی، ہندوستان میں ایسا کوئی شعبہ نہیں ہے جہاں ملک کی بیٹیوں کے لیے دروازے بند ہوں۔ آج ہمارے ملک کی بیٹیاں بھی جنگی طیارے اڑا رہی ہیں اور ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کر رہی ہیں۔ دیہی نظام، معیشت، 10 کروڑ بہنیں ہمارے ویمن سیلف ہیلپ گروپ سے وابستہ ہیں اور معاشی سرگرمیاں انجام دیتی ہیں۔ اور وہ دیہی معیشت کو نئی طاقت دے رہی ہیں اور آج مجھے خوشی ہے کہ ان کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج ملک میں تقریباً 1 کروڑ لکھ پتی دیدی بن چکی ہیں۔ اور جب میں ان سے بات کرتا ہوں تو مجھے ان کا اعتماد نظر آتا ہے، مجھے پختہ یقین ہے کہ جس طرح سے ہم آگے بڑھ رہے ہیں، آنے والے دور میں ہم اپنے ملک میں 3 کروڑ لکھ پتی دیدی دیکھیں گے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ گاؤں کی معیشت میں کتنی بڑی تبدیلی آئے گی۔

ہمارے ملک میں بیٹیوں کے حوالے سے پہلے کی جو سوچ تھی وہ تبدیل ہو چکی ہے۔ ذرا غور سے دیکھیں تو اندازہ ہوگا کہ کتنی بڑی خوشگوار تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ پہلے بیٹی کی پیدائش ہوتی تھی تو اس بات پر بحث ہوتی تھی کہ خرچ کیسے اٹھائیں گے۔ اس بات پر بحث ہوتی تھی کہ ہم اسے کیسے تعلیم دیں گے، اس کی آگے کی زندگی ایک

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

طرح سے بوجھ ہے؟ آج جب بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے کہ سکنیا سمردھی کا اکاؤنٹ کھلا ہے یا نہیں؟ تبدیلی آئی ہے۔

پہلے سوال ہوتا تھا کہ اگر خاتون حاملہ ہے تو نوکری کیسے کر پائے گی؟ پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ اگر آپ حاملہ ہیں تو آپ نوکری نہیں کر پائیں گی۔ آج کہا جاتا ہے کہ 26 ہفتے کی تنخواہ کے ساتھ چھٹی ہے اور اگر بعد میں بھی چھٹی چاہئے تو آپ کو مل جائے گی، یہ تبدیلی ہے۔ پہلے معاشرے میں یہ سوالات ہوتے تھے کہ عورت نوکری کیوں کرنا چاہے گی۔ ایسے سوالات تھے کہ کیا شوہر کی تنخواہ کم ہو رہی ہے۔ آج لوگ پوچھ رہے ہیں کہ میڈم آپ کا اسٹارٹ اپ بہت ترقی کر رہا ہے، کیا مجھے نوکری ملے گی؟ یہ تبدیلی آئی ہے۔

ایک وقت تھا جب سوال پوچھا جاتا تھا کہ آپ کی بیٹی کی عمر بڑھ رہی ہے، شادی کب ہوگی؟ آج پوچھا جاتا ہے کہ بیٹی تم ذاتی اور پیشہ ورانہ دونوں کاموں میں کتنا اچھا توازن رکھتی ہو، کیسے کرتی ہو؟

گھر میں ایک وقت تھا جب کہا جاتا تھا کہ گھر کا مالک گھر پر ہے یا نہیں۔ وہ کہتے تھے کہ گھر کے سربراہ کو بلاؤ۔ آج جب ہم کسی کے گھر جاتے ہیں تو گھر عورت کے نام ہوتا ہے اور بجلی کا بل اس کے نام آتا ہے۔ پانی گیس سب اس کے نام ہے، آج اس خاندان کے سربراہ کی جگہ میری ماؤں بہنوں نے لے لی ہے۔ یہ تبدیلی آئی ہے۔ یہ تبدیلی امرت کال میں ایک وکست بھارت کے لیے ہمارا عزم ہے اور میں اس طاقت کو دیکھ رہا ہوں۔

کسانوں کے ساتھ ہر قدم پر مرکزی حکومت کا ساتھ

میں نے کسانوں کے لئے آنسو بہانے کی عادت بہت دیکھی ہے۔ ملک نے دیکھا کہ کسانوں کے ساتھ کیسا دھوکہ ہوا ہے۔ کانگریس کے

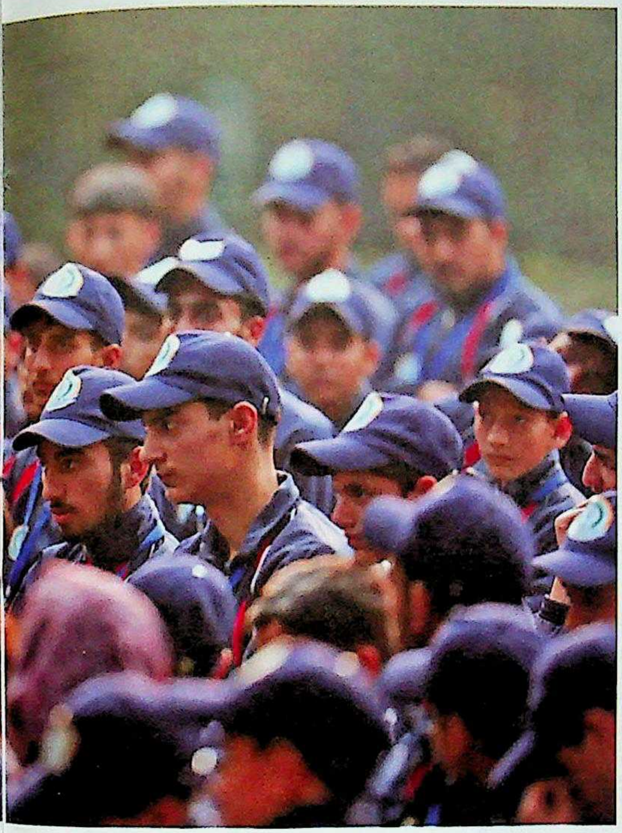

دور میں زراعت کا کل سالانہ بجٹ 25 ہزار کروڑ روپے تھا۔ معزز اسپیکر، ہماری حکومت کا بجٹ 1.25 لاکھ کروڑ روپے ہے۔

اپنے 10 سالہ دور اقتدار میں کانگریس نے کسانوں سے 7 لاکھ کروڑ روپے کا دھان اور گیہوں خریدا تھا۔ ہم نے 10 سال میں تقریباً 18 لاکھ کروڑ روپے کا دھان اور گیہوں خریدا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کانگریس حکومت نے دالیں اور تیل کے بیج صرف برائے نام ہی خریدے ہوں۔ ہم نے 1.25 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی دالیں اور تیل کے بیج خریدے ہیں۔ ہمارے کانگریسی ساتھیوں نے پی ایم کسان سمان ندھی کا مذاق اڑایا اور جب میں نے اپنے پہلے دور حکومت میں یہ اسکیم شروع کی تو مجھے یاد ہے کہ جھوٹے بیانیے کا فیشن شروع ہوگیا، گاؤں گاؤں جا کر کہا گیا کہ دیکھیں یہ مودی کی اسکیم ہے، مت لو۔ یہ جھوٹ پھیلایا گیا کہ الیکشن جیتنے کے بعد وہ آپ سے ساری رقم سود سمیت واپس مانگے گا۔ کسانوں کو اتنا بے وقوف بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔

ہم نے پی ایم کسان سمان ندھی کے تحت 2 لاکھ 80 ہزار کروڑ روپے بھیجے ہیں۔ پی ایم فصل بیمہ یوجنا 30 ہزار روپے کا پریمیم اور اس کے

آج ڈیجیٹل تخلیق کاروں کا ایک بہت بڑا طبقہ ہمارے سامنے ہے۔ آج سبز معیشت پر بات ہو رہی ہے۔ یہ نوجوانوں کی زبان پر نئے ہندوستان کا نیا لفظ ہے۔ یہ نئی معاشی سلطنت کا نیا ماحول ہے، ایک نئی شناخت ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

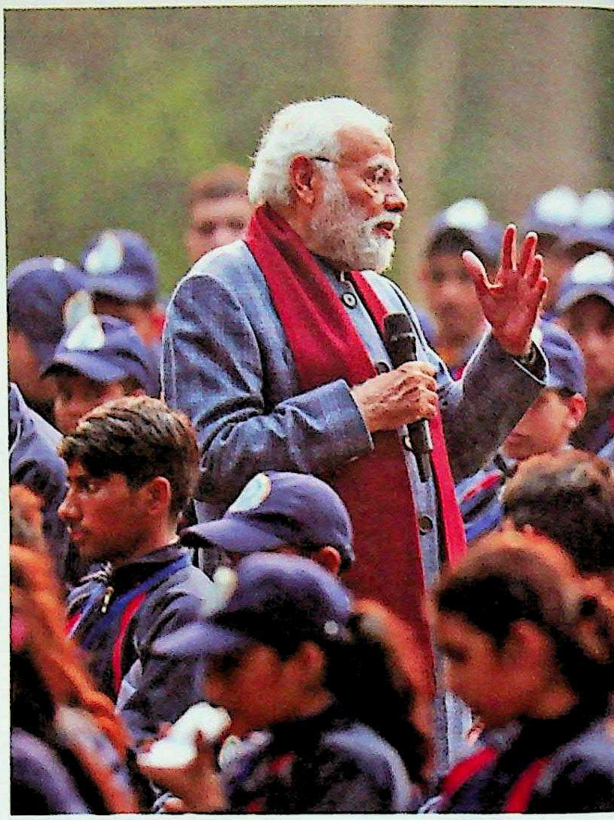

سامنے 1.5 لاکھ کروڑ روپے میرے کسان بھائیوں اور بہنوں کو دیئے ہیں۔ کانگریس کے دور حکومت میں ان کے کام میں کبھی بھی ماہی گیروں یا مویشی پروروں کا ذکر نہیں تھا۔ اس ملک میں پہلی بار ماہی گیروں کے لیے الگ وزارت بنائی گئی اور مویشیوں کے لیے الگ وزارت بنائی گئی۔ پہلی بار مویشی پالنے والوں اور ماہی گیروں کو کسان کریڈٹ کارڈ دیے گئے، تاکہ وہ بینکوں سے کم سود پر رقم حاصل کر سکیں اور اپنے کاروبار کو بڑھا سکیں۔ کسانوں اور ماہی گیروں، یہ فکر صرف جانوروں کی نہیں ہے، یہ زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ جانور اقتصادی چکر میں بھی بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے جانوروں کو پاؤں اور منہ کی بیماری سے بچانے کے لیے 50 کروڑ سے زیادہ ویکسین لگائی ہیں، جس کے بارے میں پہلے کسی نے سوچا بھی نہیں تھا۔

نوجوانوں کے لئے نئے مواقع،

نئے اکانومک ایمپائر کا نیا ماحول

آج ہندوستان میں نوجوانوں کے لیے جتنے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں وہ پہلے کبھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ آج کل ذخیرہ الفاظ ہی بدل چکے ہیں، ایسے الفاظ جو پہلے کبھی نہیں سنے گئے تھے بول چال کے ساتھ دنیا میں آئے ہیں۔ آج ہر طرف اسٹارٹ اپ کا شور ہے، یونیکورن خبروں میں ہیں۔ آج ڈیجیٹل تخلیق کاروں کا ایک بہت بڑا طبقہ ہمارے سامنے ہے۔ آج سبز معیشت پر بات ہو رہی ہے۔ یہ نوجوانوں کی زبانوں پر نئے ہندوستان کا نیا لفظ ہے۔ یہ نئے اکانومک ایمپائر کا نیا ماحول ہے، ایک نئی شناخت ہے۔ یہ شعبے نوجوانوں کے لیے روزگار کے لاکھوں نئے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ 2014 سے پہلے ڈیجیٹل اکانومی کا حجم نہ کے برابر تھا، اس پر زیادہ بحث بھی نہیں ہوئی۔ آج ہندوستان دنیا کی ڈیجیٹل معیشت میں آگے ہے۔ اس سے لاکھوں نوجوان جڑے ہوئے ہیں اور آنے والے وقت میں یہ ڈیجیٹل انڈیا موومنٹ ملک کے نوجوانوں کے لیے بہت سے مواقع، بہت سے روزگار اور بہت سے پیشہ ور افراد کے لیے مواقع لے کر آنے والی ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

میڈان انڈیا سے بن رہا ہے نئے ہندوستان کا نیا ریکارڈ

آج دنیا بھر میں میڈان انڈیا فون پہنچ رہے ہیں۔ہم دنیا میں نمبر 2 بن گئے ہیں۔ اور ایک طرف سستے موبائل فون دستیاب ہوئے ہیں اور دوسری طرف سستا ڈیٹا، ان دونوں کی وجہ سے ملک اور دنیا میں ایک بہت بڑا انقلاب برپا ہو گیا ہے، جو ہم سب سے کم قیمت پر فراہم کر رہے ہیں۔اور یہ ایک سبب بن گیا ہے۔آج یہ ملک میڈان انڈیا مہم، ریکارڈ مینوفیکچرنگ، ریکارڈ برآمدات دیکھ رہا ہے۔یہ تمام کام وہ ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو سب سے زیادہ روزگار فراہم کرنے والے اور سب سے زیادہ روزگار کے مواقع پیدا کرنے والے ہیں۔

سیاحت میں غیر معمولی تیزی سے پیدا ہونے لگے ہیں روزگار کے نئے مواقع

گزشتہ 10 سالوں میں سیاحت کے شعبے میں غیر معمولی تیزی آئی ہے۔ہمارے ملک میں یہ ترقی اور سیاحت کا شعبہ ایسا ہے کہ اس میں کم سے کم سرمایہ کاری کے ساتھ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کا موقع ملتا ہے۔اور یہ عام آدمی کو بھی روزگار فراہم کرنے کا موقع ہے۔سیاحت وہ شعبہ ہے جس میں خود روزگار کی سب سے زیادہ صلاحیت موجود ہے۔ 10 سالوں میں ہوائی اڈوں کو دگنا کیا گیا۔ یہ صرف یہ نہیں ہے کہ ہندوستان میں ہوائی اڈہ بن گیا ہے بلکہ ہندوستان دنیا کا تیسرا سب سے بڑا گھریلو ہوابازی کا شعبہ بن گیا ہے۔ہم سب کو خوش ہونا چاہیے کہ ہندوستان کی فضائی کمپنیوں نے ملک میں 1 ہزار نئے طیاروں کا آرڈر دیا ہے اور جب اتنے ہوائی جہاز چلیں گے تو تمام ہوائی اڈے کتنے چمکتے ہوں گے۔ کتنے پائلٹس کی ضرورت ہوگی، عملے کے کتنے ارکان کی ضرورت ہوگی، کتنے انجینئرز کی ضرورت ہوگی، کتنے گراؤنڈ سروس والے لوگوں کی ضرورت ہوگی، یعنی روزگار کے نئے شعبے کھل رہے ہیں۔ہوابازی کا شعبہ ہندوستان کے لیے ایک بہت بڑا نیا موقع بن کر آیا ہے۔

سماجی تحفظ کا دورانیہ

ہماری کوشش رہی ہے کہ معیشت کو تھر مولائز کرنے کی طرف مضبوط قدم اٹھایا جائے۔نوجوانوں کو نوکریاں ملنی چاہئیں اور سماجی تحفظ بھی۔

10 سالوں میں سیاحت کے شعبے میں غیر معمولی تیزی آئی ہے۔ ہمارے ملک میں یہ ترقی اور سیاحت کا شعبہ ایسا ہے کہ اس میں کم سے کم سرمایہ کاری کے ساتھ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو روزگار فراہم کرنے والا موقع ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ان دونوں باتوں کی بنیاد پر ہم فیصلے لیتے ہیں اور اسے ملک میں قبول بھی کیا جاتا ہے، ایک چیز ای پی ایف او کا ڈیٹا بھی ہے۔ ای پی ایف او میں رجسٹریشن سے 10 سالوں میں تقریباً 18 کروڑ نئے سبسکرائبرز آئے ہیں اور یہ پیسے سے جڑا سیدھا کھیل ہوتا ہے، اس میں کوئی فرضی نام نہیں ہوتے ہیں۔ مدرا لون حاصل کرنے والوں میں 8 کروڑ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار اپنا کاروبار شروع کیا ہے۔ اور جب کوئی مدرا قرض لیتا ہے تو اسے نہ صرف روزگار ملتا ہے بلکہ ایک یا دو اور لوگوں کو بھی روزگار ملتا ہے، کیونکہ یہی اس کا کام ہے۔ ہم نے لاکھوں خوانچہ فروشوں کی مدد کی ہے۔ 10 کروڑ خواتین ایسی چیزوں سے وابستہ ہیں، جیسا کہ میں نے کہا ہے، ایک لاکھ لکھ پتی دیدی، ایک کروڑ اپنے آپ میں بہت کچھ ہے اور جیسا کہ میں نے کہا، ہم اپنے ملک کے اندر 3 کروڑ لکھ پتی دیدی دیکھیں گے۔

کچھ اعداد و شمار ایسے ہیں جو معاشی ماہرین سمجھتے ہیں، ایسا نہیں ہے، عام آدمی بھی سمجھتا ہے۔ 2014 سے پہلے کے 10 سالوں میں، انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے تقریباً 12 لاکھ کروڑ روپے کا بجٹ تھا۔ پچھلے 10 سالوں میں انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے 44 لاکھ کروڑ روپے کے بجٹ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس طرح روزگار میں اضافہ ہوا ہے۔

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس رقم سے کتنا کام ہوا ہے اور کتنے لوگوں کو اس کی وجہ سے روزی روٹی ملی ہے۔ ہم اس سمت میں ملک کی نوجوان طاقت کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں تا کہ ہندوستان کو مینوفیکچرنگ، تحقیق اور اختراع کا مرکز بنایا جاسکے۔ سسٹم تیار کیے جا رہے ہیں۔ مالی مدد کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔

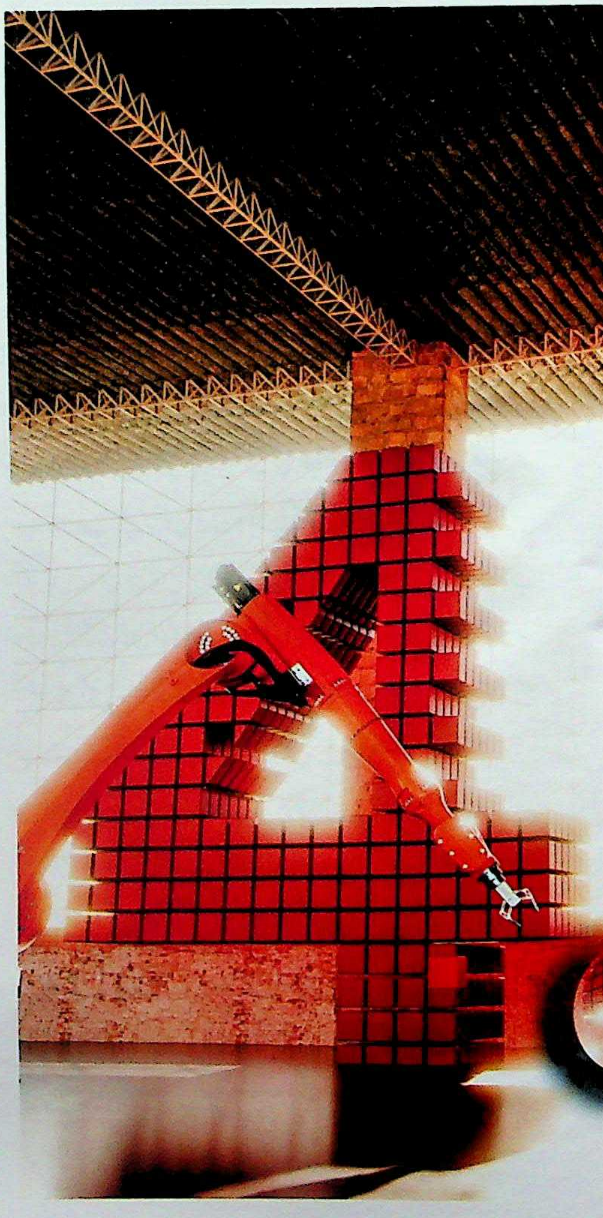

اقتصادی انقلاب 4.0 کے لئے تیار ہندوستان

ہم ہمیشہ توانائی کے شعبے میں دوسرے پر انحصار کرتے رہے ہیں۔ توانائی کے شعبے میں خود انحصاری کے لیے ہمیں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ہماری کوشش سبز توانائی کی طرف ہے، ہم ہائیڈروجن کے ساتھ بڑے پیمانے پر آگے بڑھ رہے ہیں، اس میں بے مثال سرمایہ کاری ہے۔ اسی طرح ایک اور شعبہ جس میں بھارت کو برتری حاصل کرنی ہوگی وہ ہے سیمی کنڈکٹر، پچھلی حکومت نے کوششیں کیں لیکن کامیابی نہیں ملی۔ اب ہم جس حال میں پہنچے ہیں، میں اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہماری 3 دہائیاں بھلے ہی خراب ہو چکی ہیں لیکن آنے والا وقت ہمارا ہے، ہم سیمی کنڈکٹر کے میدان میں بے مثال سرمایہ کاری دیکھ رہے ہیں اور ہندوستان کا دنیا میں بہت بڑا تعاون ہوگا۔ ان تمام وجوہات سے محترم اسپیکر، معیاری ملازمتوں کے مواقع بہت بڑھنے والے ہیں اور جس کی وجہ سے ہم نے معاشرے میں ایک الگ ہنرمندی کی وزارت بنائی ہے، اس کے پیچھے وجہ یہ ہے کہ ملک کے نوجوانوں کو ہنر ملے اور مواقع حاصل ہوں اور ہم صنعت 4.0 کے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

لیے افرادی قوت کو تیار کر کے آگے بڑھنے کی طرف کام کر رہے ہیں۔

مہنگائی: تب اور اب کے قول وفعل میں فرق

مہنگائی کے حوالے سے یہاں بہت بات ہوئی ہے۔ میں ضرور چاہوں گا کہ سچائی ملک کے سامنے آئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کانگریس آتی ہے، مہنگائی لاتی ہے۔ میں آج اس ایوان میں کچھ بیانات دینا چاہتا ہوں اور میں یہ کسی پر تنقید کرنے کے لیے نہیں کہہ رہا ہوں لیکن جو لوگ ہماری بات نہیں سمجھتے وہ اپنے لوگوں کی بات سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ کہا گیا تھا کبھی اور کس نے کہا تھا وہ میں بعد میں بتاؤں گا۔ 'ہر چیز کی قیمتوں میں اضافے سے پریشانیوں میں اضافہ ہوا ہے اور عام لوگ ان میں پھنس گئے ہیں'۔ یہ کس کا بیان ہے؟ ہمارے پنڈت نہرو جی نے اس وقت لال قلعہ سے کہا تھا۔ انہوں نے اعتراف کیا تھا کہ ہر جگہ مہنگائی بڑھی ہے۔ آپ کے سامنے نہرو جی کے ایک اور بیان کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آج کل آپ لوگ کسی نہ کسی پریشانی میں ہیں، مہنگائی کی وجہ سے کچھ تو بے بسی ہے، اس پر مکمل قابو پانے کی بات نہیں ہو رہی ہے، حالانکہ ہمارے دور میں یہ قابو میں آجائے گا۔ 10 سال کے بعد بھی مہنگائی کے وہی گیت کہے گئے تھے اور یہ کس نے کہا تھا پھر سے یہ نہرو جی نے کہا تھا انہیں کی مدت کار میں۔ اس وقت انہیں ملک کے وزیراعظم رہتے 12 سال ہو چکے تھے لیکن ہر بار مہنگائی قابو میں نہیں آرہی ہے، مہنگائی کی وجہ سے آپ کو مشکلات کا سامنا ہے، اسی کے گیت گاتے رہے تھے۔

اب میں ایک اور تقریر کا حصہ پڑھ رہا ہوں۔ جب ملک ترقی کرتا ہے تو قیمتیں بھی کسی حد تک بڑھ جاتی ہیں، ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کو کیسے کنٹرول کیا جائے۔ یہ کس نے کہا تھا اندرا گاندھی جی نے یہ کہا تھا۔ 1974 میں جب انہوں نے ملک بھر کے تمام دروازے مقفل کر دیئے تھے اور لوگوں کو جیلوں میں ڈال دیا تھا۔ 30 فیصد مہنگائی تھی، 30 فیصد۔

ان کی تقریر میں یہاں تک کہا گیا کہ اگر زمین نہ ہو یعنی کچھ پیداوار کے لیے زمین نہ ہو تو اپنے گملوں اور کنستروں میں سبزیاں اگائیں۔ اعلیٰ عہدوں پر فائز لوگ ایسے مشورے دیتے تھے۔ جب ہمارے ملک میں مہنگائی سے متعلق دو گانے سپرہٹ ہوئے تھے۔ ہر گھر میں گایا جاتا تھا۔ ایک مہنگائی مار گئی اور دوسرا مہنگائی ڈائن کھائے جات ہے۔ اور یہ دونوں گانے کانگریس کے دور میں آئے۔

یو پی اے کے دور میں مہنگائی دوہرے ہندسے میں تھی، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور یو پی اے حکومت کی کیا منطق تھی۔ بے حسی؟ کہا گیا کہ مہنگی آئس کریم کھا سکتے ہو تو مہنگائی کا رونا کیوں روتے ہو؟ کانگریس جب بھی آئی ہے اس نے مہنگائی کو ہی مضبوط کیا ہے۔

ہماری حکومت نے مہنگائی کو مسلسل کنٹرول میں رکھا ہے۔ دو دو جنگوں اور 100 سال میں آئے سب سے بڑے بحران کے باوجود مہنگائی قابو میں ہے اور ہم ایسا کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

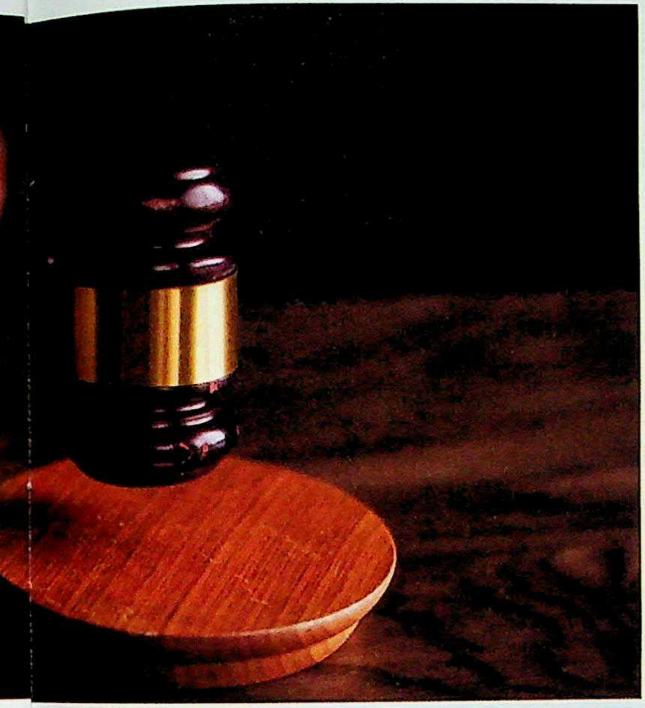

10 سال پہلے ہمارے ایوان میں کیا بحث ہوتی تھی؟ ایوان کا پورا وقت گھوٹالوں پر بحث کرنے میں گزر جاتا تھا۔ مسلسل کارروائی کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ ایوان مطالبہ کرتا رہتا تھا، کارروائی کرو، کارروائی کرو، کارروائی کرو۔ ملک نے وہ دور دیکھا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بدعنوانی اب بیتے دنوں کی بات

یہاں بہت غصے کا اظہار کیا گیا، غصے کا اظہار حتی الامکان سخت الفاظ میں کیا گیا۔ میں ان کا درد سمجھتا ہوں۔ میں ان کی پریشانی اور ان کے غصے کو سمجھتا ہوں کیونکہ تیر نشانے پر لگا ہے۔ ایجنسیاں کرپشن پر ایکشن لے رہی ہیں۔ اس پر بہت غصہ ہے۔ 10 سال پہلے ہمارے ایوان میں کیا بحث ہوتی تھی؟ ایوان کا پورا وقت گھوٹالوں پر بحث کرنے میں گزر جاتا تھا۔ مسلسل کارروائی کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ ایوان مطالبہ کرتا رہا، کارروائی کرو، کارروائی کرو، کارروائی کرو۔ ملک نے وہ دور دیکھا ہے۔ ہر روز کرپشن کی خبریں آتی تھیں۔ اور آج جب بدعنوانوں کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے تو لوگ ان کی حمایت میں ہنگامہ برپا کرتے ہیں۔ ان کے دور میں ایجنسیوں کو صرف سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا۔ انہیں کوئی اور کام کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ اب آپ دیکھئے کہ ان کے دور میں کیا ہوا۔ پی ایم ایل اے ایکٹ کے تحت، ہم نے پہلے کے مقابلے میں دوگنا سے زیادہ مقدمات درج کرائے ہیں۔ کانگریس کے دور میں ای ڈی نے 5 ہزار کروڑ روپے کی جائیداد ضبط کی تھی۔ ہمارے دور میں ای ڈی نے ایک لاکھ کروڑ روپے کے اثاثے ضبط کیے، ملک کی یہ لوٹی ہوئی جائیداد واپس کرنی ہوگی۔ بھاری مقدار میں مال پکڑا جاتا ہے، نوٹوں کے ڈھیر پکڑے جاتے ہیں۔ اور ادھیر بابو بنگال سے آئے ہیں، انہوں نے نوٹوں کے ڈھیر دیکھے ہیں۔ جن کے گھروں سے پکڑے گئے۔ نوٹوں کے ان ڈھیروں کو دیکھ کر ملک حیران ہے۔ لیکن اب آپ عوام کو بے وقوف نہیں بنا سکتے، عوام دیکھ رہی ہے کہ کس طرح یو پی اے حکومت میں بدعنوانی کی بات ہوتی تھی، اس کی کل رقم 10 سے 15 لاکھ کروڑ روپے تھی، اس پر بحث ہوتی تھی۔

غریبوں کو 1 روپئے میں 15 پیسے نہیں

صد فیصد مل رہے ہیں

ہم نے لاکھوں کروڑ کے گھوٹالے ایکسپوز کئے، وہ ساری رقم غریبوں کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کی۔ اب بچولیوں کے لیے غریبوں کو لوٹنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ہم نے ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر، جن دھن اکاؤنٹ، آدھار، موبائل کی طاقت کو پہچان لیا ہے۔ ہم نے 30 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ رقم براہ راست لوگوں کے کھاتوں میں منتقل کی ہے۔ کانگریسی وزیر اعظم نے کہا تھا کہ ایک روپیہ بھیجیں تو 15 پیسے پہنچتے ہیں، اگر میں اس کے حساب سے دیکھتا ہوں تو ہم نے جو 30 لاکھ روپے بھیجے اگر ان کا دور ہوتا تو حساب لگائیں کہ کتنے پیسے کہاں چلے جاتے۔ 15 فیصد مشکل سے عوام تک پہنچتا، باقی سب کہاں چلا جاتا، پتہ نہیں۔

ہم نے 10 کروڑ فرضی نام ہٹا دیے، اب لوگ پوچھتے ہیں کہ پہلے یہ تعداد اتنی تھی، کم کیوں ہوئی، آپ نے ایسا نظام بنایا تھا کہ جو بیٹی پیدا نہیں ہوئی، اسے آپ کی جگہ سے بیوہ پنشن دی گئی۔ اور اس طرح کی سرکاری اسکیموں کو مارنے کے جو راستے تھے، 10 کروڑ فرضی ناموں کو بند کئے، یہی مسئلہ ہے، ہے نا، ان چیزوں کا۔ کیونکہ ان کی روزمرہ کی آمدنی بند ہو گئی ہے۔

ان فرضی ناموں کو ہٹا کر ہم نے تقریباً 3 لاکھ کروڑ روپے فرضی ہاتھوں میں جانے سے بچائے ہیں۔ ہم نے ملک کے ٹیکس دہندگان کے ایک ایک پیسے کو بچانے اور اس کے درست استعمال میں اپنی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

زندگی صرف کردی ہے۔

بدعنوانی کی عزت افزائی کرنے والے آئندہ نسل کو کیا ترغیب دینا چاہ رہے ہیں؟

تمام سیاسی جماعتوں کو بھی سوچنے کی ضرورت ہے اور معاشرے میں بیٹھے لوگوں کو بھی ان کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ آج ملک کی بدقسمتی ہے کہ پہلے بھی کلاس روم میں کوئی چوری کرتا تھا یا نقل کرتا تھا تو وہ بھی 10 دن تک کسی کو منہ نہیں دکھاتا تھا۔ آج جن پر کرپشن کے الزامات ہیں، جن پر ثابت ہو چکے ہیں، جو جیلوں میں وقت گزار کر پیرول پر آئے ہیں، آج واشنگ مشین سے بھی بڑا کندھے پر لے کر عزت افزائی کر رہے ہیں ایسے چوروں کی عوامی زندگی میں۔ آپ ملک کی آنے والی نسل کو کون سا کلچر اور کیا ترغیب دینا چاہتے ہیں، کون سے راستے اور کون سی مجبوریاں ہیں؟ اور ایسے لوگوں کی عزت افزائی کیوں کی جارہی ہے، انہیں عظیم کہا جارہا ہے۔ عزت مآب اسپیکر جہاں آئین کی حکمرانی ہو، جہاں جمہوریت ہو، وہاں ایسی باتیں زیادہ دیر نہیں چل سکتیں۔ یہ لوگ اپنی تباہی کے خط پر دستخط کر رہے ہیں۔

تحقیقات کرنا ان ایجنسیوں کا کام ہے۔ ایجنسیاں خود مختار ہیں اور آئین نے انہیں خود مختار رکھا ہے۔ اور فیصلہ کرنا جج کا کام ہے اور وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور جناب اسپیکر، میں اس مقدس ایوان میں اس بات کا اعادہ کرنا چاہوں گا کہ جس کو جتنا ظلم مجھ پر کرنا ہے کر لے، کرپشن کے خلاف میری جنگ جاری رہے گی۔ ملک کو لوٹنے والوں کو پیسہ واپس کرنا ہوگا۔ میں اس ایوان سے ملک سے یہ وعدہ کرتا ہوں۔ جو الزام لگانا چاہے لگالے لیکن ملک کو لوٹنے نہیں دیں گے اور جو لوٹا ہے اسے واپس کرنا ہوگا۔

دہشت گردی پر کلی عدم برداشت کی دہائی

ملک میں امن وامان کا احساس ہے۔ گزشتہ دس برسوں کے مقابلے میں یقیناً ملک سیکورٹی کے میدان میں مضبوط ہوا ہے۔ دہشت گردی اور نکسل ازم اب ایک چھوٹے سے علاقے تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ لیکن دہشت گردی کے خلاف بھارت کی زیرو ٹالرنس پالیسی کی وجہ سے آج پوری دنیا بھارت کی اس پالیسی پر عمل کرنے پر مجبور ہے۔ آج،

ہندوستان کی فوجیں سرحدوں سے لے کر سمندر تک اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ہمیں اپنی فوج کی بہادری پر فخر ہونا چاہیے۔ ہم ان کی حوصلہ شکنی کی کتنی ہی کوشش کریں، مجھے اپنی فوج پر بھروسہ ہے، میں نے ان کی طاقت دیکھی ہے۔ کچھ سیاستداں فوج کے لیے ہلکے پھلکے الفاظ بول دیتے ہیں اور وہ یہ سوچتے ہیں کہ اس سے میرے ملک کی فوج کے حوصلے پست ہوں گے تو ان کی یہ خام خیالی ہے۔ وہ ملک کا مزاج خراب نہیں کر سکتے اور اگر اس قسم کی زبان کسی کا ایجنٹ بن کر کہیں سے اٹھتی ہے تو ملک اسے کبھی قبول نہیں کر سکتا۔ اور جو کھلے عام ملک میں الگ ملک بنانے کی وکالت کرتے ہیں، اتحاد کی بات تو چھوڑیں، اسے توڑنے کی کوششیں ہو رہی ہیں، آپ نے ملک کے اتنے ٹکڑے کر دیے ہیں، اور مزید ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں، کب تک ایسا کرتے رہیں گے؟

آرٹیکل 370 کی منسوخی سے جموں وکشمیر اور لداخ میں غیر معمولی ترقی کا نیا دور

اگر اسی ایوان میں کشمیر پر بات ہوتی تھی تو ہر وقت تشویش کی آواز آتی تھی، ہلچل ہوتی تھی، الزامات اور جوابی الزامات ہوتے تھے۔ آج جموں وکشمیر میں بے مثال ترقی کی بات کی جارہی ہے اور فخر کے ساتھ کی جارہی ہے۔ سیاحت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ جی 20 سربراہی اجلاس وہاں ہوتا ہے، آج پوری دنیا اس کی تعریف کرتی ہے۔ انہوں نے آرٹیکل 370 کو لے کر کیسا ہنگامہ کھڑا کر دیا ہے۔ جس طرح کشمیری عوام نے اسے قبول کیا ہے قابل تعریف ہے، اور آخر یہ مسئلہ کس کی وجہ سے پیدا ہوا، کس نے ملک پر تھوپا ہے، کس نے ہندوستان کے آئین میں ایسی دراڑ پیدا کی تھی؟

اگر نہرو جی کا نام لیا جائے تو ان کو برا لگتا ہے، لیکن کشمیر کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑا، اس کی جڑ میں ان کی یہ سوچ تھی اور اسی کا خمیازہ ملک کو بھگتنا پڑا ہے۔ نہرو جی کی غلطیوں کی بھاری قیمت جموں وکشمیر اور ملک کے لوگوں کو چکانی پڑی ہے۔ بھلے ہی ان کی غلطی ہو لیکن ہم مشکلات کا سامنا کرنے کے بعد بھی اپنی غلطیوں کو درست کرنے کی کوشش جاری رکھیں گے، ہم رکنے والے نہیں ہیں۔ ہم وہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

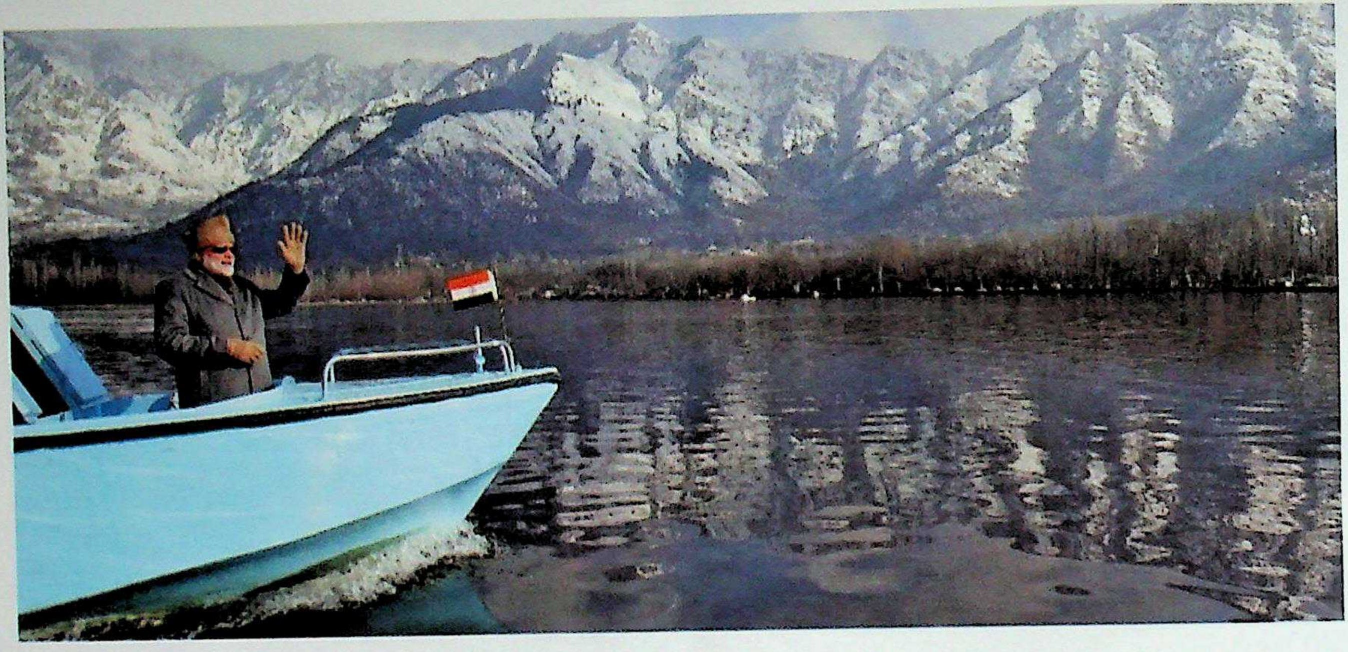

لوگ ہیں جو ملک کے لیے کام کرنے نکلے ہیں۔ ہمارے لیے ملک سب سے پہلے ہے۔

آپ خواہ جتنے پتھر اچھالیں، ہر پتھر خوشحال بھارت، ترقی یافتہ بھارت کے خواب کے لئے لگاؤں گا

میں تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے گزارش کروں گا، میں تمام معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ ہندوستان میں ایک بہت بڑا موقع آیا ہے۔ عالمی ماحول میں ہندوستان کے لیے ایک بڑا موقع آیا ہے، ایک نئے اعتماد کے ساتھ آگے بڑھنے کا موقع آیا ہے۔ سیاست اپنی جگہ، الزامات اور جوابی الزامات اپنی جگہ، لیکن ملک سے بڑی کوئی چیز نہیں۔ اور اس لیے آئیں، میں آپ کو دعوت دیتا ہوں، آئیے ملک کی تعمیر کے لیے کندھے سے کندھا ملا کر آگے بڑھیں۔ سیاست میں آپ چاہے کہیں بھی ہوں، ملک کی تعمیر میں آگے بڑھنے میں کوئی رکاوٹ درپیش نہیں ہوتی ہے۔ آپ اس راستے کو مت چھوڑئے۔ میں آپ کا تعاون مانگ رہا ہوں، میں بھارت ماتا کی فلاح وبہبود کے لیے آپ کا تعاون مانگ رہا ہوں۔ دنیا میں جو موقع آیا ہے اس سے فائدہ اٹھانے میں، میں آپ سے تعاون مانگ رہا ہوں۔ میں آپ کا تعاون چاہتا ہوں کہ 140 کروڑ ہم وطنوں کی زندگیوں کو مزید خوشحال اور خوشگوار بنایا جائے۔ لیکن اگر آپ تعاون نہیں کر سکتے اور آپ کا ہاتھ اینٹ پھینکنے پر ہی مصر ہے تو لکھ کر رکھئے، میں ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد مضبوط کرنے کے لیے آپ کی ہر اینٹ اٹھاؤں گا۔ میں ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے خواب کی بنیاد کو مضبوط کرنے کے لئے آپ کا ہر پتھر رکھوں گا اور ہم ملک کو اس خوشحالی کی طرف لے جائیں گے۔ جتنے پتھر اچھالنے ہیں اچھال لیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا ہر پتھر ہندوستان، خوشحال ہندوستان، ترقی یافتہ ہندوستان کے خواب کو پورا کرنے کے لئے استعمال ہوگا۔

یہ نامدار ہیں، ہم کامدار ہیں

میں جانتا ہوں، میں اپنے دوستوں کی تکلیفوں کو جانتا ہوں۔ لیکن وہ جو کچھ بھی بولتے ہیں، میں دکھی نہیں ہوتا ہوں اور دکھی ہونا بھی نہیں چاہیے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ نامدار ہیں، ہم کامدار ہیں۔ اور ہم کامداروں کو تو نامداروں سے سننی ہی پڑتی ہے۔ اس لیے نامدار کچھ بھی کہتے رہیں، انہیں کچھ بھی کہنے کا تو پیدائشی حق ملا ہوا ہے اور ہم کامداروں کو سننا ہوتا ہے، ہم سنتے بھی رہیں گے اور ملک کو آگے بڑھاتے رہیں گے۔●

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Edu

گزشتہ 10 سال حکومت کے تاریخی فیصلوں کے لئے جانے جائیں گے کیونکہ سب کا ساتھ، سب کا وکاس کوئی نعرہ نہیں، مودی کی گارنٹی ہے۔

مودی 3.0 ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد مضبوط کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گا

پارلیمنٹ سے صدر جمہوریہ کا 2024 کا خطاب ہندوستان کی بڑھتی خوداعتمادی، امید افزا مستقبل اور عوام کی بے پناہ صلاحیتوں پر زور دینے والا ہے کیونکہ پچھلے 10 سالوں میں ہندوستان فریجائل فائیو اور پالیسی پیرالیسس کے دنوں سے نکل کر سر کردہ 5 معیشتوں میں شامل ہو چکا ہے۔ پچھلے 10 سال پالیسی اور تعمیر کے، یہ نئے ہندوستان کی نئی سمت دکھانے کے لئے ہے، وہیں اب آئندہ پانچ سالوں میں ہندوستان کی بنیاد مضبوط ہو گی اور 2047 تک پہنچتے پہنچتے، ملک اس سنہری دور کو دوبارہ جینا شروع کر دے گا۔ راجیہ سبھا میں صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنی تیسری میعاد کا خاکہ بھی پیش کیا اور اپنی ہر سانس کو 2047 کے ترقی یافتہ ہندوستان کے ویژن کی تکمیل کے لئے وقف کر دینے کی عہد بستگی ظاہر کی، تاکہ آنے والی صدیاں اس سنہری دور کو تاریخ میں یاد رکھیں۔

hi Mehr... ...ge Of Education Bantalab Jammu

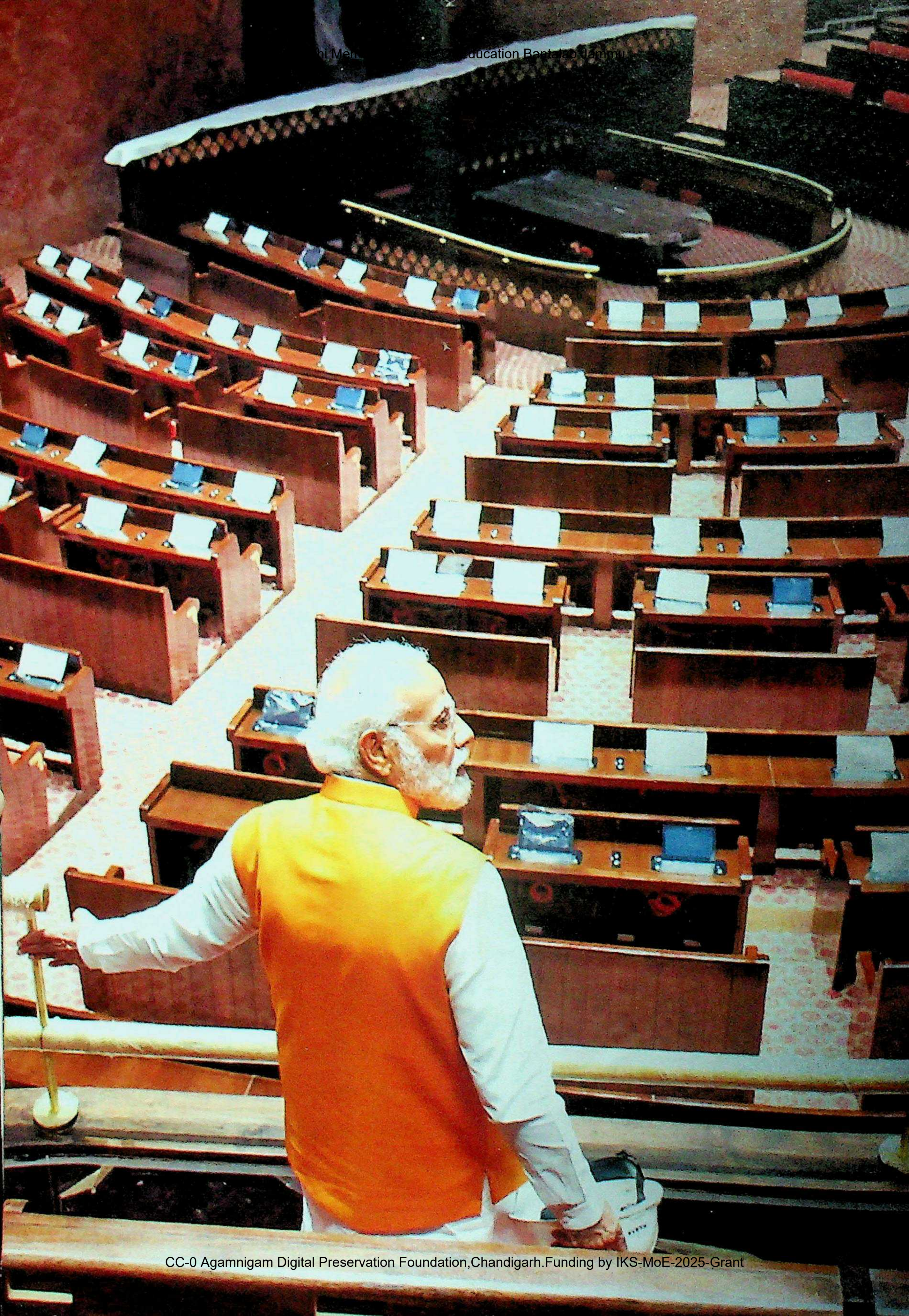

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

75واں جمہوریہ ترقی یافتہ ہندوستان کے لئے سنگ میل

یہ 75 واں یوم جمہوریہ اپنے آپ میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ آئین کے سفر کے اس اہم مرحلے پر صدر جمہوریہ کی تقریر ایک تاریخی اہمیت رکھتی ہے۔ اپنی تقریر میں انہوں نے ہندوستان کی خود اعتمادی کے بارے میں بات کی اور ہندوستان کے روشن مستقبل پر اعتماد کا اظہار کیا اور ہندوستان کے کروڑوں لوگوں کی صلاحیتوں کا اظہار بہت کم الفاظ میں کیا لیکن بہت شاندار انداز میں کیا۔ میں صدر جمہوریہ کے اس متاثر کن خطاب اور قوم کو رہنمائی کرنے اور وکست بھارت کے عزم کو مضبوطی فراہم کرنے کے لئے ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

400 سیٹوں کا آشیر واد

اس بحث کو تقویت بخشنے کی کوشش کرنے والے تمام معزز ارکان کا بھی میں تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کچھ ساتھیوں کے لیے تنقید کرنا اور تلخ کلامی کرنا ان کی مجبوری تھی، میں ان سے بھی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ میں اس دن تو کہہ نہیں سکا، لیکن میں کھڑگے جی کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں کھڑگے جی کو بہت غور سے سن رہا تھا اور ایسا لطف آیا۔ ایسا لطف آیا...... ایسا بہت کم ملتا ہے۔ لوک سبھا میں تو کبھی کبھی مل جاتا ہے، لیکن آج کل وہ دوسری ڈیوٹی پر ہیں تو تفریح کم ملتی ہے۔ لیکن لوک سبھا میں جو تفریح کی کمی کا احساس ہو رہا ہے اس دن آپ نے پوری کر دی اور مجھے خوشی اس بات کی تھی کہ محترم کھڑگے جی کافی دیر تک، بہت آرام سے اور سکون سے بول رہے تھے، انہیں بولنے کے لئے کافی وقت دیا گیا، تو میں سوچ رہا تھا کہ آزادی ملی کیسے، اتنا بولنے کی آزادی ملی کیسے؟ میں اس بارے میں سوچ رہا تھا، لیکن بعد میں میرے ذہن میں آیا کہ دو اسپیشل کمانڈر جو رہتے ہیں نا، اس دن وہاں نہیں تھے، وہ آج کل نہیں رہتے۔ اسی لیے محترم کھڑگے جی نے آزادی کا بھر پور فائدہ اٹھایا۔ مجھے لگتا ہے، اس دن کھڑگے جی نے سنیما کا ایک گانا ضرور سنا ہوگا، ایسا موقع پھر کہاں ملے گا۔ اب کھڑگے جی بھی ایمپائر نہیں ہیں، کمانڈو زنہیں ہیں، اس لیے چوکے اور چھکے مارنے میں ان کو مزہ آ رہا تھا۔ لیکن ایک بات خوشی کی رہی۔ انہوں نے این ڈی اے کو جو 400 سیٹوں کے لیے آشیر واد دیا تھا اور میں کھڑگے جی کے اس آشیر واد کو، آپ کے آشیر واد میرے سر اور آنکھوں پر۔ اب اگر آپ آشیر واد واپس لینا چاہتے ہو تو واپس لے سکتے ہیں کیونکہ اپنے لوگ تو آ چکے ہیں۔

ملک کے عوام کی آواز ہی میری طاقت

مجھے واضح طور پر یاد ہے گزشتہ سال کا وہ واقعہ جب ہم اس ایوان میں

400 سیٹ این ڈی ای کے لیے آشیر واد دیا تھا اور میں کھڑگے جی کے اس آشیر واد کو، آپ کے آشیر واد میرے سر اور آنکھوں پر۔ اب اگر آپ آشیر واد واپس لینا چاہتے ہیں تو واپس لے سکتے ہیں کیونکہ اپنے لوگ تو آچکے ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

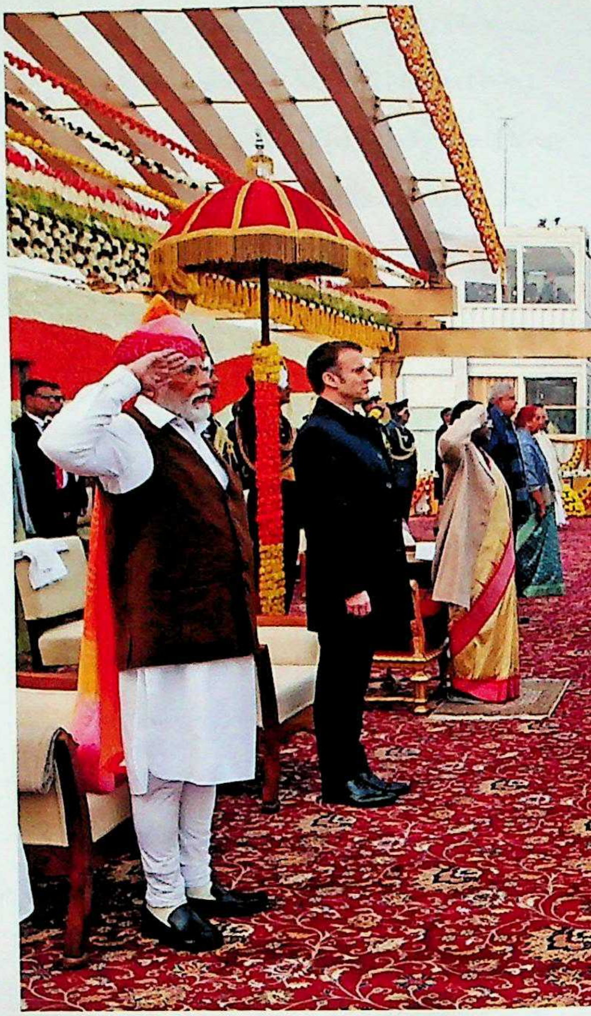

بیٹھتے تھے اور ملک کے وزیراعظم کی آواز کا گلا گھونٹنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی تھی۔ ہم آپ کی ہر بات بڑے تحمل اور عاجزی سے سنتے رہے۔ لیکن آپ یہاں ہماری بات سننے کے لیے تیار نہیں ہیں لیکن آپ میری آواز کو دبا نہیں سکتے۔ ملک کے عوام نے اس آواز کو طاقت دی ہے۔ یہ آواز ملک کے عوام کے آشیرواد سے نکل رہی ہے۔ اس بار میں بھی پوری تیاری کے ساتھ آیا ہوں۔ میں نے اس وقت سوچا تھا کہ شاید آپ جیسا شخص اگر ایوان میں آیا ہے تو ایوان کی تعظیم کرے گا، لیکن آپ لوگوں نے ڈیڑھ پونے دو گھنٹے تک مجھ پر کیا ظلم کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد بھی میں نے ایک بھی لفظ کی مریادا نہیں توڑی۔

اپوزیشن کے تئیں ہمدردی

میں نے بھی ایک دعا کی ہے۔ آپ بھی دعا کر سکتے ہیں، میں تو دعا کرتا رہتا ہوں۔ آپ کو مغربی بنگال سے جو چیلنج ملا ہے وہ یہ ہے کہ کانگریس 40 کو پار نہیں کر پائے گی۔ میری دعا ہے کہ آپ 40 کو بچا سکیں۔ ہمیں بہت کچھ کہا گیا ہے اور ہم نے سنا ہے۔ جمہوریت میں آپ کو کہنے کا حق ہے اور سننا ہماری ذمہ داری ہے۔ اور آج جو کچھ بھی کہا گیا ہے، اس کو مجھے ملک کے سامنے رکھنا چاہیے اور اس لیے میں کوشش کروں گا۔ یہ جب سنتا ہوں، ادھر بھی سنا، ادھر بھی سنا، میرا یقین پختہ ہے کہ پارٹی سوچ سے بھی آؤٹ ڈیٹیڈ ہوگئی ہے اور جب سوچ آؤٹ ڈیٹیڈ ہوگئی تو انہوں نے اپنا کام بھی آؤٹ سورس کر لیا۔ اتنی دہائیوں سے ملک پر حکمرانی کرنے والی پارٹی کا ایسا زوال، ایسی تنزلی دیکھ کر ہمیں خوشی نہیں ہو رہی ہے۔ ہماری آپ کے تئیں ہمدردی ہے۔ لیکن ڈاکٹر کیا کرے گا جی، مریض خود، آگے کیا بولوں۔

جب ملک کے آئین، جمہوریت کے وقار کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کر دیا گیا تھا

یہ درست ہے کہ آج بہت سی بڑی باتیں کہی جا رہی ہیں، ہم سننے کی طاقت بھی کھو چکے ہیں، لیکن میں آپ سے یہ ضرور کہوں گا کہ معاملہ ملک کے سامنے رکھیں۔ جس کانگریس نے اپنے اقتدار کے لالچ میں جمہوریت کا کھلے عام گلا گھونٹ دیا، جس نے جمہوری طور پر منتخب حکومتوں کو راتوں رات درجنوں بار تحلیل اور برطرف کیا، جس نے ملک کے آئین اور جمہوریت کے وقار کو طاق پر رکھ کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کر دیا تھا۔ جس نے اخبارات پر تالے لگانے کی کوشش بھی کی تھی، اب آج جو کانگریس ملک کو توڑنے کے بیانیہ گڑھنے کا نیا شوق ان کو پیدا ہوا ہے۔ اتنا توڑا کم نہیں ہے، اب شمال جنوب کو توڑنے کے بیانات دیئے جا رہے ہیں؟ اور یہ کانگریس ہمیں جمہوریت اور وفاقیت پر لیکچر دے رہی ہے؟

ذات پات، تشدد، علیحدگی پسندی، داخلی سلامتی

وہ کانگریس جس نے ذات پات اور زبان کے نام پر ملک کو تقسیم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، وہ کانگریس جس نے اپنے مفاد میں دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کو پنپنے دیا، وہ کانگریس جس نے شمال مشرق کو تشدد، علیحدگی پسندی اور پسماندگی کی طرف دھکیل دیا۔ کانگریس جس کے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دور حکومت میں نکسل ازم نے ملک کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج پیدا کیا، وہ کانگریس جس نے ملک کی ایک بہت بڑی زمین دشمنوں کے حوالے کر دی، وہ کانگریس جس نے ملک کی فوجوں کی جدید کاری کو روکا، وہ آج ہمیں قومی سلامتی اور داخلی سلامتی پر تقریریں کر رہی ہے؟ کانگریس جو آزادی کے بعد سے ہی اس الجھن میں رہی کہ صنعت ضروری ہے یا کاشت کاری ضروری ہے۔ کانگریس جو یہ فیصلہ نہیں کر سکی کہ نیشنلائزیشن کیا جائے یا پرائیویٹائزیشن۔ کانگریس جو 10 سال میں 12 نمبر سے 11 نمبر پر معاشی نظام لے آ پائی، 10 سال میں 12 نمبر سے 11 نمبر۔ جبکہ 12 سے 11 نمبر پر آنے کے لیے زیادہ محنت درکار نہیں ہوتی ہے، جیسے جیسے آپ ترقی کرتے ہیں، محنت بڑھتی جاتی ہے، ہم 10 سال میں 5 ویں نمبر پر لے آئے اور یہ کانگریس ہمیں یہاں معاشی پالیسیوں پر لمبی لمبی تقریریں کر رہی ہے؟

پسماندہ طبقوں کے ساتھ ناانصافی، امبیڈکر کو نہیں، کنبے کو دیتے رہے بھارت رتن

جس کانگریس نے او بی سی کو مکمل ریزرویشن نہیں دیا، جس نے عام زمرے کے غریبوں کو کبھی ریزرویشن نہیں دیا، جس نے بابا صاحب کو بھارت رتن دینے کے لائق نہیں سمجھا، وہ بابا صاحب کے بجائے اپنے ہی خاندان کو بھارت رتن دیتی رہی۔ جس کانگریس نے ملک کی سڑکوں، چوکوں اور چوراہوں پر اپنے ہی خاندان کے نام پر پارک بنائے ہیں، وہ ہمیں نصیحت کر رہی ہے؟ وہ ہمیں سماجی انصاف کا سبق سکھا رہی ہے؟ جس کانگریس کے اپنے لیڈر کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، اپنی پالیسی کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، وہ مودی کی گارنٹی پر سوال اٹھا رہی ہے۔ یہاں ایک شکایت تھی اور ان کو لگتا ہے کہ ہم ایسا کیوں کہتے ہیں، ہم ایسا کیوں دیکھ رہے ہیں۔ ملک اور دنیا، ان کے 10 سالہ دور کو اس طرح کیوں دیکھتی تھی، ملک کیوں ناراض ہوا، اتنا غصہ ملک کو کیوں آیا، محترم چیئرمین صاحب، سب کچھ ہمارے کہنے سے نہیں ہوا ہے، خود کے اعمال کا ثمرہ اور اب تو نظر آ رہے ہیں، وہ کوئی دوسرے جنم میں نہیں ہوتے ہیں، اسی جنم میں ہیں۔

فریجائل فائیو بنام فیصلہ کن فیصلوں کے 10 سال

ہم کسی کو برا نہیں کہتے ہیں، ہمیں کیوں برا کہنا چاہیے، جب انہی کو لوگوں نے بہت کچھ کہا ہو تو مجھے کیا کہنے کی ضرورت ہے۔ میں ایوان کے سامنے ایک قسم کا بیان رکھنا چاہتا ہوں۔ میں پہلا اقتباس پڑھ رہا ہوں اراکین جانتے ہیں، یہ ایک اقتباس ہے، اراکین جانتے ہیں کہ ہماری ترقی کی رفتار کم ہوئی ہے اور مالیاتی خسارہ بڑھ گیا ہے، مہنگائی کی شرح پچھلے 2

اب میں تیسرا اقتباس پڑھوں گا- ایک ترمیم کی کچھ سطریں ہیں، اس کو بھی آپ سنیں- ٹیکس وصولی میں بدعنوانی ہوتی ہے، اس کے لیے جی ایس ٹی لانا چاہئے، راشن اسکیم میں لیکیج ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ملک کا غریب ترین سب سے زیادہ متاثر ہے، اس کو روکنے کے لیے حل تلاش کرنے ہوں گے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سال سے مسلسل بڑھ رہی ہے۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ ہماری توقعات سے بڑھ گیا ہے۔ یہ اقتباس میں نے پڑھا ہے۔ یہ کسی بی جے پی لیڈر کا اقتباس نہیں ہے۔ یو پی اے حکومت کے 10 سال پر اس وقت کے قابل احترام وزیر اعظم رہے جناب منموہن سنگھ نے کہا تھا اور اپنے دور حکومت میں کہا۔ یہ حالت تھی، انہوں نے بیان کیا تھا۔

اب میں دوسرا اقتباس پڑھ رہا ہوں- ملک میں بڑے پیمانے پر ناراضگی ہے، عوامی عہدوں کے غلط استعمال پر شدید ناراضگی ہے۔ اداروں کا کیسے غلط استعمال ہوتا تھا یہ اس وقت بھی میں نے نہیں کہا، یہ اس وقت کے وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کہہ رہے تھے۔ اس وقت کرپشن کے حوالے سے پورا ملک سڑکوں پر تھا۔ گلی گلی میں تحریکیں چل رہی تھیں۔

اب میں تیسرا اقتباس پڑھوں گا - ایک ترمیم کی کچھ سطریں ہیں، اسے بھی آپ سنیں۔ ٹیکس وصولی میں کرپشن ہوتا ہے، اس کے لیے جی ایس ٹی لانا چاہئے، راشن اسکیم میں لیکیج ہوتا ہے، جس کی وجہ سے ملک کا غریب ترین سب سے زیادہ متاثر ہے، اس کو روکنے کے لیے حل تلاش کرنے ہوں گے۔ سرکاری ٹھیکے کیسے دیئے جا رہے ہیں اس پر شک ہوتا ہے۔ یہ بات بھی اس وقت کے وزیر اعظم محترم منموہن سنگھ نے کہی تھی اور اس سے پہلے ایک اور وزیر اعظم نے کہا تھا کہ ایک روپیہ دہلی سے جاتا ہے اور وہاں 15 پیسے پہنچتے ہیں۔ بہتری، بیماری کا پتہ تھا، بہتر کرنے کی کوئی تیاری نہیں تھی اور آج بڑی بڑی باتیں کہی جا رہی ہیں۔ کانگریس کی 10 سالہ تاریخ دیکھ لیں۔ ہندوستان دنیا میں پانچ سب سے نازک معیشت والے ممالک میں شمار ہوتا تھا۔ پالیسی مفلوج ہو جانا ان کی پہچان بن چکی تھی اور ہمارے 10 سال کے دور اقتدار میں سر فہرست پانچویں نمبر کی معیشت میں ملک کا شمار ہو گیا ہے۔ یہ 10 سال ہمارے بڑے اور فیصلہ کن فیصلوں کے لیے یاد رکھے جائیں گے۔

جب آزادی کے بعد بھی ملک میں غلامی کی ذہنیت کو ملتا رہا فروغ

ہم نے بہت محنت اور سوچ سمجھ کر ملک کو اس مشکل دور سے نکالا ہے۔ یہ ملک ایسے ہی آشیرواد نہیں دے رہا ہے۔ یہاں ایوان میں انگریزوں کو یاد کیا گیا۔ بادشاہوں اور مہاراجوں کا اس وقت انگریزوں سے گہرا تعلق تھا۔ تو اب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ انگریزوں سے کون متاثر تھا۔ میں یہ تو

نہیں پوچھوں گا کہ کانگریس پارٹی کو کس نے جنم دیا تھا۔ آزادی کے بعد بھی ملک میں غلامی کی ذہنیت کو کس نے پروان چڑھایا؟ اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو آپ نے انگریزوں کے بنائے گئے پینل کوڈ کو کیوں نہیں بدلا۔

اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو انگریزوں کے دور کے سینکڑوں قوانین کیوں چلتے رہے؟ اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو اتنی دہائیوں کے بعد بھی لال بتی کا کلچر کیوں جاری رہا؟ اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو ہندوستان کا بجٹ شام 5 بجے اس لئے آتا تھا کیونکہ برطانوی پارلیمنٹ کا صبح شروع ہونے کا وقت ہوتا تھا۔ آپ نے برطانوی پارلیمنٹ کے مطابق شام 5 بجے بجٹ پیش کرنے کی روایت کیوں جاری رکھی؟ انگریزوں سے کون متاثر تھا؟ اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو پھر ہماری فوجوں کے نشانات پر آج بھی غلامی کے نشان کیوں نظر آتے تھے؟ ہم یکے بعد دیگرے ہٹا رہے ہیں۔ اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو پھر راج پتھ کو کرتویہ پتھ بننے کے لئے مودی کا انتظار کیوں کرنا پڑا؟

اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو پھر انڈمان نکوبار جزیرے پر انگریزوں کی حکومت کے آثار کیوں لٹک رہے تھے؟ اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو اس ملک کے فوجی جوان ملک کے لیے مرمٹتے رہے، لیکن آپ فوجیوں کے اعزاز میں ایک وار میموریل بھی نہیں بنا سکے، کیوں نہیں بنایا؟ اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو آپ نے ہندوستانی زبانوں کو احساس کمتری کی نظر سے کیوں دیکھا؟ مقامی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation. ... Funding by IKS-MoE 2025 Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

زبان میں تعلیم کے تعلق سے آپ لوگوں کی بے رخی کیوں تھی؟

اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو پھر آپ کو ہندوستان کو جمہوریت کی ماں کہنے سے کون روکتا تھا؟ آپ کو کیوں محسوس نہیں ہوا کہ دنیا میں، محترم چیئرمین صاحب میں سینکڑوں مثالیں پیش کرسکتا ہوں کہ آپ کس اثرات کے تحت کام کرتے تھے اور ملک کو سنتے ہوئے یہ ساری باتیں یاد آنے والی ہیں۔

جب ہندوستان کی ثقافت اور سنسکار کے ماننے والوں کو احساس کمتری کی نظر سے دیکھا جاتا تھا...

میں ایک اور مثال دینا چاہتا ہوں۔ کانگریس نے بیانیہ پھیلایا اور اس بیانیے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستانی ثقافت اور اقدار پر یقین رکھنے والے لوگوں کو احساس کمتری کی نظر سے دیکھا جانے لگا، دقیانوسی سمجھا جانے لگا اور یوں صورتحال ہمارے ماضی کے ساتھ ناانصافی پر آ گئی ہے۔ اگر آپ اپنی رسومات اور اچھی روایات کو گالی دیتے ہیں تو آپ ترقی پسند ہیں، ملک میں اس قسم کا بیانیہ تیار ہونے لگا اور دنیا اچھی طرح جانتی ہے کہ اس کی قیادت کہاں ہوتی تھی۔ یہ اسٹیٹس بنادیا گیا تھا کہ دوسرے ممالک سے امپورٹ کرنے پر فخر کیا جائے اور اگر انڈیا کی کوئی چیز ہے تو وہ دوسرے درجے کی ہے۔ یہ اسٹیٹس سمبل باہر سے آیا، میڈ ان فارن اسٹیٹس بنادیا تھا۔ آج بھی یہ لوگ ووکل فار لوکل کہنے سے گریز کررہے ہیں، کام میرے ملک کے غریبوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہوتا ہے۔ آج ان کے منہ سے خود کفیل ہندوستان کی بات نہیں نکلتی۔ آج جب کوئی میک ان انڈیا کہتا ہے تو اس کے پیٹ میں چوہے دوڑنے لگتے ہیں۔

اگر آپ انگریزوں سے متاثر نہیں تھے تو پھر آپ کو ہندوستان کو جمہوریت کی ماں کہنے سے کون روکتا تھا؟ آپ کو کیوں محسوس نہیں ہوا کہ دنیا میں، محترم چیئرمین صاحب میں سینکڑوں مثالیں پیش کرسکتا ہوں کہ آپ کس اثرات کے تحت کام کرتے تھے اور ملک کو سنتے ہوئے یہ ساری باتیں یاد آنے والی ہیں۔

ملک یہ سب دیکھ چکا ہے اور اب سمجھ بھی چکا ہے اور اس کا خمیازہ آپ برداشت بھی کررہے ہیں۔

چار ستونوں کی مضبوطی سے ترقی یافتہ ہندوستان کی سمت تیزی سے بڑھے گا ملک

صدر جمہوریہ نے اپنے خطاب میں ہم سب کو صرف چار بڑی ذاتوں کے بارے میں تفصیل سے مخاطب کیا تھا۔ نوجوان، خواتین، غریب اور ہمارے کسان۔ ہم جانتے ہیں کہ ان کے مسائل اور خواب زیادہ تر ایک جیسے ہوتے ہیں اور اگر ان کا حل تلاش کیا جائے تو 20-19 فیصد کا معمولی فرق ہوگا، لیکن ان چاروں طبقوں کے حل کے راستے بھی ایک ہیں۔ اس لیے انھوں نے قوم کی بہت ہی مناسب رہنمائی کی ہے کہ ان چار ستونوں کو مضبوط کریں، ملک ایک وکست بھارت کی طرف تیز رفتاری سے آگے بڑھے گا۔ اگر ہم 21ویں صدی میں ہیں اور ہم اس صدی میں 2047 تک وکست بھارت کا خواب پورا کرنا چاہتے ہیں تو 20ویں صدی کی سوچ کام نہیں کرسکتی۔ 20ویں صدی کا بے لوث ایجنڈا، میں اور میرا والا جو کھیل ہے نا وہ ملک کو 21ویں صدی میں ایک خوشحال اور ترقی یافتہ ہندوستان نہیں بنا سکتا۔ کانگریس، ان دنوں کافی باتیں ہورہی ہیں، پتہ نہیں کیوں ایک بار پھر ذات کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ لیکن اگر ان کو ضرورت پڑی ہے تو پہلے ذرا اپنے گریبان میں جھانکیں، انہیں معلوم ہوجائے گا کہ کیا کیا ہے۔

ریزرویشن: امبیڈکر اور نہرو

دلت، پسماندہ اور قبائلی کی کانگریس پیدائش سے ہی ان کی سب سے بڑی مخالف رہی ہے اور میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ اگر بابا صاحب نہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہوتے تو شاید ایس سی/ ایس ٹی کو ریزرویشن ملتا یا نہیں، یہ سوال میرے ذہن میں اٹھتا ہے اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کے پیچھے میرے پاس ثبوت ہیں۔ ان کی سوچ آج کی نہیں، اس وقت سے ایسی ہے، میرے پاس ثبوت ہیں۔ اور میں یہاں ثبوت کے سوا کچھ کہنے نہیں آیا ہوں۔ اور جب باتیں وہاں سے اٹھی ہیں تو پھر تیاری رکھنی چاہئے ان کو اور میرا تعارف تو ہو چکا ہے دس سال ہو گئے۔ ایک بار، اور احترام کے ساتھ، میں ان دنوں نہرو جی کو زیادہ یاد کر رہا ہوں، کیونکہ ہمارے ساتھیوں کو توقع رہتی ہے کہ ذرا ان کو کبھی کبھی بولو کچھ تو بولنا چاہئے۔ اب دیکھئے، ایک دفعہ نہرو جی نے خط لکھا تھا اور یہ خط وزرائے اعلیٰ کو لکھا گیا تھا، میں اس کا ترجمہ پڑھ رہا ہوں، انہوں نے لکھا تھا، یہ وہ خط ہے جو ملک کے وزیر اعظم پنڈت نہرو جی نے اس وقت کے ملک کے وزرائے اعلیٰ کو لکھا تھا۔ یہ آن ریکارڈ ہے۔ میں کسی بھی ریزرویشن کو پسند نہیں کرتا اور خاص طور پر نوکریوں میں ریزرویشن قطعی نہیں، میں ایسے کسی بھی قدم کے خلاف ہوں جس سے نا اہلی کو فروغ ملے اور دوسرے درجے تک پہنچانے میں مجبور کرے۔ یہ پنڈت نہرو کی طرف سے وزرائے اعلیٰ کو لکھا گیا خط ہے اور تب جا کر میں کہتا ہوں، یہ پیدائش سے ہی اس کے مخالف ہیں۔

نہرو جی کہتے تھے، اگر ایس سی، ایس ٹی، او بی سی کو نوکریوں میں ریزرویشن ملے گا تو سرکاری کام کا معیار گر جائے گا اور جو اعداد و شمار آج گنا رہے ہیں نا، اس کی اصل یہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت انہوں نے روک دیا تھا کہ بھرتیاں بالکل نہ کریں۔ اگر وہ اس وقت حکومت میں بھرتی ہوتے اور پروموشن کے ذریعے ترقی کرتے تو آج یہاں تک پہنچ چکے ہوتے۔ میں یہ اقتباس پڑھ رہا ہوں، آپ تصدیق کر سکتے ہیں۔

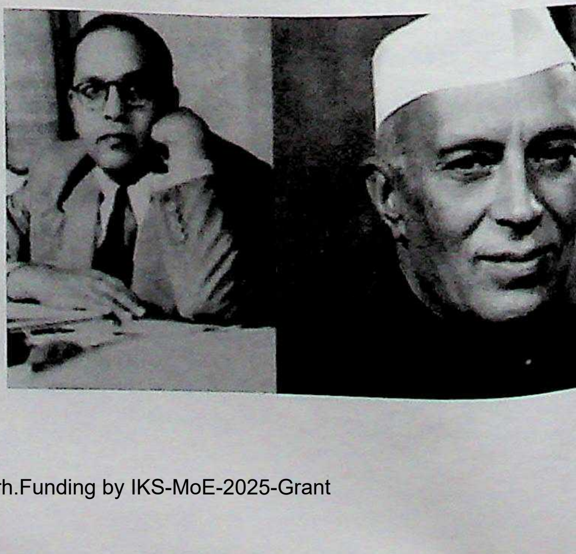

میں پنڈت نہرو کا اقتباس پڑھ رہا ہوں۔

آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد جموں و کشمیر میں ایس سی، ایس ٹی، او بی سی کو ملے حقوق

آپ کو تو معلوم ہے نہرو جی نے جو کہا وہ کانگریس کے لئے ہمیشہ سے پتھر کی لکیر ہوتا ہے۔ نہرو جی نے کہا مطلب پتھر کی لکیر ان کے لئے۔ دکھاوے کے لئے آپ کچھ بھی کہیں، لیکن آپ کی سوچ ایسی کئی مثالوں سے ثابت ہوتی ہے۔ میں کئی مثالیں دے سکتا ہوں، لیکن میں جموں وکشمیر کی ایک مثال ضرور دینا چاہتا ہوں۔ کانگریس نے جموں وکشمیر کے ایس سی، ایس ٹی، او بی سی کو سات دہائیوں تک ان کے حقوق سے محروم رکھا۔ آرٹیکل 370 کو منسوخ کیا گیا، تب اتنی دہائیوں کے بعد ایس سی، ایس ٹی، او بی سی کو وہ حقوق مل گئے جن سے ملک کے لوگ برسوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے، لیکن انہیں روک دیا گیا تھا۔ انہیں جموں و کشمیر میں جنگلات کے حقوق کا ایکٹ ملا ہوا نہیں تھا۔ جموں وکشمیر میں مظالم کی روک تھام کا کوئی قانون نہیں تھا، ہم نے 370 کو ہٹا کر یہ حقوق دیئے۔ ہماری ایس سی برادری میں بھی اگر کوئی نسل پیچھے تھی تو ہماری والمیکی برادری تھی، لیکن سات دہائیوں کے بعد بھی ہمارے والمیکی خاندان جموں وکشمیر میں رہے، لوگوں کی خدمت کرتے رہے، لیکن انہیں ڈومیسائل کا حق نہیں دیا گیا۔ یہ ہے اور آج میں ملک کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ مقامی اداروں میں لوکل سیلف گورنمنٹ میں او بی سی کے ریزرویشن کا بل بھی کل 6 فروری کو لوک سبھا میں پاس ہوا ہے۔

کانگریس اور اس کی حلیف جماعتوں کو ایس سی، ایس ٹی، او بی سی کی بڑی شراکت داری سے ہمیشہ پریشانی رہی ہے۔ انہوں نے بابا صاحب کی سیاست اور بابا صاحب کے نظریات کو ختم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ بیان دستیاب ہے، الیکشن میں جو کچھ کہا گیا وہ بھی دستیاب ہے۔ انہیں بھارت رتن دینے کی بھی کوئی تیاری نہیں تھی۔ وہ بھی بی جے پی کی حمایت سے اور جب حکومت بنی تو بابا صاحب کو بھارت رتن ملا۔ یہی نہیں، انتہائی پسماندہ ذات، او بی سی سے تعلق رکھنے والے کانگریس پارٹی کے صدر سیتارام کیسری کو اٹھا کر فٹ پاتھ پر پھینک دیا گیا۔ وہ ویڈیو دستیاب ہے، ملک نے اسے دیکھا۔ سیتارام کیسری کے ساتھ کیا ہوا؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ان کے ایک رہنما امریکہ میں بیٹھے ہیں، جو پچھلے الیکشن میں ہوا تو ہوا کے لئے مشہور ہو گئے تھے۔ جو کانگریس اس خاندان کے بہت قریبی ہیں۔ انہوں نے ابھی بھی آئین کے معمار بابا صاحب امبیڈکر کے تعاون کو کم کرنے کی پوری کوشش کی۔

جب قبائلی بیٹی کو صدر بنانے کی ہوئی مخالفت

ملک میں پہلی بار این ڈی اے نے ایک قبائلی بیٹی کو صدر جمہوریہ بنانے کی تجویز پیش کی اور انہیں اپنا امیدوار بنایا۔ اگر آپ کی ہم سے نظریاتی مخالفت ہے تو وہ ایک الگ بات ہے۔ اگر ہماری نظریاتی مخالفت ہوتی اور آپ امیدوار کھڑا کرتے تو میں سمجھ سکتا تھا۔ لیکن نظریاتی مخالفت نہیں تھی کیوں، کیوں کہ آپ نے ہماری پارٹی سے گئے ہوئے شخص کو امیدوار بنایا۔ اس لیے کوئی نظریاتی مخالفت نہیں تھی، آپ کی مخالفت ایک قبائلی بیٹی کے لیے تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب آپ اور سنگما جی الیکشن لڑ رہے تھے، وہ بھی شمال مشرق سے قبائلی تھے، ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا تھا اور آج تک صدر کی توہین کے واقعات کم نہیں ہوئے ہیں۔ اس ملک میں پہلی بار ایسا ہوا ہے۔ ان کے ذمہ داروں کے منہ سے ایسی ایسی باتیں نکلی ہیں کہ سر شرم سے جھک جائے۔ صدر کے بارے میں ایسی زبان بولی گئی ہے جو بالکل غیر مناسب ہے۔ این ڈی اے کے اندر ہمیں دس سال کام کرنے کا موقع ملا۔ ہم نے پہلے دلت کو اور اب قبائلی کو، ہم نے ہمیشہ ہماری ترجیح کیا ہے، اس کا تعارف دیا ہے۔

محروموں کو ترجیح دے کر استفادہ کنندگان بنایا ہماری حکومت نے

جب میں اپنی حکومت کی کارکردگی کی بات کرتا ہوں۔ میں این ڈی اے کی غریبوں کی فلاح و بہبود کی پالیسیوں کی بات کرتا ہوں۔ اگر آپ اس معاشرے کو قریب سے جانتے ہیں تو آخر کون سا معاشرہ اس کا استفادہ کنندہ ہے، کون لوگ ہیں؟ ان کچی بستیوں میں کس کو رہنے کے لئے زندگی گزارنی پڑ رہی ہے۔ یہ لوگ کس معاشرے سے ہیں؟ مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے، نظام کی سہولیات سے محروم ہونا پڑا ہے، کون سماج ہے؟ ہم نے جتنا کام کیا ہے نا، یہ ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور قبائلی برادریوں کے لیے ہے۔ کچی آبادیوں میں رہنے والے لوگوں کو پکے گھر ملے ہیں تو میرے اس سماج کے لوگوں کو ملے ہیں۔ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ہر بار بیماریوں سے متاثر ہونا پڑتا تھا، ان کو سوچھ بھارت مہم کو فائدہ دینے کا کام ہماری اسکیموں کے تحت ملا ہے تاکہ انہیں اچھی زندگی گزارنے کا موقع مل سکے۔ ان خاندانوں کی ہماری مائیں بہنیں کھانا پکانے کے دوران دھوئیں سے صحت مسائل کا سامنا کر رہی تھیں، ہم نے انہیں اجولا گیس دیا، ان کا تعلق انہی خاندانوں سے ہے۔ مفت راشن ہو یا مفت علاج، اس کے استفادہ کنندگان بھی میرے کنبے ہیں۔ معاشرے کے اس طبقے کے میرے کنبہ کے افراد کے لیے ہماری تمام اسکیمیں کام کر رہی ہیں۔

یہاں پر کچھ ایسا بیانیہ پیش کیا گیا جو حقیقت سے پرے ہے۔ حقائق کو جھٹلانے سے کسی کا فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ ایسا کر کے اپنی معتبریت بھی کھو رہے ہیں۔ اپنی ساکھ کو بھی نقصان پہنچا رہے ہیں۔

یہاں تعلیم کے گمراہ کن اعداد و شمار بھی پیش کئے گئے۔ کیا گمراہ کرنے کی کوشش ہے۔ پچھلے 10 سالوں میں ایس سی اور ایس ٹی طلباء کو دی جانے والی اسکالرشپ میں اضافہ ہوا ہے۔ ان 10 سالوں میں اسکولوں اور اعلیٰ تعلیم میں داخلوں کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے اور ڈراپ آؤٹ تیزی سے کم ہوا ہے۔ 10 سال پہلے 120 ایکلویہ ماڈل اسکول تھے۔ آج 400 ایکلویہ ماڈل اسکول ہیں۔ آپ ان چیزوں کا انکار کیوں کرتے ہیں، کیوں ایسا کرتے ہیں؟ مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔

پہلے ایک سنٹرل ٹرائبل یونیورسٹی تھی، آج 2 سنٹرل ٹرائبل یونیورسٹیاں ہیں۔ یہ بھی سچ ہے کہ عرصہ دراز سے دلت، پسماندہ اور قبائلی بیٹے اور بیٹیاں کالجوں کے دروازے تک نہیں دیکھ سکتے تھے۔ مجھے یاد ہے، جب میں گجرات کا وزیر اعلیٰ بنا تو میں نے ایک چونکا

ہم نے جتنا کام کیا ہے نا، یہ ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور قبائلی برادریوں کے لیے ہے۔ کچی آبادیوں میں رہنے والے لوگوں کو پکے گھر ملے ہیں تو میرے اس سماج کے لوگوں کو ملے ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

دینے والا تجزیہ دیکھا۔ گجرات میں عمر گاؤں سے امبا جی تک کی پوری پٹی قبائلی اکثریتی علاقہ ہے۔ ہمارے دگ وجے سنگھ جی کے داماد بھی اسی علاقے کے ہیں۔ اس پورے علاقے میں سائنس اسٹریم کا ایک بھی اسکول نہیں تھا، جب میں وہاں گیا اب اس علاقے میں قبائلی بچوں کے لیے سائنس اسٹریم کا اسکول نہیں ہوگا تو ایسے حالات میں وہاں انجینئر اور ڈاکٹر کہاں سے تیار ہوں گے۔

جب میرے غریب، دلت، پسماندہ، قبائلی، سہولت سے محروم ان خاندانوں کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے تو ڈاکٹر، انجینئر بنیں گے اور اس سے معاشرے کے اندر ایک نیا ماحول پیدا ہوگا۔

میں بتانا چاہتا ہوں ایوان کو فخر ہوگا، آپ اس ایوان میں بیٹھے ہیں جہاں ایک ایسی حکومت آپ سے بات کر رہی ہے جس نے ملک میں بڑی تبدیلی لائی ہے۔ آپ اس معاشرے کا اعتماد بڑھائیں اور ان کے حوصلے بلند کریں۔ وہ ملک کے قومی دھارے میں تیزی سے آگے بڑھیں، اس کے لئے اجتماعی کوششیں کریں۔ قبائلی اور ہمارے ایس سی، ایس ٹی طلباء کے اندراج کے کچھ اعداد و شمار رکھنا چاہتا ہوں۔ اعلیٰ تعلیم میں ایس سی طلباء کے اندراج میں 44 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں ایس ٹی طلباء کے اندراج میں 65 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں ایس سی طلبہ کا اندراج 44 فیصد بڑھا ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں ایس ٹی طلباء کے اندراج میں 65 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں او بی سی سماج کے طلبہ کے اندراج میں 45 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اور جب میرے غریب، دلت، پسماندہ، قبائلی، سہولت سے محروم خاندانوں کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے تو ڈاکٹر، انجینئر بنیں گے اور اس سے معاشرے کے اندر ایک نیا ماحول پیدا ہوگا۔ ہماری کوشش ہے کہ بنیادی مسائل کو حل کیا جائے۔ کچھ وقت لگ سکتا ہے لیکن مضبوطی سے کام کرنا ہے اور اسی لیے ہم نے تعلیم پر اتنا زور دے کر کام کیا ہے۔ اگر معلومات کی کمی ہے تو براہ کرم ہمیں بتائیں، ہم آپ کو معلومات دیں گے۔ لیکن ایسے بیانیے نہ گڑھیں کہ آپ کی ساکھ ختم ہو جائے، آپ کے الفاظ کی بھی طاقت ختم ہو جائے اور آپ پر کبھی کبھی ترس آجاتا ہے۔

ایک دھائی میں ھی نئے بھارت کی صبح

سب کا ساتھ سب کا وکاس! یہ نعرہ نہیں بلکہ مودی کی گارنٹی ہے۔ اور جب

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آپ اتنے سارے کام کرتے ہیں تو فرض کریں کہ کسی نے نظم لکھ کر بھیجی تھی، نظم بہت لمبی ہے کیونکہ اس میں ایک جملہ ہے۔

مودی کی گارنٹی کا دور ہے،
نئے بھارت کی بھور
آؤٹ آف وارنٹی چل رہی دکانیں،
آؤٹ آف وارنٹی چل رہی دکانیں،
کھوجیں اپنی ٹھور

ملک میں مایوسی پھیلانے کی کیسی کوششیں کی جا رہی ہیں، میں ان لوگوں کو سمجھتا ہوں جو اس قدر مایوسی کے گڑھے میں ڈوب چکے ہیں۔ تاہم، مایوسی پھیلانے کی اس کی صلاحیت بھی باقی نہیں رہی ہے۔ حتیٰ کہ وہ طاقت بھی باقی نہیں رہی، ہم امید کا اظہار بالکل نہیں کر سکتے۔ جو خود مایوسی میں ڈوبے ہوئے ہیں ان سے امیدیں رکھنا بے کار ہے۔ لیکن ملک میں جہاں کہیں مایوسی، ناامیدی، مایوسی پھیلانے کا کھیل جاری ہے اور حق کو جھٹلا کر کیا جا رہا ہے۔ وہ نہ تو اپنا بھلا کر سکیں گے اور نہ ہی ملک کا بھلا کر سکیں گے۔

ہر بار ایک ہی گانا گایا جاتا ہے۔ معاشرے کے بعض طبقات کو مشتعل کرنے کے لیے بغیر کسی بنیاد کے اس طرح کے جملے کہے جاتے ہیں۔ میں ملک کے سامنے ذرا حقیقت بولنا چاہتا ہوں اور میرا ماننا ہے کہ میڈیا کو ایسے موضوعات پر بحث کرنی چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے۔

یہاں پر سرکاری کمپنیوں کے حوالے سے طرح طرح کے الزامات لگائے گئے۔ ملک کو یاد ہے کہ ماروتی کے شیئرز کے ساتھ کیا کھیل چل رہا تھا۔ ان دنوں سرخیاں بنتی تھیں۔ ماروتی کے حصص کے ساتھ کیا ہو رہا تھا؟ میں اس کی گہرائی میں نہیں جانا چاہتا ہوں ورنہ ان کو وہاں تک پانی پہنچے گا کہ شاید یہاں پر کرنٹ لگ جائے گا۔ اس لئے میں وہاں تک جانا نہیں چاہتا۔ ملک کو جاننا ضروری ہے۔

آزاد بھارت میں پیدا ہوا ہوں، میرے خیالات بھی آزاد ہیں... نتائج بھی سامنے ہیں...

میں تو آزاد ہندوستان میں پیدا ہوا ہوں۔ میرے خیالات بھی آزاد ہیں اور میرے خواب بھی آزاد ہیں۔ غلامی کی ذہنیت جینے والوں کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ وہی پرانے کاغذات اٹھائے گھومتے رہتے ہیں۔ کانگریس نے کہا کہ ہم نے پی ایس یو بیچ دئے، پی ایس یو کو ڈبو دیا۔ طرح طرح کی باتیں یہاں ہوتی ہیں اور سینئر لوگوں کے منہ سے سن رہا تھا۔ یاد کیجئے بی ایس این ایل اور ایم ٹی این ایل کو برباد کرنے والے کون تھے؟ وہ کون سا دور تھا، جب بی ایس این ایل اور ایم ٹی این ایل برباد ہو گئے تھے؟ صرف ایچ اے ایل کو یاد کیجئے، اس کی حالت کیا تھی۔ اور جا کر گیٹ پر تقریر کر کے 2019 کا الیکشن لڑنے کا ایجنڈا طے ہوتا تھا ایچ اے ایل کے نام پر۔ جنہوں نے ایچ اے ایل کو تباہ کر دیا وہ ایچ اے ایل کے گیٹ پر جا کر تقریریں کر رہے تھے۔

ایئر انڈیا کو کس نے تباہ کر دیا، کس نے برباد کیا، ایسی صورتحال کیسے پیدا ہوئی؟ کانگریس پارٹی اور یو پی اے ان دس سالوں کی تباہی پر آنکھیں بند نہیں کر سکتی۔ ملک اچھی طرح جانتا ہے، اور اب میں آپ کو اپنے دور کی کچھ کامیابیوں کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔

آج جس بی ایس این ایل کو آپ نے تباہ کرنے کے بعد چھوڑا تھا، وہ میڈ ان انڈیا 4جی، 5جی کی طرف بڑھ رہا ہے اور دنیا کی توجہ اپنی جانب مبذول کر رہا ہے۔

ایچ اے ایل کے لیے اتنا کنفیوژن پھیلایا، آج ایچ اے ایل ریکارڈ مینوفیکچرنگ دے رہا ہے۔ ایچ اے ایل ریکارڈ آمدنی پیدا کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے اتنا ہنگامہ ہوا۔ آج ایچ اے ایل کرناٹک میں ایشیا کی سب سے بڑی ہیلی کاپٹر مینوفیکچرنگ کمپنی بن گئی ہے۔ آپ نے اسے کہاں چھوڑا، اور ہم اسے کہاں لے گئے۔

ایک کمانڈو جو یہاں نہیں ہے، ایل آئی سی کے بارے میں بھی بہت بیانات دیتے تھے۔ ایل آئی سی کے لیے جتنی غلط باتیں کہی جانی چاہئیں کہی گئیں اور طریقہ یہی ہے کسی کو برباد کرنے کے لئے افواہ

یہاں پر سرکاری کمپنیوں کے حوالے سے طرح طرح کے الزامات لگائے گئے۔ کیا کیا الزام لگائے جا رہے ہیں۔ ملک کو یاد ہے کہ ماروتی کے شیئرز کے ساتھ کیا کھیل چل رہا تھا۔ ان دنوں سرخیاں بنتی تھیں۔ ماروتی کے حصص کے ساتھ کیا ہو رہا تھا؟

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پھیلاؤ، جھوٹ پھیلاؤ، کنفیوژن پھیلاؤ اور تکنیک وہی ہے، گاؤں میں کسی کا بڑا بنگلہ ہو اور آپ اسے خریدنے کا سوچ رہے ہیں۔ لیکن خریدنے کی قوت نہیں ہے تو پھر افواہ پھیلا دی جائے کہ اس بنگلے میں بھوت ہیں۔ یہاں جو جاتا ہے کوئی واپس نہیں آتا۔ ایل آئی سی، ایل آئی سی کیا چلایا؟

میں فخر سے سنانا چاہتا ہوں، آج ایل آئی سی کے شیئرز ریکارڈ سطح پر ٹریڈ کر رہے ہیں۔ کیوں؟

اب پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے، پی ایس یو بند ہو گئے۔ اب انہیں یاد بھی نہیں ہوگا کہ کیا ہوا۔ 2014 میں ملک میں 234 پی ایس یوز تھے۔ 2014 ان کے یو پی اے کے دس سالہ عہد میں۔ اب 2014 میں جب انہوں نے چھوڑا 234، آج 254 ہیں۔ 234 تھے، آج 254 ہیں۔ اب بھائی کوئی کون سا arithmetic وہ جانتے ہیں بیچ دیئے، اب بیچنے کے بعد 254 ہو گئے، کیا کیا کر رہے ہو آپ لوگ؟

آج زیادہ تر پی ایس یوز ریکارڈ ریٹرن دے رہے ہیں اور سرمایہ کاروں کا اعتماد پی ایس یوز کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جو لوگ اسٹاک مارکیٹ کے بارے میں تھوڑا سا بھی جانتے ہیں وہ اسے سمجھتے ہیں۔ نہ سمجھیں تو کسی سے پوچھ لیں۔ بی ایس ای پی ایس یو انڈیکس پچھلے ایک سال میں تقریباً دوگنا بڑھ گیا ہے۔

2004-14 بنام 2014-24

میں 10 سال پہلے یعنی 2014، 2004 سے 2014 کے درمیان کی بات کر رہا ہوں۔ پی ایس یو کا خالص منافع تقریباً سوا لاکھ کروڑ تھا۔ ان دس سالوں میں پی ایس یو کا خالص منافع 2.5 لاکھ کروڑ ہے۔ دس سالوں میں ہمارے پی ایس یو کی کل مالیت 9.5 لاکھ کروڑ سے بڑھ کر 17 لاکھ کروڑ ہو گئی ہے۔

جہاں بھی ان کا ہاتھ لگتا ہے، یہ یقینی ہے کہ وہ ڈوب جاتے ہیں۔ اور اس کی یہی حالت کر کے انہوں نے چھوڑی تھی۔ ہم نے اپنی محنت سے اتنا کچھ کر کے ساکھ میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ آپ کو خوشی ہونی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

چاہئے، کنفیوژن نہ پھیلائیں، مارکیٹ میں اس طرح افواہ نہ پھیلائیں کہ ملک کا عام سرمایہ کار پریشان ہو جائے۔ ان لوگوں میں اتنی غیرت ہے کہ اب انہوں نے اپنے یوراج کو ایک اسٹارٹ اپ بنا کر دیا ہے۔ ابھی وہ نان اسٹارٹر ہے، نہ تو وہ لفٹ ہو رہا ہے، نہ وہ لانچ ہو رہا ہے۔

جب وزیر اعلیٰ کے طور پر اس وقت کے مرکزی وزیر ملاقات کا وقت نہیں دیتے تھے... قدرتی آفات میں بھی اس وقت کے وزیر اعظم گجرات نہیں آئے

میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے ایک طویل عرصے تک ایک ریاست کے وزیر اعلیٰ کے طور پر ملک اور اس کے عوام کی خدمت کرنے کا موقع ملا اور اسی لیے میں علاقائی امنگوں کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ کیونکہ میں اس پروسس سے نکلا ہوں۔ ہمارے پاس تجربہ ہے، آپ جانتے ہیں، ہم اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ ہم تجربہ کر کے آئے ہیں اور یہی حقیقت بھی ہے۔ دس سال تک یو پی اے کی پوری طاقت گجرات کو کیا نہ کچھ کرنے میں لگی رہی۔ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ لیکن میں آنسو نہیں بہاتا، مجھے رونے کی عادت نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اتنے بحرانوں کے باوجود، اتنے مظالم کے باوجود، ہر قسم کی پریشانیوں کا سامنا کرنے کے باوجود، میری شکایت یہ تھی کہ مجھے یہاں کسی وزیر سے اپائنٹمنٹ نہیں ملتی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ بھائی آپ جانتے ہو، میری تو دوستی ہے میں فون پر بات کرلوں گا، لیکن کہیں تصویر لیک نہ ہو جائے یہ خوف ستا تا رہتا تھا۔ یہاں وزراء خوفزدہ تھے۔ اب خیر میں ان کے مسائل کو سمجھ سکتا ہوں۔ ایک دفعہ میری یہاں ایک بڑی قدرتی آفت آئی۔ اس وقت میں نے اس وقت کے وزیر اعظم سے بڑی درخواست کی کہ آپ آیئے، ذرا ایک بار آ کر دیکھ لیں۔ ان کا پروگرام بنا۔ پھر صاحب ایک مشاورتی کمیٹی بنی تھی نا، شاید وہاں سے حکم آیا کہ کوئی ہیلی کاپٹر سے فضائی معائنہ کرے، وہ تو میں سمجھ سکتا ہوں، صاحب وہ پروگرام بدل کر جنوب میں کس صوبے میں گئے تھے مجھے آج یاد نہیں رہا۔ اور بولے ہم ہوائی جہاز کے ذریعے اوپر سے دیکھ لیں گے، ہم گجرات نہیں آئیں گے۔ میں سورت پہنچ چکا تھا، وہ آنے والے تھے۔ میں جانتا ہوں کہ آخر میں کیا ہوا ہوگا۔ تو آپ تصور کر سکتے ہیں صاحب میں نے قدرتی آفات کے دوران بھی ایسی پریشانیوں کا سامنا کیا ہے۔

ملک کی ترقی کے لئے صوبے کی ترقی آج بھی میرا منتر ہے...

لیکن اس کے باوجود بھی اس وقت بھی میرا منتر تھا، آج بھی میرا منتر ہے کہ ملک کی ترقی کے لیے ریاست کی ترقی۔ ہندوستان کی ترقی کے لئے گجرات کی ترقی۔ ہم سبھی کو اسی راستے پر چلنا چاہئے۔ ہم ریاستوں کی ترقی سے ہی ملک کی ترقی کر سکیں گے۔ اس پر کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا، کوئی جھگڑا نہیں ہو سکتا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اگر ریاست ایک قدم اٹھائے تو میں آپ کو دو قدم اٹھانے کی طاقت دینے کے لیے تیار ہوں۔ کوآپریٹو وفاقیت کیا ہے؟ اور میں نے ہمیشہ کہا کہ مسابقتی کوآپریٹو وفاقیت، آج ملک کی ضرورت ہے، ہماری ریاستوں کے درمیان صحت مند مقابلہ ہونا چاہیے تا کہ ہم ملک میں تیزی سے ترقی کر سکیں۔ ہمیں مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت ہے اور جب میں اس حالت میں تھا تب بھی انہی خیالات سے کام لیا کرتا تھا۔ اس لیے خاموشی سے برداشت کرتا رہا۔

کووڈ بحران وفاقیت کی بہترین مثال

کووڈ ایک مثال ہے۔ دنیا میں اتنا بڑا بحران آیا تھا۔ ایسے بحران کے دوران ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ اس دوران 20 میٹنگیں کی گئیں۔ ہم نے ہر مسئلے پر بات چیت کے بعد ہر مسئلے پر غور وخوض کیا

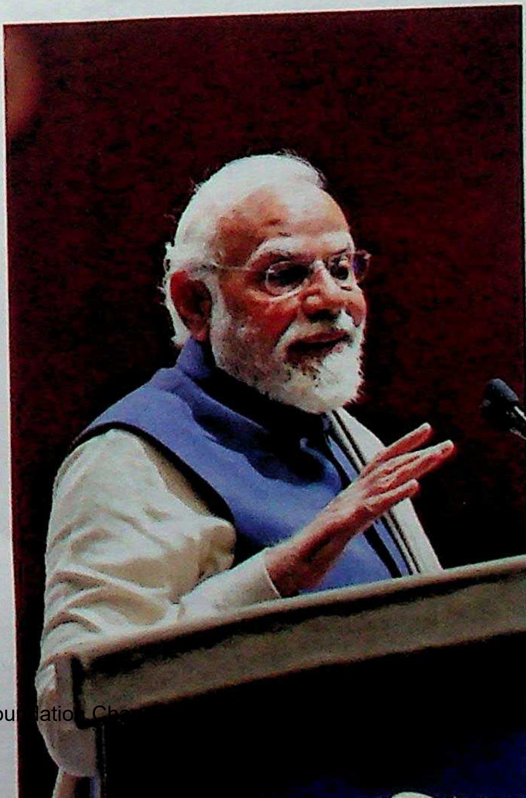

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation Cha...

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اورتمام ریاستوں کے تعاون واشتراک سے مرکز اور ریاستوں نے ایک ٹیم کے طور پر کام کیا... وہ مصیبت جسے دنیا برداشت نہیں کر سکتی... ہم سب نے مل کر... میں کسی ایک کو کریڈٹ نہیں دوں گا... سب نے مل کر اس ملک کو بچانے کے لیے جو کچھ کر سکتے تھے وہ کیا۔ ہم نے اس بات کو ذہن میں رکھ کر کام کیا ہے کہ ریاستوں کو بھی اس کا کریڈٹ لینے کا پورا حق حاصل ہے۔

جی 20 کا انعقاد صوبوں میں کیا

کیونکہ میرا ملک صرف دھلی میں نہیں ھے

ہم دہلی میں جی-20 کا انعقاد کر سکتے تھے۔ دہلی میں ان بڑے بڑے لیڈروں کے درمیان رہ کر ہم کیا نہیں کر سکتے تھے، ایسا پہلے ہو بھی چکا ہے۔ ہم نے ایسا نہیں کیا۔ ہم نے جی-20 کی ساری شان وشوکت ریاستوں کو دے دی۔ دہلی میں ایک میٹنگ ہوئی...... ریاستوں میں 200...... ہر ریاست کو دنیا میں ایکسپوژر ملا۔ ایسا غلطی سے نہیں ہوا، منصوبہ بند طریقے سے کیا گیا۔ میرے نزدیک کس کی حکومت ہے اس کی بنیاد پر میں ملک نہیں چلاتا، ہم سب مل کر ملک کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں، اس رول سے کام کیا ہے۔

ہمارے ملک میں غیر ملکی مہمان آتے تھے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ میرے آنے کے بعد آ رہے ہیں۔ پہلے بھی غیر ملکی مہمان آتے تھے، آج جب غیر ملکی مہمان آتے ہیں تو میرا اصرار ہوتا ہے کہ آپ ایک دن کسی ریاست کا دورہ کریں۔ میں انہیں ریاستوں میں لے جاتا ہوں، تاکہ وہ جان لیں کہ میرا ملک اب محض دہلی نہیں رہا۔ میرا ملک چنئی میں بھی ہے۔ میرا ملک بنگلورو میں بھی ہے۔ میرا ملک حیدر آباد میں بھی ہے، میرا ملک پُری میں بھی ہے، بھبنیشور میں بھی ہے، میرا ملک کولکاتہ میں بھی ہے، گوہاٹی میں بھی میرا ملک ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پوری دنیا کو میرے ملک کے ہر کونے تک رسائی حاصل ہو۔ وہاں کی حکومت کا تعاون یا عدم تعاون اس کے ترازو میں نہیں تولا جاتا۔ ہم اس ملک کے مستقبل کے لیے پوری ایمانداری سے کوشش کرتے ہیں، پوری دنیا میرے ہندوستان کو جان لے اس کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں اور میرے پاس اب بھی اتنا بڑا کام رہتا ہے 26 جنوری کو، سب جانتے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہیں، اس کے بعد بھی میں 25 تاریخ کو فرانس کے صدر کو راجستھان کی گلیوں میں گھمار ہا تھا، تا کہ دنیا جان لے کہ میرا راجستھان ایسا ہے۔

خواہش مند اضلاع کی ترقی بنی

دنیا کا ماڈل

ہم نے ایک بہت بڑے پروگرام کا انعقاد کیا ہے، جس کا دنیا بھر میں ایک ماڈل کے طور پر ذکر ہو رہا ہے۔ خواہش مند ضلع، خواہش مند ضلع کی 80 فیصد کامیابی میری ریاستوں کے تعاون کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے۔ ریاستوں نے جو تعاون دیا ہے، انھوں نے ایک خواہش مند ضلع سے متعلق میرے احساس کو سمجھا ہے۔ آج خواہشمند ضلع کو آگے بڑھانے کے لئے مجھے 80 فیصد طاقت ریاستوں سے حاصل ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ طاقت ضلعی سطح کے افسران سے بھی مل رہی ہے۔ اور جو ریاستیں ریاستی اوسط میں بھی سب سے آخری مقام پر تھیں، آج قومی اوسط سے مقابلہ کرنے لگی ہیں، ان اضلاع کو کبھی پسماندہ اضلاع سمجھا جاتا تھا۔ یہ سب تعاون کے ذریعے ہوتا ہے۔ اور اسی لیے ہمارے پروگرام سب کو ساتھ لے کر چلنے اور ملک کے مستقبل کی تعمیر کے لیے بنائے گئے ہیں۔ آج یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ملک کے کونے کونے اور ہر خاندان کو ترقی کا ثمر ملنا چاہیے اور ہم اسی سمت میں آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ ہم ہر ریاست کو اس کا پورا حق بھی دینا چاہتے ہیں۔ لیکن آج میں ایک اہم مسئلے پر اپنا درد بیان کرنا چاہتا ہوں۔

مجموعی طور پر ترقی بنی ملک کی سوچ

ایک ملک ہمارے لئے صرف زمین کا ٹکڑا نہیں ہے۔ ہم سب کے لیے

ایک اکائی ایسی ہے، جو ترغیب فراہم کرنے والی اکائی ہے۔ جیسے جسم ہوتا ہے جیسے جسم کے اعضاء میں احساسات ہوتے ہیں، پاؤں میں کانٹا چبھ جائے تو پاؤں یہ نہیں کہتا، ہاتھ کبھی نہیں سوچتا کہ میں کیا کروں، پاؤں میں کانٹا ہے... ایک لمحے کے لیے پاؤں پاؤں کا کام کرے گا۔ پاؤں میں کانٹا چبھتا ہے، آنکھ نہیں کہتی کہ میں کیوں آنسو بہاؤں، آنکھوں سے آنسو خود بخود نکل آتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی بھی کونے میں درد ہو تو ہر کسی کو درد محسوس کرنا چاہیے۔ اگر ملک کا ایک گوشہ، جسم کا ایک حصہ کام نہ کرے تو پورا جسم معذور سمجھا جاتا ہے۔ جسم کی طرح ملک کا کوئی بھی گوشہ، ملک کا کوئی بھی علاقہ ترقی سے محروم رہ جائے تو ملک ترقی یافتہ نہیں بن سکتا۔ اور اس لیے ہمیں ہندوستان کو ٹکڑوں میں نہیں بلکہ مجموعی طور پر دیکھنا چاہیے۔ ان دنوں جس طرح زبان استعمال ہو رہی ہے، ملک کو توڑنے کے لیے سیاسی خود غرضی کے لیے نئے بیانیے بنائے گھڑے جا رہے ہیں۔ ایک پوری حکومت میدان میں آ کر زبان گھڑ رہی ہے۔ ملک کی اس سے بڑی بد قسمتی کیا ہو سکتی ہے، آپ ہی بتائیں۔

اگر جھارکھنڈ کا کوئی قبائلی بچہ اولمپک کھیلوں میں جاتا ہے اور تمغہ لے کر آتا ہے تو کیا ہمیں لگتا ہے کہ وہ جھارکھنڈ کا بچہ ہے؟ پورا ملک کہتا ہے کہ وہ ہمارے ملک کا بچہ ہے۔ جب ہم جھارکھنڈ کے کسی بچے میں ٹیلنٹ اور صلاحیت دیکھتے ہیں اور ملک ہزاروں لاکھوں روپے خرچ کر کے اسے دنیا کے کسی بھی ملک میں اچھی کوچنگ کے لیے بھیجتا ہے تو ہم

ہمارے ملک میں غیر ملکی مہمان آتے تھے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ میرے آنے کے بعد آرہے ہیں۔ پہلے بھی غیر ملکی مہمان آتے تھے، آج جب غیر ملکی مہمان آتے ہیں تو میرا اصرار ہوتا ہے کہ آپ ایک دن کسی ریاست کا دورہ کریں۔ میں انہیں ریاستوں میں لے جاتا ہوں، تاکہ وہ جان لیں کہ میرا ملک اب محض دہلی نہیں ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سوچیں گے کہ یہ خرچ جھارکھنڈ کے لیے ہو رہا ہے، اس ملک کے لیے نہیں ہو رہا ہے۔ ہم نے کیا کرنا شروع کر دیا ہے، کیسی زبان بولنا شروع کر دی ہے۔ ہمارے یہاں ویکسین، ملک کے کروڑوں لوگوں کو ویکسین، ہم کہیں گے کہ ویکسین اس کونے میں بنی تھی، اس لیے یہ ان کا حق ہے، ملک کو نہیں مل سکتی، کیا ہم ایسا سوچ سکتے ہیں؟ ویکسین اس شہر میں بنی تھی، تو کیا ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ ملک کے دیگر حصوں کو اس کا فائدہ نہیں ملے گا۔ یہ کیسی سوچ بن گئی ہے اور یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ ایک قومی پارٹی کے اندر سے ایسے خیالات سامنے آئے۔

کیا اگر ہمالیہ کہنا شروع کر دے، ہمالیہ کل بولنا شروع کر دے، یہ ندیاں میرے یہاں سے بہتی ہیں، میں تمہیں پانی نہیں دینے دوں گا، پانی پر حق میرا ہے، ملک کا کیا بنے گا، ملک کہاں جا کر کے گا؟ اگر وہ ریاستیں جن میں کوئلہ نکلتا ہے وہ کہہ دیں کہ کوئلہ نہیں ملے گا، یہ سب ہماری ملکیت ہے، جاؤ تم اندھیرے میں گذارا کرو، تو ملک کیسے چلے گا۔

ملک کو آگے بڑھنا ھے، ملک کو ایک ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کیجئے

آکسیجن کووڈ کے دوران ہمارے یہاں آکسیجن کے امکانات مشرق کی صنعتوں کی طرح ہیں، پورے ملک کو آکسیجن کی ضرورت تھی، اگر اس وقت مشرق کے لوگ یہ کہہ کر بیٹھ جاتے کہ ہم آکسیجن نہیں دے سکتے، ہمارے لوگوں کو ضرورت ہے، ملک کو کچھ نہیں ملے گا، تو اس وقت ملک کا کیا ہوتا؟ انہوں نے بحران کا سامنا کر کے بھی ملک کو آکسیجن پہنچایا۔ ملک کے اندر اس طرح کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی یہ کیا کوششیں کی جا رہی ہیں؟ کیا اس طرح سے کہ ہمارا ٹیکس اور ہماری دولت، یہ بات کیسی زبان میں بولی جا رہی ہے؟ اس سے ملک اور ملک کے مستقبل کے لیے ایک نیا خطرہ پیدا ہوگا۔ ملک توڑنے کے لیے نئے بیانیے ایجاد کرنا بند کریں۔ ملک کو آگے بڑھنا ہے، ملک کو ساتھ لے کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

غربت سے نکال کر نئے متوسط طبقہ بنے شہریوں کو نئی بلندی تک پہنچانے والے ہوں گے آئندہ 5 سال

گزشتہ 10 سال کی پالیسی اور تعمیر کا مقصد نئے ہندوستان کی نئی سمت دکھانا ہے۔ ہم نے جو رخ اختیار کیا ہے، گزشتہ دہائی میں ہم نے جو تعمیراتی کام کئے ہیں، اس میں ہماری پوری توجہ بنیادی سہولیات کی فراہمی پر مرکوز ہے، اسی بات پر ہم نے اپنی توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ ہر خاندان کا معیار زندگی بلند ہو، اس کی زندگی میں ایز آف لیونگ بڑھے۔ اب وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اس کے معیار زندگی کو کیسے بہتر کر سکتے ہیں؟ آنے والے دنوں میں ہم اپنی پوری طاقت اور صلاحیت کو رہن سہن میں سہولت سے ایک قدم آگے بڑھ کر معیار زندگی کی جانب بڑھنا چاہتے ہیں، اور اس کے لئے ہم کوشش کریں گے۔ آنے والے 5 سالوں میں، ہم نئے متوسط طبقے کو جو کہ غربت سے نکل کر نئی بلندیوں تک پہنچے ہیں، انھیں مزید نئی بلندیوں تک پہنچانے اور بااختیار بنانے کے لیے مختلف پروگرام فراہم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے جا رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس سماجی انصاف کے لئے جو مودی کو وچ دیا ہے اس مودی کو وچ کو اور مضبوط کرنے جا رہے ہیں اور اسے اور تقویت بہم پہنچانے جا رہے ہیں۔

آج کل جب ہم کہتے ہیں کہ 25 کروڑ لوگ غربت کی سطح سے اوپر نکلے ہیں، تو یہ غلط دلیل دی جاتی ہے کہ 25 کروڑ نکلے تو 80 کروڑ کو کھانا اور اناج کیوں دیا جا رہا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار شخص ہسپتال سے باہر آ جائے تو ڈاکٹر

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اسے کہتا ہے کہ اس کا کچھ دن اسی طرح خیال رکھنا، کھانے میں احتیاط کرنا، ورزش کرنا، وغیرہ وغیرہ۔ کیوں... کبھی وہ دوبارہ مصیبت میں نہ پڑجائے۔ جو غریبی کی سطح سے اوپر اٹھا ہے اس کا بہتر خیال رکھا جانا چاہیے کہ ایسا کوئی بحران پیدا نہ ہو کہ وہ دوبارہ غربت سے دوچار ہونہ ہو جائے۔ اور اس لیے اس کی حالت مضبوط کرنے کے لیے وقت دینا چاہیے۔ اس وقت، ہم نے غریبوں کو مضبوط کیا تا کہ وہ دوبارہ نئے متوسط طبقے، اس جہنم میں نہ پہنچ جائیں۔ ہم آیوشمان کا جو 5 لاکھ روپے دیتے ہیں، اس کے پیچھے یہی نیت ہے۔ خاندان میں بیماری آجائے تو متوسط طبقے کے فرد کو بھی غریب ہونے میں دیر نہیں لگتی۔ اور اس لیے غربت سے نکلنے کے لیے جتنا ضروری ہے اتنا ہی اس بات کا بھی خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ غلطی سے بھی دوبارہ غربت کی طرف نہ پہنچنے لگ جائے۔

اور اسی لیے ہم اناج دیتے ہیں، اناج دیتے رہیں گے۔ کسی کو برا لگے یا بھلا، 25 کروڑ لوگ غربت کی سطح سے اوپر اٹھے ہیں۔ نئے متوسط طبقے میں شامل ہوئے ہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں اس دنیا میں رہ چکا ہوں۔ ان کی ضرورت زیادہ ہے اس لیے ہمارا منصوبہ جاری رہے گا۔

ترقی کے سفر میں آئندہ 5 سال بھی جاری رہے گی مودی کی گارنٹی

ملک جانتا ہے اور اسی لیے میں نے گارنٹی دی ہے، میری گارنٹی ہے کہ غریبوں کو 5 لاکھ روپے تک علاج معالجے کی سہولت ملتی رہے گی۔ میری گارنٹی ہے، مودی کی گارنٹی ہے۔ وہ ادویات جو 80 فیصد ڈسکاؤنٹ پر دستیاب ہیں، جن کا فائدہ متوسط طبقے کے غریب افراد کو حاصل ہو رہا ہے، وہ فائدہ ملنا جاری رہے گا۔

مودی کی گارنٹی ہے کہ کسانوں کو جو سمان ندھی مل رہی ہے وہ جاری

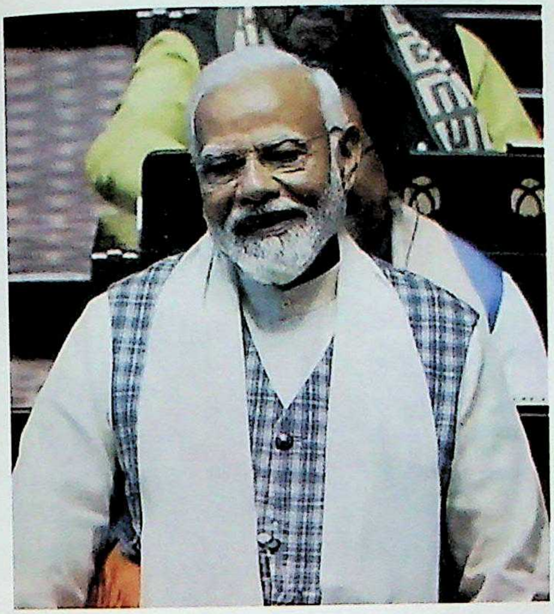

رہے گی، تا کہ وہ مضبوطی کے ساتھ ترقی کے سفر میں شامل ہو سکیں۔

میری مہم غریبوں کو مستقل اور پکے مکان فراہم کرنا ہے۔ اگر خاندان بڑھتا ہے تو ایک نیا خاندان بنتا ہے۔ مستقل مکانات کی فراہمی کا میرا پروگرام جاری رہے گا۔ نل کے پانی کی اسکیم، میرا پختہ ارادہ ہے اور میری ضمانت ہے کہ ہم نل کا پانی فراہم کریں گے۔ اگر ہمیں نئے بیت الخلاء بنانے کی ضرورت ہے تو میرے پاس پختہ ضمانت ہے کہ ہم جاری رکھیں گے۔ ان تمام کاموں کو تیز رفتاری سے انجام دیا جائے گا، کیونکہ ترقی کا جو راستہ، ترقی کا جو رخ ہم نے اختیار کیا ہے، ہم اسے کسی بھی حال میں اس کی رفتار کو سست نہیں ہونے دینا چاہتے۔

ہماری حکومت کی تیسری مدت دور نہیں ہے۔ کچھ لوگ اسے مودی 3.0 کہتے ہیں۔ مودی 3.0 ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد کو مضبوط کرنے میں اپنی پوری طاقت لگائے گا۔

اگلے پانچ سالوں میں ہندوستان میں ڈاکٹروں کی تعداد میں پہلے کے مقابلے کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔ میڈیکل کالجز کی تعداد بڑھے گی۔ اس ملک میں علاج بہت سستا اور ہر شخص کے لئے قابل رسائی ہو جائے گا۔ اگلے پانچ سالوں میں ہر غریب کے گھر میں نل کے پانی کا کنکشن ہوگا۔

آنے والے پانچ سالوں میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ غریبوں کو دیے جانے والے پی ایم آواس سے کوئی بھی شخص محروم نہ رہنے پائے۔ اگلے پانچ سالوں میں شمسی توانائی کے ذریعے بجلی کا بل صفر ہو جائے گا، ملک کے کتنے شہریوں، کروڑوں شہریوں کو بجلی کا بل صفر آئے

آج کل جب ہم کہتے ہیں کہ 25 کروڑ لوگ غربت کی سطح سے اوپر نکلے ہیں، تو یہ غلط دلیل دی جاتی ہے کہ 25 کروڑ نکلے تو 80 کروڑ کو کھانا اور اناج کیوں دیا جارہا ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گا اور اگر مناسب طریقے سے منصوبہ بندی کی جائے تو وہ اپنے گھر پر بجلی پیدا کر کے کمائی بھی کر سکیں گے۔ اسے فروخت کرنا، یہ اگلے پانچ سالوں کا پروگرام ہے۔

اگلے پانچ سالوں میں ملک بھر میں پائپ گیس کنکشن اور نیٹ ورک بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ آنے والے پانچ سالوں میں پوری دنیا ہماری نوجوانوں کی طاقت کو دیکھے گی۔ آپ نے دیکھا، محترم چیئرمین، ہمارے نوجوانوں کے اسٹارٹ اپ اور نوجوانوں کے یونیکورن کی تعداد لاکھوں میں پہنچنے والی ہے۔ اور یہی نہیں، نئے اسٹارٹ اپ سے درجہ دوئم، درجہ سوئم کے شہر ایک نئی شناخت کے ساتھ ابھرنے والے ہیں۔ میں اپنے سامنے پانچ سال کی یہ تصویر دیکھ رہا ہوں۔

آپ ریزروفنڈنگ میں اس کے اضافے کا اثر دیکھیں گے، میں دیکھ رہا ہوں کہ آنے والے پانچ سالوں میں پچھلی سات دہائیوں کے مقابلے میں زیادہ تعداد میں ریکارڈ پیٹنٹ فائل کئے جانے والے ہیں۔

آئندہ پانچ سال کھیلوں میں ہر سطح پر لہرائے گا ترنگا

آج ہمارے متوسط طبقے کے لاکھوں بچے تعلیم حاصل کرنے بیرون ملک جاتے ہیں۔ میں ایسی صورت حال پیدا کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بچوں کے لاکھوں روپے بچ جائیں۔ میرے ملک کے متوسط طبقے کے خواب پورے ہوں۔ بہترین سے بہترین یونیورسٹی میرے ملک میں ہونی چاہئے۔ میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہمارے بچے ملک میں ہی اعلیٰ ترین تعلیم حاصل کریں اور میرے بچوں اور ان کے خاندانوں کا پیسہ بچایا جائے۔

آپ دیکھئے گا کہ آنے والے پانچ سالوں میں کھیلوں کا کوئی ایسا بین الاقوامی مقابلہ نہیں ہوگا، جس میں ہر جگہ ہندوستانی پرچم نہ لہرایا گیا ہو۔ میں پانچ سالوں میں ہندوستان کے نوجوانوں کی طاقت کو کھیلوں کی دنیا میں پہچان بناتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

آئندہ پانچ برسوں میں ملک بلٹ ٹرین بھی دیکھے گا، نقل وحمل کے نظام کا نیا اوتار بھی

آنے والے پانچ سالوں میں ہندوستان کی پبلک ٹرانسپورٹ مکمل طور پر تبدیل ہونے والی ہے۔ اگلے پانچ سالوں میں غریب اور متوسط طبقے کو پر تعیش سفر کی سہولیات تک آسانی سے رسائی حاصل ہونے والی ہے۔ آپ کو رفتار ملنے والی ہے، آپ کو پوری طاقت کے ساتھ بہت سی سہولتیں ملنے والی ہیں۔ اگلے پانچ سالوں میں ملک کو بلٹ ٹرین بھی نظر آئے گی اور ملک وندے بھارت ٹرین کی توسیع بھی دیکھے گا۔ اگلے پانچ سالوں میں خود کفیل ہندوستان کی مہم نئی بلندیوں کو چھوئے گی۔ ملک ہر میدان میں خود کفیل ہوتا نظر آئے گا۔ آنے والے 5 سالوں میں، میڈ ان انڈیا سیمی کنڈکٹر کی گونج دنیا میں سنائی دے گی۔ ہر الیکٹرانک مصنوعات میں ایک چپ ہوگی، جس میں کسی نہ کسی ہندوستانی کا پسینہ ہوگا۔ دنیا کے الیکٹرک بازار میں، ملک آنے والے پانچ سالوں میں الیکٹرانک بازار میں ایک نئی رفتار دیکھے گا۔

آج ملک لاکھوں کروڑوں روپے کا تیل درآمد کرتا ہے۔ ہم اپنی توانائی کی ضروریات کے لیے زیادہ سے زیادہ خود کفیل بننے کی سمت کام کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ ہم توانائی کی ضروریات پر انحصار کو کم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ یہی نہیں، محترم چیئرمین، گرین ہائیڈروجن مہم کے ساتھ ہم عالمی منڈی کو راغب کرنے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہمارے گرین ہائیڈروجن میں توانائی کی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت ہوگی۔ ہم ایتھنول کی دنیا میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ پیٹرول میں 20 فیصد کی آمیزش کا ہدف حاصل کر کے، عوام کے لیے نقل وحمل کو سستا کرنے کے انتظامات کیے جائیں گے۔

جب میں 20 فیصد ایتھنول کی بات کرتا ہوں تو اس کا براہ راست فائدہ میرے ملک کے کسانوں کو ہونے والا ہے، کسانوں کو ایک نئی ترقی ملنے والی ہے۔ ہم بھارت کو ایک زرعی ملک تو کہتے ہیں لیکن آج بھی ملک کی خوراک ہزاروں کروڑ روپے کے بقدر ہے اور آج بھی ہمیں ہزاروں کروڑ روپے کا خوردنی تیل باہر سے منگانا پڑ رہا ہے۔ مجھے اپنے ملک کے کسانوں پر بھروسہ ہے اور مجھے پختہ یقین ہے کہ ہم جن پالیسیوں پر عمل کرتے ہیں، میرا ملک 5 سالوں میں بہت جلد خوردنی تیل میں خود کفیل ہو جائے گا۔ اور جو بھی پیسہ بچے گا وہ میرے ملک کے کسانوں کی جیبوں میں جائے گا اور یہ پیسہ آج غیر ملکی بازاروں میں جاتا ہے۔

خود کفیل بھارت مہم آئندہ پانچ برسوں میں نئی بلندی پر ہوگی

آئندہ پانچ برسوں خود کفیل بھارت مہم نئی بلندی پر ہوگی۔ ملک ہر شعبے

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

میں خودکفیل ہوتا نظر آئے گا۔ ہماری دھرتی ماں کو کیمیکل کی کاشت کاری کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ آنے والے پانچ سالوں میں ہم ملک کے کسانوں کو قدرتی زراعت کی طرف لے جانے میں کامیابی سے آگے بڑھیں گے۔ ایک نئی بیداری پیدا ہوگی اور ہماری دھرتی ماں کی بھی حفاظت ہوگی۔ قدرتی کاشتکاری میں اضافے سے عالمی منڈی میں ہماری مصنوعات کی طاقت بھی بڑھنے والی ہے۔

میں نے اقوام متحدہ کے ذریعے موٹے اناجوں کی مہم شروع کی۔ آج ہم نے انہیں شری انّ کے طور پر پہچان دی ہے۔ مجھے وہ دن دور نظر نہیں آتا جب، آنے والے پانچ سالوں میں، میرے گاؤں کے ایک چھوٹے سے گھر میں اگنے والا جوار شری انّ ایک سپر فوڈ کے طور پر عالمی منڈی میں شہرت حاصل کرے گا، اس کی شہرت ایک سپر فوڈ کے طور پر ہوگی۔

کھیتوں میں کسانوں کے لیے ڈرون ایک نئی طاقت بن کر ابھرنے والے ہیں۔ ہم نے پہلے ہی 15 ہزار ڈرون دیدی کا پروگرام شروع کیا ہے۔ یہ تو صرف شروعات ہے، ہمیں آگے بہت سی کامیابی نظر آتی ہے۔

ہم اب تک نینو ٹیکنالوجی کو زراعت میں لانے کے تجربے میں کامیاب رہے ہیں۔ ہم نے نینو یوریا میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ نینو ڈی اے پی کی سمت میں کامیابی ملی ہے۔ اور آج وہ دن دور نہیں کہ جب ایک بوری کھاد کے ساتھ سفر کرنے والا کسان کھاد کی بوتل کے ساتھ لے کر گزارا کر سکے گا۔

امداد باہمی کی وزارت کے قیام سے
امداد باہمی کی پوری عوامی تحریک

ہم نے امداد باہمی کے شعبے میں ایک نئی وزارت تشکیل دی ہے۔ اس کے پیچھے مقصد یہ ہے کہ امداد باہمی کی پوری عوامی تحریک ایک نئی طاقت کے ساتھ ابھرے اور اکیسویں صدی کے تقاضوں کے مطابق ابھرے اور اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ہم نے دو لاکھ ذخیرہ کرنے کا کام کیا ہے۔ جب کہ یہ 5 سال کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ چھوٹے کسانوں کو بھی اپنی پیداوار کو ذخیرہ کرنے کے لیے جگہ ملے گی۔ کسان فیصلہ کرے گا کہ کس قیمت پر منڈی میں بیچنا ہے یا نہیں بیچنا ہے۔ اس کو اناج کے برباد ہونے کا جو اندیشہ ہے وہ ختم ہو جائے گا اور کسان کی مالی طاقت بڑھے گی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ مویشی پالن اور ماہی پروری، دونوں نئے ریکارڈ بنانے جا رہے ہیں۔ آج ہمارے پاس مویشیوں کی بڑی تعداد ہے لیکن دودھ کی پیداوار کم ہے۔ ہم اس روایت کو بدلیں گے۔ یہ میرا ذاتی یقین بھی ہے کہ ہم ماہی گیری کی برآمدات میں دنیا میں بہت تیزی سے ترقی کریں گے۔ ہم نے ایف پی اوز بنانے کا پروگرام شروع کیا ہے۔ تجربہ بہت اچھا رہا ہے۔ پانچ سالوں کے اندر، میرے ملک کے کسانوں کو، کسانوں کی ایک نئی تنظیم کی طاقت اور زرعی پیداوار کی قدر میں اضافے کی طاقت سے یقینی طور پر یہ فوائد ملنے والے ہیں۔

ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا
سیاحتی مرکز بن کر ابھرے گا

جی-20 کی کامیابی نے یہ واضح کر دیا ہے اور کووڈ کے بعد دنیا میں جو کھلے پن کا آغاز ہوا، اس کا سب سے بڑا فائدہ ہم نے دیکھا کہ دنیا کی توجہ ہندوستان کی طرف مرکوز ہوئی ہے اور اس لیے سیاحت کا شعبہ، آنے والے دنوں میں سیاحت کا ایک بہت بڑا شعبہ بننے والا ہے اور یہ شعبہ سب سے زیادہ روزگار فراہم کرے گا۔ آج دنیا میں کئی ایسے ممالک ہیں، جن کی پوری معیشت کا دارومدار سیاحت پر ہے۔ ہندوستان میں بھی کئی ریاستیں ایسی بن سکتی ہیں، جن کی معیشت کا سب سے بڑا حصہ سیاحت کا ہوگا اور ہم جن پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں، وہ دن دور نہیں جب ہندوستان ایک بڑا سیاحتی مقام بن جائے گا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

آئندہ پانچ برسوں میں ڈیجیٹل معیشت کے شعبے میں ہندوستان کا ڈنکا دنیا میں بجے گا

جس کا حساب کتاب پہلے بہت کم ہوا کرتا تھا، جس کی باتیں سن کر ہمارا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ جب میں ڈیجیٹل انڈیا کے بارے میں بات کرتا تھا۔ جب میں فنٹیک پر بات کرتا تھا، لوگ سمجھتے تھے کہ میں کام سے باہر بات کر رہا ہوں۔ آوٹ ڈیٹا سوچنے والوں میں صلاحیت کا فقدان تھا۔ لیکن میں پورے اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں، محترم چیئرمین، ہندوستان آنے والے پانچ سالوں میں ڈیجیٹل معیشت کی دنیا پر غلبہ حاصل کرنے والا ہے۔ بھارت ایک نئی طاقت بننے جا رہا ہے۔ آج ڈیجیٹل نظام ہندوستان کی صلاحیت کو بڑھانے جا رہا ہے۔ دنیا کا ماننا ہے کہ اگر کسی ملک میں اے آئی کو سب سے زیادہ استعمال کرنے کی صلاحیت ہے تو وہ ہندوستان ہوگا۔ میرا ملک جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال کرے گا۔

ہر شعبے میں ترقی کی نئی کہانی

ہندوستان کا نام خلاء کی دنیا میں روشن ہو رہا ہے۔ ہمارے سائنسدانوں کی محنت اور کوششیں نظر آنے والی ہیں اور آنے والے پانچ سالوں کا جو پروگرام ہے، اسے میں آج الفاظ میں بیان نہیں کرنا چاہتا۔ میرا پختہ یقین ہے کہ ہمارے سائنسداں ہندوستان کو خلاء کے شعبے میں، دنیا کو حیران کرنے کی سمت لے جائیں گے۔

بنیادی سطح کی معیشت میں بہت بڑی تبدیلی 10 کروڑ اپنی مدد آپ میں ہماری مائیں، بہنیں شامل ہوئی ہوں اور ہماری تین کروڑ لکھ پتی دیدی خود ہماری بیٹیوں کی ترقی کی داستان لکھ رہی ہیں۔

ایسے بہت سے متنوع شعبے ہیں، جس شعبے میں میں واضح طور پر دیکھ رہا ہوں آنے والے پانچ سال ہندوستان کبھی ان سنا کرتے تھے، سنہرا

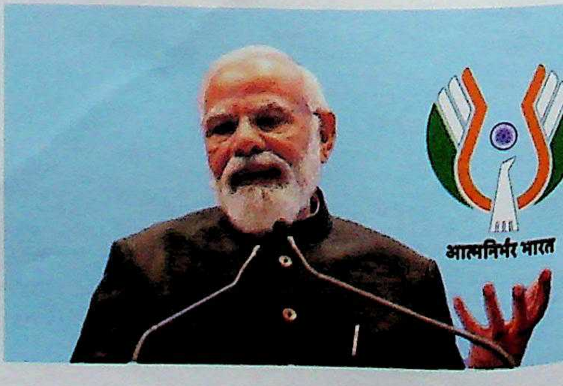

کیمیکل کی کاشت کاری کی وجہ سے ہماری دھرتی ماں کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ آنے والے پانچ سالوں میں ہم ملک کے کسانوں کو قدرتی زراعت کی طرف لے جانے میں کامیابی سے آگے بڑھیں گے۔

دور تھا، میں وہ دن قریب دیکھ رہا ہوں جب پانچ سالوں میں وہ مضبوط بنیاد رکھی جائے گی اور 2047 تک پہنچتے پہنچتے یہ ملک دوبارہ اس سنہری دور میں جینا شروع کر دے گا۔ ترقی یافتہ ہندوستان یہ لفظوں کا کھیل نہیں ہے، یہ ہمارا عزم ہے اور ہم اس کے لیے وقف ہیں، ہماری ہر سانس اسی کام کے لیے وقف ہے، ہمارا ہر لمحہ اسی کام کے لیے وقف ہے، ہماری سوچ اسی کام کے لیے وقف ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آگے بڑھے ہیں، آگے بڑھ رہے ہیں، اسی جذبے کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں گے اور ملک آگے بڑھتا رہے گا۔ آنے والی صدیاں تاریخ کے اس سنہری دور کی نشان دہی کریں گی۔ مجھے یقین ہے کیونکہ میں ملک کے لوگوں کے مزاج کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ ملک نے دس سال تبدیلی کا تجربہ کیا ہے۔ جو تبدیلی کسی ایک شعبے میں دیکھی گئی ہے، وہ تیزی سے تبدیلی زندگی کے ہر شعبے میں آ رہی ہے، زندگی کے ہر شعبے میں نئی بلندیاں اور نئی قوتیں حاصل ہونے والی ہیں اور ہر عزم کو پایہ تکمیل تک لے جانا ہے، یہ ہمارے طریق کار کا حصہ ہے۔

اب ختم ہو چکی وارنٹی نہیں، گارنٹی کی طاقت پر آگے بڑھے گا ملک

مجھے ایک بار پھر اس ایوان میں آپ سب کے اظہار خیال کی وجہ سے، ملک کے سامنے سچائی پیش کرنے کا موقع ملا ہے اور ڈنکے کی چوٹ پر سچائی کو پیش کرنے کا موقع ملا ہے اور ایوان کے تقدس کے درمیان اسے پیش کرنے کا موقع ملا ہے اور آئین کی پوری روح کے ساتھ اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع ملا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ملک ان لوگوں کی بات نہیں سن سکتا جن کی وارنٹی ختم ہو چکی ہے اور ملک نے جس کی گارنٹی کی طاقت دیکھی ہے وہ اس کے خیالات پر یقین کرتے ہوئے آگے بڑھے گا۔●

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہندوستانی معیشت پروائنٹ پیپر: تب اور اب

ہندوستان کے اقتصادی انقلاب کا نیا دور

ملک کا اقتصادی فلسفہ

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پارلیمنٹ میں مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے 8 فروری کو ہندوستانی معیشت کے حوالے سے 59 صفحات پر مشتمل ایک وائٹ پیپر پیش کیا جس پر ایوان میں بحث ہوئی۔ ہندوستانی معیشت پر وائٹ پیپر پر بحث کے دوران مرکزی وزیر خزانہ نے کہا کہ معیشت پر درست معلومات کے لئے وائٹ پیپر لے کر آئے ہیں۔ گزشتہ اتحادی حکومت کی بدانتظامی کی وجہ سے ملک انتہائی نازک صورت حال میں پہنچ گیا تھا جس پر این ڈی اے حکومت نے 'ملک پہلے' کے مضبوط یقین کے ساتھ قابو پایا ہے۔ ہماری معیشت دنیا کی پانچویں سب سے بڑی معیشت بن گئی۔ اب سرکردہ تین معیشتوں میں مقام بنانے کے لئے گامزن ہے۔ پیش ہیں وائٹ پیپر کے اہم اقتباسات...

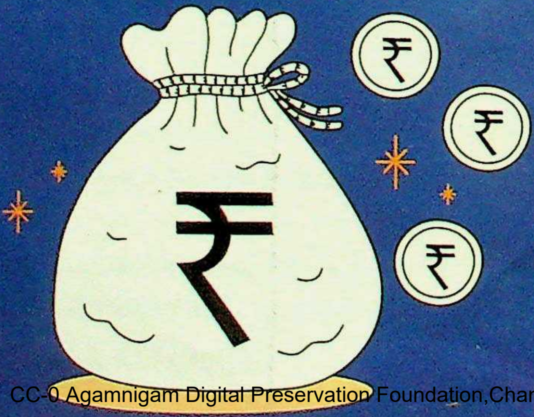

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

بجٹ تقریر میں مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کہا تھا کہ یہ دیکھنا مناسب ہوگا کہ ہم 2014 میں کہاں تھے اور اب کہاں ہیں۔ اس تناظر میں حکومت معیشت پر وائٹ پیپر ایوان کی میز پر پیش کرے گی۔ صرف اس لئے کہ ان سالوں کی بدانتظامی سے سبق حاصل کیا جاسکے۔

- یو پی اے حکومت کو مزید اصلاحات کے لیے تیار ایک صحت مند معیشت وراثت میں ملی تھی، لیکن اس نے اپنے 10 سالوں میں اسے نان پرفارمنگ بنا دیا۔
- المیہ یہ ہے کہ یو پی اے قیادت، جو شاید ہی کبھی 1991 کی اصلاحات کا کریڈٹ لینے میں ناکام رہتی ہو، 2004 میں اقتدار میں آنے کے بعد اصلاحات کو چھوڑ دیا۔

- اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ یو پی اے حکومت نے 2008 کے عالمی مالیاتی بحران کے بعد کسی بھی طرح سے اعلیٰ اقتصادی ترقی کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری کے باوجود میکرو اکنامک بنیادوں کو بری طرح کمزور کر دیا۔
- ایسی ہی ایک بنیاد جسے یو پی اے حکومت نے بری طرح کمزور کر دیا تھا وہ تھی قیمتوں میں استحکام

بینکنگ بحران

بینکنگ کا بحران یو پی اے حکومت کی سب سے اہم اور بدنام زمانہ وراثت میں سے ایک تھا۔

- 2014 میں بینکنگ کا بحران بہت بڑا تھا، اور داؤں پر لگی ہوئی کل رقم بہت زیادہ تھی۔ مارچ 2004 میں پبلک سیکٹر کے بینکوں کے مجموعی ایڈوانس صرف 6.6 لاکھ کروڑ روپے تھے۔ مارچ 2012 میں، یہ 39.0 لاکھ کروڑ روپے تھا۔
- اس کے علاوہ، تمام مسائل والے قرضوں کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ پس پردہ اور بھی بہت کچھ تھا۔ مارچ 2014 میں شائع ہونے والی کریڈٹ سوئس کی ایک رپورٹ کے مطابق، ایک سے کم سود کوریج کے تناسب والی سب سے اوپر کی 200 کمپنیوں پر بینکوں کے تقریباً 8.6 لاکھ کروڑ روپے کے قرض واجب الادا ہیں۔
- ان قرضوں میں سے تقریباً 44 فیصد (3.8 لاکھ کروڑ روپے) کو ابھی تک مشکل اثاثوں کے طور پر تسلیم کیا جانا باقی ہے۔ اس سے جی این پی اے تناسب میں مزید 6.7 فیصد کا اضافہ ہو جاتا۔ 2018 میں، ایک پارلیمانی پینل کے تحریری جواب میں، ریزرو بینک آف انڈیا کے سابق گورنر نے یہ کہا تھا کہ بڑی تعداد میں 2008-2006 کی مدت میں شروع ہوئے تھے۔
- ایک ایسے دور میں جہاں سرمایہ کا بہاؤ غالب ہے، بیرونی تجارتی قرضوں (ای سی بی) پر ضرورت سے زیادہ انحصار کی وجہ سے ہندوستان کی بیرونی کمزوری میں اضافہ ہوا۔
- 2013 میں جب امریکی ڈالر کی قیمت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ یو پی اے حکومت نے بیرونی اور میکرو اکنامک استحکام سے سمجھوتہ کیا تھا، اور 2013 میں کرنسی میں گراوٹ آئی تھی۔ 2011 اور 2013 کے درمیان امریکی ڈالر کے مقابلے ہندوستانی روپیہ اپنی اونچائی سے کم تک، 36 فیصد گر گیا
- ریزرو بینک آف انڈیا نے 2013 میں اعلیٰ پریمیم پر این آر آئی کے لیے فارن کرنسی نان ریزیڈنٹ ڈپازٹ کے لئے خصوصی ونڈو کھولا تھا، جب غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کی بڑی کمی ہوئی تھی۔

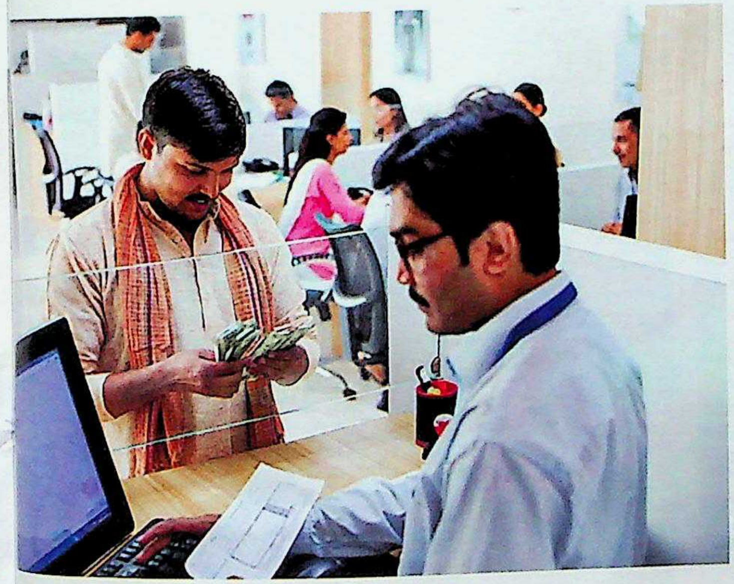

- یو پی اے حکومت کے تحت، غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر جولائی 2011 میں تقریباً 294 بلین امریکی ڈالر سے کم ہو کر اگست 2013 میں تقریباً 256 بلین امریکی ڈالر رہ گئے تھے۔ ستمبر 2013 کے آخر تک، غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر صرف 6 ماہ سے زیادہ کی درآمدات کی مالی اعانت کے لیے کافی تھے، جو مارچ 2004 کے آخر میں 17 ماہ سے کم تھے۔
- 2008 کے عالمی مالیاتی بحران کے بارے میں یو پی اے حکومت کا ردعمل– ان بدتر اثرات سے نمٹنے کے لیے ایک مالی محرک پیکج – اس مسئلے سے کہیں زیادہ بدتر تھا جو اس نے حل کرنے کی کوشش کی تھی۔
- یہ مرکزی حکومت کی مالی اعانت اور برقرار رکھنے کی صلاحیت سے باہر تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس محرک کا ان نتائج سے کوئی تعلق نہیں ہے جو اس نے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی کیونکہ ہماری معیشت بحران سے غیر ضروری طور پر متاثر نہیں ہوئی تھی۔ جی ایف سی کے دوران، ہندوستان کی ترقی مالی سال 2009 میں سست ہو کر 3.1 فیصد ہو گئی لیکن مالی سال 2010 میں تیزی سے 7.9 فیصد ہو گئی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہندوستان 2008 کے عالمی مالیاتی بحران سے بری طرح متاثر نہیں ہو اتھا

ابھرتی ہوئی معیشتیں	جی ایف سی سے متاثر سال 2009	2008
برازیل	-0.1	5.1
چین	9.4	9.6
بھارت	8.5	3.9
انڈونیشیا	4.7	7.4
کوریا	0.8	3.0
میکسیکو	-6.3	0.9
روس	-7.8	5.2

ترقی یافتہ معیشتیں	جی ایف سی سے متاثر سال 2009	2008
کناڈا	-2.9	1.0
فرانس	-2.8	0.1
جرمنی	-5.7	1.0
اٹلی	-5.3	-1.0
جاپان	-5.7	-1.2
برطانیہ	-4.5	-0.2
امریکہ	-2.6	0.1

یو پی اے حکومت کے دور میں پبلک فائنانسز کو بہت زیادہ مالیاتی خسارہ کے ساتھ ایک خوفناک حالت میں لایا گیا تھا۔

- یو پی اے حکومت کی طرف سے آئل مارکیٹنگ کمپنیوں، فرٹیلائزر کمپنیوں اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کو جاری کی گئی نقد سبسڈی کے بدلے خصوصی سیکیورٹیز (آئل بانڈز) مالی سال 2006 سے مالی سال 2010 تک کے پانچ سالوں میں کل 1.9 لاکھ کروڑ روپے سے کچھ زیادہ تھیں۔
- ہر سال کے لیے سبسڈی بل میں ان کی شمولیت سے مالیاتی خسارہ اور محصولات کا خسارہ بڑھ جاتا، لیکن انہیں چھپا دیا گیا تھا۔

مرکزی حکومت کے قرض میں اضافہ

اپنی مالیاتی بدانتظامی کے نتیجے میں، یو پی اے حکومت کا مالیاتی خسارہ اس کی توقع سے کہیں زیادہ ہو گیا، اور اس کے بعد اس نے 12-2011 کے بجٹ کے مقابلے میں مارکیٹ سے 27 فیصد زیادہ قرض لینا شروع کر دیا۔

- معیشت کے لیے مالیاتی خسارے کا بوجھ برداشت کرنا بیحد مشکل ہو گیا۔ لٰہذا، انتہائی غیر پیداواری حکومتی قرضے کو سمجھنے کے لیے 2005 سے 2014 تک پالیسی کی ناکامیوں کے نتیجے میں اخراجات کی غیر موثر حکمت عملی اور سرکاری خزانے کو پہنچنے والے محصولات کے نقصانات کو گہرائی سے جاننا ضروری ہے۔
- عالمی مالیاتی اور اقتصادی بحران کے اثرات کو ختم کرنے کے بہانے یو پی اے حکومت نے نہ صرف بازار سے بہت زیادہ قرض لیا بلکہ جو فنڈز اکٹھے کیے گئے ان کا استعمال غیر پیداواری طور پر کیا گیا۔

بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں سنگین غفلت برتی گئی، جس کی وجہ سے صنعتی اور اقتصادی ترقی لڑکھڑا گئی۔

- ایک پی آئی ایل کے جواب میں سپریم کورٹ میں جمع کرائے گئے حلف نامہ میں، یو پی اے حکومت نے کہا کہ تقریباً 40,000 کلو میٹر قومی شاہراہوں میں اضافہ کیا گیا جن میں 1997 سے 2002 تک این ڈی اے کے دور حکومت میں 24,000 کلو میٹر طویل قومی شاہراہوں کو شامل کیا گیا۔
- اس کے بعد، یو پی اے کے پچھلے دس سالوں (2004 سے 14) میں صرف 16,000 کلو میٹر کا ہی اضافہ ہوا۔
- ریزرو بینک کی رپورٹ میں بھی یو پی اے حکومت کی طرف سے ضرورت سے زیادہ آمدنی کے اخراجات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ناقص پالیسی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے نتیجے میں بھی یو پی اے کے سالوں کے دوران سماجی شعبے کی بہت سی اسکیموں کے لیے بڑے پیمانے پر فنڈز خرچ نہیں کیے گئے۔
- سماجی اور دیہی شعبے کی 14 بڑی وزارتوں میں، یو پی اے حکومت (2004 سے 14) کے دوران بجٹ کے اخراجات میں سے مجموعی طور پر 94,060 کروڑ روپے خرچ نہیں کیے گئے تھے، جو کہ اس مدت کے دوران مجموعی بجٹ تخمینہ کا 6.4 فیصد تھا۔
- اس کے برعکس، این ڈی اے حکومت (2014 سے 2024) کے دوران تخمینہ میں سے صرف 37,064 کروڑ روپے خرچ نہیں کئے گئے جو بجٹ تخمینہ کا ایک فیصد سے بھی کم ہے۔

یو پی اے حکومت کے تحت ہندوستانی کنبوں کے لیے صحت کے اخراجات باعث تشویش رہے ہیں۔

- حقیقت یہ ہے کہ آؤٹ آف پاکٹ کے اخراجات (او او پی ای) مالی سال 14 میں ہندوستان کے کل صحت کے اخراجات (ٹی ایچ ای) کا 64.2 فیصد پر مشتمل تھے (مالی سال 2005 میں 69.4 فیصد او او پی ای کے فیصد سے کچھ زیادہ بہتری کے ساتھ) جس کا مطلب ہے کہ صحت کے اخراجات کی وجہ سے ہندوستانی شہریوں کی جیب خالی ہوتی رہی۔
- طویل مدتی قومی ترقی پر غور و خوض کا ایسا فقدان تھا کہ دفاعی تیاری کے نازک مسئلے میں بھی مفلوج پالیسی کی وجہ سے خلل آ گیا تھا۔

عوامی وسائل کی بربادی سے معیشت روبہ زوال ہوئی

- یو پی اے حکومت کی حکمرانی کی دہائی (پالیسی کا فقدان) غلط پالیسی، 2 جی اور کوئلہ گھوٹالے جیسے گھوٹالوں سے بھری رہی۔
- جولائی 2012 میں یو پی اے حکومت کو ہماری تاریخ کی سب سے بڑی بجلی کی کٹوتی کے لیے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، جس نے 62 کروڑ لوگوں کو اندھیرے میں ڈال دیا اور قومی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیا۔
- اس طرح کے اندھیرے نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، یہاں تک کہ کوئلہ اور گیس جیسے ایندھن کی کمی کی وجہ سے 24,000 میگاواٹ سے زیادہ پیداواری صلاحیت بے کار پڑی رہی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

- 2 جی گھوٹالے اور پالیسی کے فقدان کی وجہ سے ہندوستان کا ٹیلی کام سیکٹر ایک قیمتی دہائی کھو بیٹھا۔ یو پی اے کے دور حکومت میں اسپیکٹرم کی تقسیم کے عمل میں شفافیت کا فقدان تھا اور 09-2008 تک کے سالوں میں اس کا اکثر غلط استعمال ہوا، جس کا نتیجہ 2 جی گھوٹالے کی صورت میں نکلا۔
- یو پی اے حکومت کی طرف سے شروع کی گئی 80:20 گولڈ ایکسپورٹ امپورٹ اسکیم اس بات کی مثال ھے کہ کس طرح حکومتی نظام اور طریقہ کار کو ناجائز منافع کے حصول کے لیے مخصوص مفادات کی تکمیل کے لیے تباہ کر دیا گیا۔

مفلوج پالیسی اور پروجیکٹ میں تاخیر

- یو پی اے حکومت کی مدت پالیسی کے فقدان کی مثالوں سے بھری پڑی تھی۔ کابینہ سکریٹری نے 2013 میں کہا تھا۔ یو پی اے حکومت مشترکہ اہداف کو سمجھ نہیں پائی، اور دائرہ کار، مقصد اور نفاذ کی ذمہ داریوں میں وسیع بین وزارتی اختلافات موجود تھے۔
- جہاں دنیا بھر کے سرمایہ کار کاروبار کرنے میں آسانی چاہتے تھے، یو پی اے حکومت نے پالیسی سازی کو عدم استحکام فراہم کیا۔ یو پی اے حکومت کے زیر اثر سرمایہ کاری کے ماحول کی وجہ سے گھریلو سرمایہ کار بیرون ملک جانے لگے۔
- یو پی اے حکومت نے پچھلی حکومت کی طرف سے لائی گئی اصلاحات کا فائدہ اٹھایا لیکن ان کی طرف سے وعدہ کردہ اہم اصلاحات کو پورا کرنے میں ناکام رہی۔ ہندوستان میں آدھار، جو ڈیجیٹل بااختیاری کی علامت ھے، کو بھی یو پی اے کے ھاتھوں نقصان اٹھانا پڑا۔

خراب طریقے سے نافذ کئے گئے ترقیاتی پروگرام اور پروجیکٹ

- جب مودی حکومت نے اقتدار سنبھالا تو معیشت میں کوئی واضح، متوقع یا مفید نتیجہ نکلتا نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ ہندوستان کے پالیسی سازوں اور ملک کے لیے ترجیحات کے درمیان رابطہ اس قدر ٹوٹا ہوا تھا کہ عوام نے 2014 کے عام انتخابات میں این ڈی اے کو باگ ڈور سنبھالنے کے لیے زبردست مینڈیٹ دیا۔
- ریلوے کے 442 جاری منصوبوں میں سے صرف 156 (35 فیصد) منصوبوں کے لیے منصوبوں کی تکمیل کا ھدف مقرر کیا گیا تھا۔ پروجیکٹوں کی تکمیل میں تاخیر کے نتیجے میں لاگت 1.07 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہو گئی۔
- مہارت کی ترقی کے 57 سے 83 فیصد شراکت دار مالی سال 11 سے مالی سال 14 کے دوران اپنے اہداف کو پورا کرنے میں ناکام رہے۔ ریلوے بورڈ نے حفاظتی نقطہ نظر سے بحالی کی نشاندھی کرنے کے بعد پل کے کاموں کو منظوری دینے میں اوسطاً 43 ماہ کا وقت لیا اور اس کے بعد بھی پل کا کام اوسطاً 41 ماہ کی تاخیر سے مکمل ہوا۔
- یو پی اے حکومت کی دہائی ایک گنوا دی گئی دہائی تھی کیونکہ وہ مضبوط بنیادی معیشت اور واجپئی حکومت کے ذریعہ چھوڑی گئی اصلاحات کی رفتار سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہی۔ بار بار یو پی اے حکومت میں قیادت کا بحران آیا۔

معیشت کو بحران، مایوسی کی صورت حال سے بچانا

- یو پی اے حکومت کی معاشی اور مالی بدانتظامی نے بالآخر اپنی مدت کے اختتام تک ہندوستان کی ترقی کی صلاحیت کو کھوکھلا کر دیا تھا۔ یو پی اے حکومت کے دوران معیشت اپنے راستے سے بھٹک گئی تھی۔
- جیسے ھی ھماری حکومت نے 2014 میں اقتدار سنبھالا، ہم نے نظام اور پروسیس میں اصلاح اور تبدیلی کی فوری ضرورت کو تسلیم کیا، تاکہ ہندوستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی میکرو اکنامک بنیادوں کو بھی تقویت دی جاسکے۔
- ڈیجیٹل انقلاب کی قیادت کرنے سے لے کر کھلے میں رفع حاجت کے خاتمے تک، اور پوری اہل آبادی کو کامیابی کے ساتھ ٹیکہ لگانے سے لے کر دیسی ویکسین کا استعمال کرتے ہوئے برآمدات کو کافی حد تک متنوع بنانے تک، ہندوستان نے ھمارے نئے حکمرانی کے نمونے کے تحت قابل ذکر سنگ میل حاصل کیے ھیں۔
- اس کے ساتھ ساتھ ہم نے معیشت اور کاروباری شعبے کو بھی مضبوط کیا ھے۔ ھماری حکومت کے ابتدائی سالوں میں ایک جامع اصلاحاتی عمل کی بنیاد رکھی گئی۔
- آئی ایم ایف کی آرٹیکل IV رپورٹ (2015) میں ذکر کیا گیا ھے کہ "بھارت کی قریب المدت ترقی کے نقطہ نظر میں بہتری آئی ھے اور خطرات کا توازن اب زیادہ سازگار ھے، جس میں سیاسی یقین میں اضافہ، متعدد پالیسی اقدامات، بہتر کاروباری اعتماد، اشیا کی درآمدی قیمتوں میں کمی، اور بیرونی قیمتوں میں کمی سے مدد ملی ھے"۔
- دو سال بعد اپنے 2017 کے آرٹیکل IV کی رپورٹ میں، آئی ایم ایف نے بھارت کے بارے میں اپنی امید کو مزید بڑھاتے ہوئے کہا کہ "اہم اصلاحات کے نفاذ، سپلائی سائیڈ رکاوٹوں کو کم کرنے اور مناسب مالیاتی اور اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے درمیانی مدت کی ترقی کے امکانات بہتر ہوئے ھیں جو میکرو اکنامک استحکام کو بڑھاتے ھیں"۔
- ھماری حکومت کے ابتدائی سالوں میں اصلاحاتی عمل کے آغاز کے مثبت نتائج برآمد ہونے لگے، سرمایہ کاروں کے لیے ماحول کو بہتر بنایا گیا اور معیشت کے لیے سازگار نقطہ نظر پیدا ہوا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

2012-13 اور 2021-22 میں ہندوستان کے میکرو اکنامک بنیادی اصولوں کی حیثیت

میکرو اکنامک بنیادی اصول	ٹیپر 1 (2012-13)	ٹیپر 2 (2021-22)
جی ڈی پی فیصد کے طور پر موجودہ اکاؤنٹ بیلنس	-4.8	-1.2
وائی او وائی حقیقی جی ڈی پی نمو (فیصد)	5.5	9.1
زرمبادلہ کے ذخائر جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر	16.0	20.1
ہیڈلائن وائی او وائی افراط زر	9.9	5.5
شرح مبادلہ میں کمی (آئی این آر/یو ایس ڈی) وائی او وائی	6.3	3.1

ماخذ: ایم او ایس پی آئی

پچھلے دس سالوں میں حکومت نے جمود کا شکار مالیاتی شعبے کو بحال کیا ھے اور معیشت کے اندر کریڈٹ ایکو سسٹم کو بہتر کیا ھے، جس سے نمایاں بہتری آئی ھے۔

بینکنگ سسٹم: بیمار و تھا، صحت مند ھوا

پبلک سیکٹر بینکوں کا کلیدی تناسب (اعداد و شمار فیصد میں)	2013-14	2022-23
خالص سود کا مارجن (این آئی ایم)	2.45	2.72
اثاثوں پر ریٹرن (آر او اے)	0.50	0.79
ایکویٹی پر ریٹرن (آر او ای)	8.48	12.35

- ھماری حکومت کے 'نیشن فرسٹ' کے ویژن نے ہندوستان کے بنیادی ڈھانچے اور لاجسٹکس ایکو سسٹم کے معیار کو تبدیل کر دیا ھے، جو ملک کے لیے سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور عالمی ویلیو چینز میں اپنی موجودگی کو بڑھانے کے لیے فیصلہ کن ھوگا۔
- مثال کے طور پر جب ھماری حکومت نے مالی سال 2015 میں چارج سنبھالا تو قومی شاہراہ کی تعمیر کی رفتار 12 کلو میٹر یومیہ تھی۔ مالی سال 2023 میں تعمیر کی رفتار 2.3 گنا سے بڑھ کر 28 کلو میٹر یومیہ ھوگئی۔

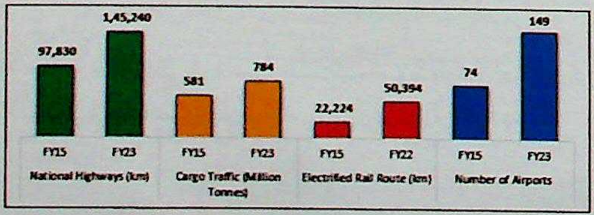

- اس کے علاوہ، دفاعی شعبے کے لیے اہم آلات کی خریداری، جو قومی سلامتی کے لیے سب سے اہم ھے، کو یو پی اے حکومت نے ترجیح نہیں دی تھی۔ ان پر ھماری حکومت نے خصوصی زور دیا ھے۔

ایک دھائی میں فریجائل فائیو سے ٹاپ فائیو بنے

- معاشی بدانتظامی نے ترقی کے امکانات کو روک دیا اور ہندوستان ایک کمزور معیشت بن گیا۔
- مورگن اسٹینلے نے ہندوستان کو 'فریجائل فائیو' کی سطح پر رکھا تھا — ایک گروپ جو ابھرتی ہوئی معیشتوں پر مشتمل ھے جس میں میکرو اکنامک بنیادیں کمزور ھیں۔ ان میں، دوسری باتوں کے ساتھ، کم نمو، زیادہ افراط زر، زیادہ بیرونی خسارہ اور عوامی مالیات کی خراب حالت شامل تھی۔
- حقیقت یہ ھے کہ معیشت 2004 میں 12 ویں سب سے بڑی معیشت سے 2014 میں 10 ویں سب سے بڑی معیشت بن سکی، جو کہ قلیل مدتی، معیار کے لحاظ سے کمتر حالت کو اجاگر کرتی ھے۔ وھیں اگلی ایک دھائی میں 5 ویں سب سے بڑی معیشت بن گئی۔ اگر 2020 میں کووڈ 19 کی عالمی وبا نہ ھوتی تو یہ دو سال پہلے 5 ویں سب سے بڑی معیشت بن چکی ھوتی۔
- جب سے ھماری حکومت نے 2014 میں اقتدار سنبھالا ھے، ہندوستانی معیشت میں کئی ساختیاتی اصلاحات کی گئی ھیں جنھوں نے معیشت کے میکرو اکنامک بنیادی اصولوں کو مضبوط کیا ھے۔
- ان اصلاحات کے نتیجے میں ہندوستان صرف ایک دھائی کے اندر 'فریجائل فائیو' کی سطح سے 'ٹاپ فائیو' کی سطح میں آگیا کیونکہ ایک چیلنجنگ عالمی ماحول کے درمیان معیشت بہت زیادہ لچکدار او تار میں سامنے آئی تھی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سرمایہ کاروں کے احساسات کی بحالی

ہماری حکومت 'پرکرتی' اور 'پرگتی' کو متوازن کرنے کی اصل روح کو سمجھتی ھے جو 2011 کے ضوابط میں مکمل طور پر غائب تھی۔ ہماری حکومت کی طرف سے کئے گئے اصلاحاتی اقدامات نے معیشت کے درمیانی مدت کے سرمایہ کاری کے امکانات کو نمایاں طور پر بلند کیا ھے۔

- معروف سرمایہ کار اور فنڈ مینیجر مارک موبیئس نے حال میں بیان دیا ھے کہ 'ہندوستان عظیم انعامات کے وعدوں سے سرمایہ کاروں کو تیزی سے اپنی جانب راغب کر رہا ھے۔ میں بھی اس کی بڑی ترقی کی صلاحیت سے مبہوت ہوں'۔

یو پی اے حکومت کے پروگرام کی فراہمی میں خاطر خواہ بہتری لانے کے علاوہ، ہماری حکومت نے ہندوستان کی ترقی کی صلاحیت کو استعمال کرنے کے لیے کئی پالیسی ایجادات بھی کیں۔

- پی ایم-کسان سمان ندھی نے کسانوں کو بااختیار بنایا اور قرض لینے والے اور قرض دہندہ کے تعلقات کو نقصان پہنچائے بغیر ان کی آمدنی کو بہتر بنایا
- 2014 میں یو پی اے حکومت سے وراثت میں ملنے والے بڑھے ہوئے افراط زر کے پائیدار چیلنج سے نمٹنے کے لیے، ہماری حکومت نے ذمہ دارانہ مالیاتی اور مالیاتی پالیسیوں کو لاگو کر کے مسئلے کی بنیادی وجوہات کو حکمت عملی سے حل کیا۔
- مالیاتی نظم و ضبط سے حکومت کے اخراجات کے فیصلوں کو محدود کیا گیا ھے۔ 2016 میں حکومت نے آر بی آئی کو 2 فیصد سے 6 فیصد کے بینڈ میں مہنگائی کو نشانہ بنانے کا مینڈیٹ دیا۔ مالی سال 2014 اور مالی سال 2023 کے درمیان اوسط سالانہ افراط زر مالی سال 2004 اور مالی سال 2014 کے درمیان 8.2 فیصد کی اوسط مہنگائی سے کم ہو کر 5.0 فیصد ہو گئی۔
- ہماری حکومت نے یو پی اے حکومت سے وراثت میں ملنے والے بیرونی سیکٹر کے بہت زیادہ خطرے کو کنٹرول کرنے کے لیے ٹھوس کوششیں کی ہیں۔
- ہماری حکومت کی طرف سے معیشت کے مضبوط بنیادی اصولوں کی بحالی کی وجہ سے روپئے نے عالمی دقتوں کے دوران بھی لچک کا مظاہرہ کیا۔

بااختیار بنانے اور مؤثر ترسیل کے ذریعے عوامی بہبود

فلاح و بہبود کے ذریعے بااختیار بنانا ہماری حکومت کا نصب العین رہا ھے۔ ہم نے ''سب کا ساتھ، سب کا وکاس'' کے فلسفہ کو اپنایا جس میں بنیادی سہولیات تک آفاقی رسائی کو ترجیح دی گئی، اور اس فلسفے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک شراکتی، مشن موڈ اپروچ اختیار کیا گیا۔

- ہماری حکومت نے سماجی تحفظ کا دائرہ بڑھانے کے ساتھ ٹیکنالوجی پر مبنی ڈلیوری اور نگرانی کے طریقہ کار کو لاگو کر کے نفاذ کے چیلنجوں کو حل کیا ھے۔ پالیسی ایجادات کئے۔

	یو پی اے حکومت		این ڈی اے حکومت	
اسکیم	مدت	نتیجہ	مدت	نتیجہ
سستی رہائش- دیہی	2003-14	کروڑ	2016-2024	کروڑ
بیت الخلاء کی تعمیر	2011-2014	1.8 کروڑ بیت الخلاء تعمیر کئے گئے	2014-2024	11.5 کروڑ گھریلو بیت الخلاء تعمیر کئے گئے
غیر منظم شعبے کے کارکنوں کے لیے مناسب پنشن	2011-2014	36.4 لاکھ مستفیدین	2015-2023	6.1 کروڑ مستفیدین
کم از کم زیرو بیلنس بینک اکاؤنٹس	2005-2012	10.3 کروڑ اکاؤنٹس	2014-2024	51.6 کروڑ اکاؤنٹس
دیہی بجلی کاری	2005-2014	2.15 کروڑ گھر	2017-2022	2.86 کروڑ گھروں کی بجلی کاری
سستی شرح پر ادویات	2008-2014	164 جن اوشدھی اسٹورز کھولے گئے جن میں سے 87 کام کر رہے ہیں	2014-2023	10,000 اسٹورز کھولے گئے
آپٹیکل فائبر نیٹ ورک	2011-2014	6577 کلومیٹر آپٹیکل فائبر بچھایا گیا	2015-2023	6.8 لاکھ آپٹیکل فائبر بچھایا گیا
غریبوں کے لیے زچگی فوائد	2010-2013	53 اضلاع میں 9.9 لاکھ مستفیدین	2017-2023	پورے ہندوستان میں 3.59 کروڑ مستفیدین

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

- 2013 میں فیڈرل ریزرو کے اعلان کے چار مہینوں کے اندر، روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں 14.9 فیصد تک گر گئی تھی۔
- اس کے برعکس، ٹیپر 2 کے اعلان کے بعد چار مہینوں کے اندر 2021 میں روپے کی قدر میں 0.7 فیصد سے زیادہ کمی ہوئی۔
- ہماری حکومت نے نہ صرف کرنٹ اکاؤنٹ کو سمجھداری سے منظم کیا، بلکہ اس نے زیادہ مستحکم غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کے ذریعے اس کی ہموار اور سہولت آمیز فنڈنگ کو یقینی بنایا۔
- مالی سال 2005 اور مالی سال 2014 کے درمیان 305.3 بلین امریکی ڈالر کی مجموعی ایف ڈی آئی کے مقابلے میں، ہماری حکومت نے مالی سال 2015 اور مالی سال 2023 کے درمیان نو سالوں میں تقریباً دوگنی رقم (596.5 بلین امریکی ڈالر) حاصل کی۔
- نتیجتاً، ہندوستان کا بیرونی شعبہ زیادہ محفوظ ہے، مارچ 2014 میں غیر ملکی زر مبادلہ کا ذخیرہ 303 بلین امریکی ڈالر (7.8 ماہ کی درآمدات کے برابر) سے بڑھ کر جنوری 2024 میں 617 بلین امریکی ڈالر (10.6 ماہ کی درآمدات) ہو گیا۔

پبلک فائنانس: قابل رحم صورت حال سے مستحکم حالت تک کا سفر (ساری اسٹیٹ ٹو سالڈ اسٹیٹ)

جب مودی حکومت اقتدار میں آئی تو پبلک فائنانس صحت مند حالت میں نہیں تھی۔ پبلک فائنانس کو اچھی صحت پر بحال کرنے کے لیے، ہماری حکومت نے ہندوستان کے مالیاتی نظام کو ایک اصلاح شدہ ٹیکس اور اخراجات کے ماحولیاتی نظام میں تبدیل کرنے کے لیے بہت کوششیں کی ہیں۔

- ماضی کے طرز عمل سے ہٹ کر، نیچے دیے گئے فنانسنگ کو اب شفاف طریقے سے ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اب تک، اس حکومت نے 2014 سے پہلے سبسڈی کی نقد ادائیگی کے بدلے آئل مارکیٹنگ کمپنیوں، فرٹیلائزر کمپنیوں اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کو جاری کردہ خصوصی سیکیورٹیز کے اصل اور سود کی ادائیگی کے لیے پچھلے دس سالوں میں تقریباً 1.93 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے ہیں۔
- یہ حکومت 2027-2025 کے دوران بقایا واجبات اور اس پر سود کی مد میں 1.02 لاکھ کروڑ روپئے خرچ کرے گی۔
- مرکزی حکومت کے بازار قرضے جو کہ یو پی اے کے سالوں میں غیر معمولی شرح سے بڑھے تھے، ہماری حکومت کے زیر کنٹرول تھے۔ 14-2004 کے دوران مارکیٹ سے قرض لینے میں ساڑھے چار گنا اضافہ ہوا، جبکہ 24-2014 کے درمیان اس میں 2.6 گنا اضافہ ہوا۔

عوامی اخراجات کے معیار میں بہتری

ہماری حکومت کی طرف سے اخراجات کے معیار میں کی گئی بہتری ہماری مالیاتی پالیسی کی بنیاد رہی ہے۔

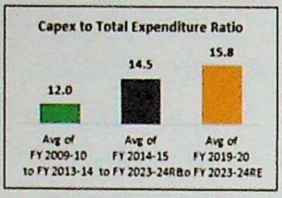

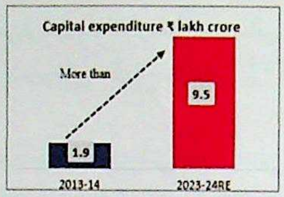

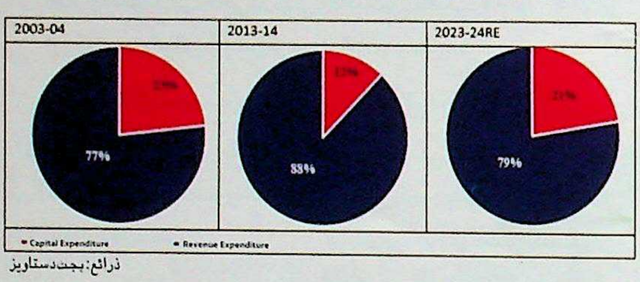

ذرائع: بجٹ دستاویز

- اعداد و شمار کے حساب سے دیکھیں تو بجٹ شدہ سرمایہ جاتی اخراجات میں معیشت کو نقصان پہنچائے بغیر سال 2014 سے مالی سال 2024 (آر ای) تک پانچ گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔
- اعلی نمو کی مدت (پرو سائیکلکل) کے دوران بجٹ بڑھانے کے یو پی اے حکومت کے نقطہ نظر کے برعکس موجودہ حکومت نے بجٹ کے حجم کو کنٹرول کرنے کی ایک مالیاتی پالیسی پر عمل کیا ہے اور کسی بھی غیر متوقع صورت حال سے نمٹنے کے لیے مناسب مالیاتی گنجائش پیدا کی ہے۔

پچھلی دہائی میں مضبوط محصول نمو کے ساتھ اصلاح شدہ ٹیکس ماحولیاتی نظام

جی ایس ٹی نظام کا تعارف ایک انتہائی ضروری ساختیاتی اصلاحات تھی۔ گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) کے متعارف ہونے سے پہلے 440 سے زیادہ ٹیکس کی شرحیں تھیں، ایکسائز ڈیوٹی اور ان شرحوں کا انتظام کرنے والی متعدد ایجنسیوں کی تعمیل کی ضروریات کا مطلب یہ تھا کہ ہندوستان کی اندرونی تجارت نہ تو آزاد تھی اور نہ ہی متحد تھی۔

- اصلاحات کے نفاذ سے 29 ریاستوں اور 7 مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں یکسانیت پیدا کی گئی، جو کہ اپنے مختلف ٹیکس ڈھانچے کی وجہ سے اپنے طور پر اقتصادی شعبے تھے۔ نئے ٹیکس ڈھانچے کی خصوصیت سیاسی اتفاق رائے کی تشکیل اور جی ایس ٹی کونسل کی خود مختاری ہے، یہ دونوں کوآپریٹیو وفاقیت کی نمایاں مثالیں ہیں۔ پچھلی دہائی کے دوران دور رس ٹیکس اصلاحات نے موثر نظام قائم کیا ہے، جس سے محصولات کی وصولی اور تعمیل میں بہتری آئی ہے۔
- مالی سال 2015 سے مالی سال 2024 تک ترمیم شدہ تخمینہ کے لئے اوسط ٹیکس جی ڈی پی کا تناسب تقریباً 10.9 فیصد ہے، جو 14-2004 کے دوران کے دس سال کے 10.5 فیصد کے اوسط سے زیادہ ہے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ٹیکس کی کم شرحوں اور کووڈ-19 کی وبا کے دوران فراہم کردہ راحتوں کے باوجود ایسا ممکن ہوا۔

- کیلکولیشن سے پتہ چلتا ہے کہ جی ایس ٹی نے گھرانوں کو دسمبر 2017 سے مارچ 2023 تک تقریباً 45,000 کروڑ روپے ہر ماہ بچانے میں مدد کی ہے۔ اسی مدت کے دوران، جی ایس ٹی سے ماہانہ اوسط آمدنی مالی سال 2018 میں 90,000 کروڑ روپے سے مالی سال 2024 میں 1.7 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی ہے۔
- یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ریاستیں ترقی میں برابر کی شراکت دار ہیں، ہماری حکومت نے تعاون پر مبنی وفاقیت کی حقیقی روح میں، 14 ویں اور 15 ویں مالیاتی کمیشن کی سفارشات کو تسلیم کیا۔

دونوں حکومتوں میں ریاستوں کو کی گئی منتقلی کا موازنہ

(اے) ٹیکس کی تقسیم اور ایف سی گرانٹس کے ذریعے ریاستوں کو 3.8 گنا زیادہ وسائل	(ب) ٹیکس کی تقسیم اور ایف سی گرانٹس کے ذریعے ریاستوں کو جی ڈی پی کے 1 فیصد پوائنٹ کے اضافی وسائل

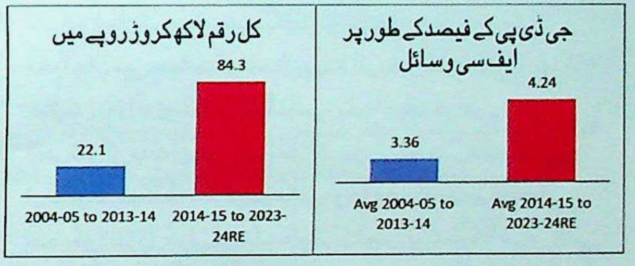

ٹیلی کام سیکٹر میں بہتر نظم و نسق کا آغاز

- 2014 کے بعد سے، ہماری حکومت نے ٹیلی کام مارکیٹ کی صورتحال کو درست کرنے اور اس سیکٹر میں پالیسی جاتی واضح فقدان کے نتیجے میں ہونے والی ناکامیوں کو مؤثر طریقے سے سنبھالنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ اس نے اسپیکٹرم کی نیلامی، تجارت اور اشتراک کے شفاف طریقے لائے، جس سے اسپیکٹرم کا زیادہ سے زیادہ استعمال ممکن ہو سکا۔ 2022 میں 5 جی نیلامی کے انعقاد نے اب تک کی اعلیٰ ترین نیلامی قیمت پر اسپیکٹرم کی اعلیٰ مقدار یعنی 52 گیگا ہرٹز، مختص کر کے ٹیلی کام خدمات فراہم کنندگان (ٹی ایس پی) کے لئے جامع اسپیکٹرم کی دستیابی میں اضافہ کیا۔
- اس کے علاوہ، ٹی ایس پی کے لیے مناسب نقدی بہاؤ نے انہیں 5 جی تکنیک میں 5 جی سرمایہ کاری کرنے میں اہل بنایا، جس سے ملک میں 5 جی نیٹ ورک کا آغاز ہوا، جسے دنیا میں سب سے تیز رفتار 5 جی کے آغاز کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ تمام اقدامات کی افادیت تمام ٹیلی کام سروس فراہم کرنے والوں کی بڑھتی ہوئی مجموعی آمدنی سے ظاہر ہوتی ہے، جو پہلے ہی 3 لاکھ کروڑ روپئے کے اعداد و شمار کو عبور کر چکی ہے۔

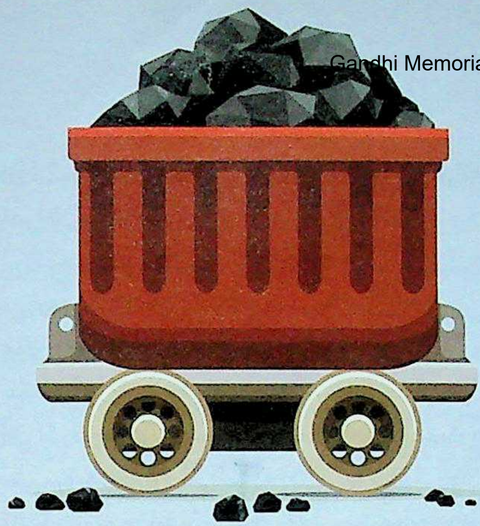

اقتدار میں آنے کے بعد، ہماری حکومت نے ملک کے کوئلے کے وسائل کی شفاف تقسیم اور توانائی کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے فوری طور پر کول مائنز خصوصی التزامات (سی ایم ایس پی) ایکٹ 2015 کو تیزی سے نافذ کیا۔ مختلف دیگر اقدامات میں پہلی بار کوئلے کے بلاکس کی نیلامی، تجارتی کوئلے کی کان کنی، کوئلہ لنکیج کی معقولیت، کوئلے کی ای نیلامی کے لیے سنگل ونڈو وغیرہ شامل ہیں۔

- بدلتے ہوئے ماحول میں مرکز، ریاستوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہے۔ عدم دستیابی کو دور کرنے اور کوئلے کے شعبے میں مسابقت اور شفافیت کو بڑھانے کے لیے، ہماری حکومت نے پچھلے دس سالوں میں متعدد اصلاحات کی ہیں۔
- کوئلے کے شعبے میں شفافیت لانے کے لیے ہماری حکومت کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں، مالی سال 2023 میں کوئلے کی پیداوار 893.19 میٹرک ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی، جو کہ ہندوستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہے۔
- مالی سال 2023 میں کوئلے کی پیداوار کی سطح مالی سال 2014 میں 565.77 میٹرک ٹن کی کوئلے کی پیداوار کے مقابلے میں تقریباً 57.8 فیصد کا اضافہ درج کرتا ہے۔ مالی سال 2009 سے مالی سال 2014 تک کوئلے کی پیداوار کا سی اے جی آر 2.8 فیصد تھا، اگر اسے جاری رکھا جاتا تو مالی سال 2023 میں کوئلے کی پیداوار 725.39 میٹرک ٹن ہوتی۔
- ہماری حکومت نے ملک کے بجلی سیکٹر کو درپیش متعدد مسائل کو حل کیا ہے، اس طرح اسے بجلی کی کمی والی صورت حال سے کافی بجلی والی مضبوط صورت حال میں تبدیل کر دیا ہے۔

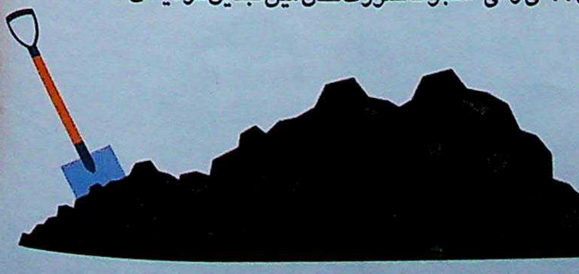

tion Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

|| رام مندر ||

ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد

रामराज

1. متسی
2. کُرم
3. وراہ
4. نرسمہ
5. وامن
6. ہنومان
7. پرشورام
8. رام
9. کرشن
10. بدھ
11. کلکی
12. گروڑ

شری رام للا کی مورتی میں
12 سوروپ کے درشن

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

22 جنوری 2024، ایودھیا میں شری رام للا کی پران پرتشٹھا

عظیم ہندوستان کے سفر کا آغاز...

ایودھیا کے جنم بھومی مندر میں شری رام للا وراجمان ہوئے۔ پانچ سو برسوں کی انصاف کی لڑائی ختم ہوئی تو 22 جنوری 2024 کا دن کروڑوں عقیدت مندوں کی امیدوں اور امنگوں کی تکمیل کا دن بن گیا۔ رام راج کے ویژن کو پورا کرتے نئے ہندوستان میں یہ دن دس ہزار سال تک ایک تاریخی دن برقرار رہے گا۔ آزاد ہندوستان کی طویل ترین تحریک رام جنم بھومی پر مندر کی تعمیر کا پس منظر، ایک بھارت شریشٹھ بھارت کے فلسفہ، عزم کی تکمیل کی مثال، رام کی زندگی سے لے کر رام راج کی پرکرتی اور نئے دور کے آغاز پر ہوئی بات۔ داخلی امور اور امداد باہمی کے مرکزی وزیر امت شاہ نے 10 فروری کو لوک سبھا میں شری رام مندر کی تعمیر اور شری رام للا کی پران پرتشٹھا پر بحث کے جواب میں نئے ہندوستان کے ظہور پر عوام کی آواز اٹھائی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

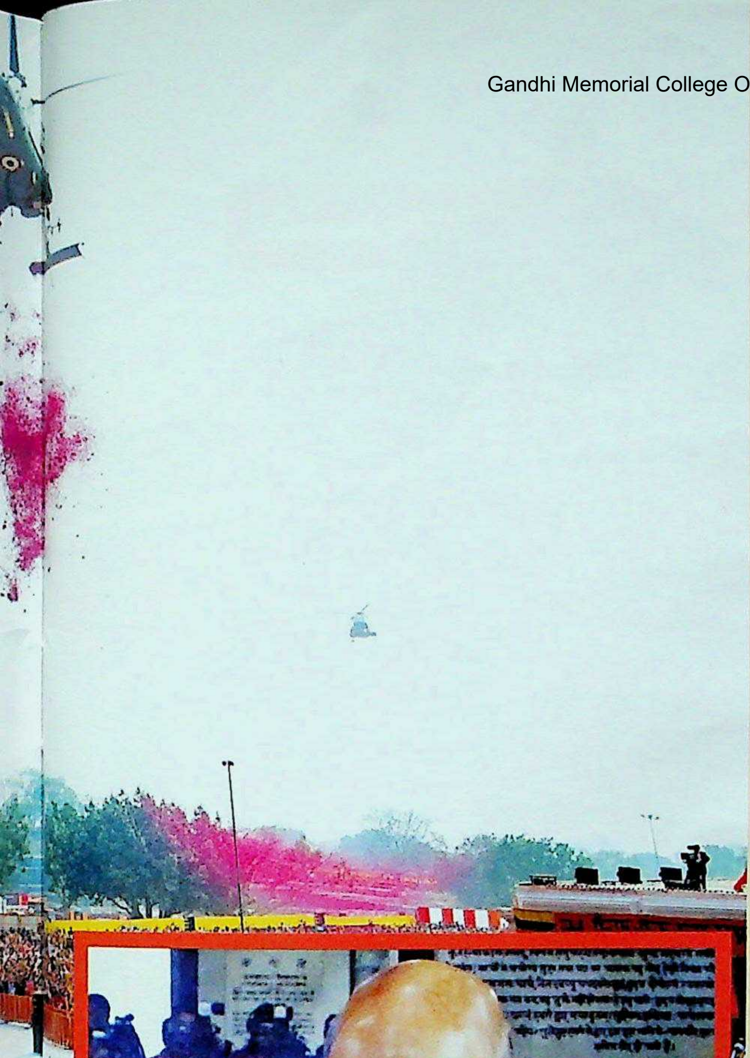

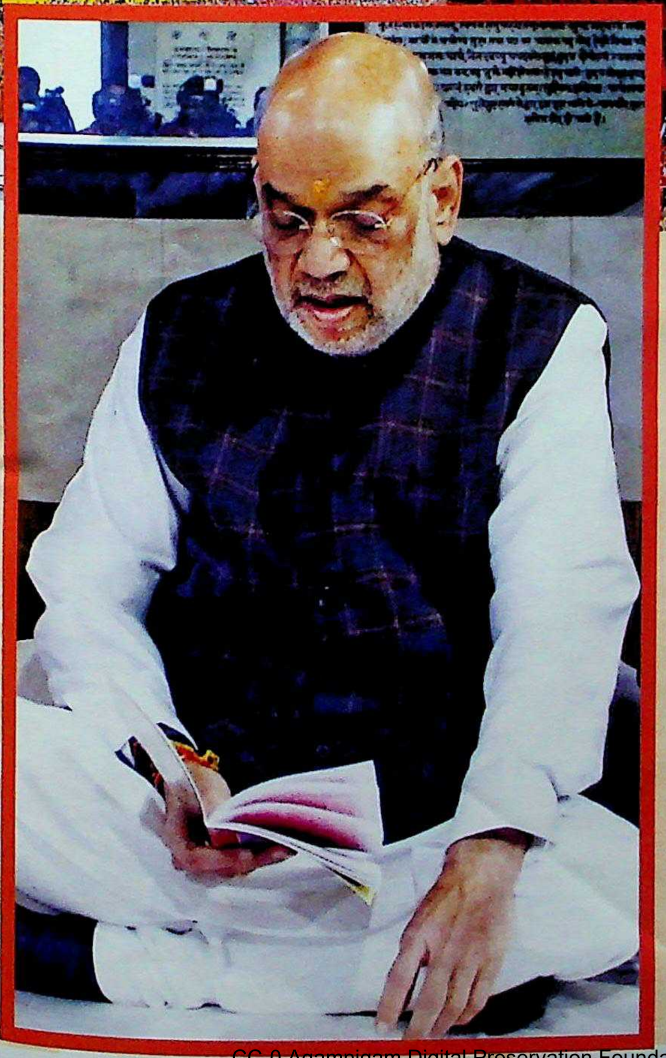

آزادی کے بعد قوم کی زندگی میں جو چند اہم تجاویز آئی ہیں، ان میں سے ایک تجویز شری رام جنم بھومی پر مندر کی تعمیر کی ہے۔ آپ نے مجھے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا، اس کے لیے میں تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

ملک کے 140 کروڑ عوام کی طرف سے بھی میں اسپیکر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ ایوان ضابطے سے تو چلتا ہی ہے، ہر بحث اصولوں کی پابند ہے، آئین کا پابند ہے۔ لیکن ایک لحاظ سے عوامی شعور، عوامی امنگوں اور عوامی خواہشات کا ترجمان بننے کی بھی اس ایوان کی ذمہ داری ہے اور آج وہی ہو رہا ہے۔ 140 کروڑ عوام کے ملک میں اور دنیا بھر میں بیٹھے ہوئے رام بھکتوں کے لئے جو 22 جنوری کے بعد حیرت انگیز روحانی شعور کا تجربہ کر رہے ہیں، ان کو الفاظ دینے کے لئے آپ نے مجھے وقت دیا، اس کے لئے ملک ہمیشہ آپ کا ممنون رہے گا۔

میں آج کسی کا جواب نہیں دوں گا۔ آج میں اس ایوان کے سامنے اپنے خیالات اور ملک کے عوام کی وہ آواز پیش کرنا چاہتا ہوں جو برسوں سے عدالتی کاغذات میں دبے ہوئے تھے۔ نریندر مودی جی کے وزیر اعظم بننے کے بعد اس کو آواز بھی ملی، اظہار بھی ملا۔

22 جنوری کا دن دس ہزار برسوں کے لئے تاریخی دن

22 جنوری کا یہ دن، گرچہ کچھ لوگ کچھ بھی کہیں، میں واضح طور پر دیکھ رہا ہوں کہ 22 جنوری کا دن دس ہزار سالوں کے لئے تاریخی دن ہونے والا ہے، اس بات کو سب کو سمجھنا چاہیے۔ جو لوگ تاریخ کو نہیں پہچانتے، تاریخی لمحات کو نہیں پہچانتے، وہ اپنا وجود کہیں نہ کہیں کھو بیٹھتے ہیں۔ میں آج ایک بار پھر کہنے جا رہا ہوں کہ 22 جنوری کا دن دس ہزار سے بھی زیادہ سالوں تک اس ملک کا تاریخی دن رہنے والا ہے۔

22 جنوری کا دن، ناانصافی کے خلاف جدوجہد اور تحریک کے خاتمے کا دن ہے جو 1528 میں شروع ہوئی تھی۔ انصاف کی یہ لڑائی جو 1528 سے شروع ہوئی ،یہیں ختم ہوگئی ہے۔ 22 جنوری کروڑوں عقیدت مندوں کی امید، آرزو اور کامیابی کا دن ہے۔ آج ان کی امیدیں اور خواہشیں پوری ہو چکی ہیں۔ 22 جنوری کا دن، پورے ہندوستان کے روحانی شعور کی بحالی کا دن، آج تاریخ بن گیا ہے۔ 22 جنوری کا دن عظیم ہندوستان کے سفر کے آغاز کا دن ہے۔ 22 جنوری ماں بھارتی

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کے وشوگرو بننے کی راہ ہموار کرنے والا دن بننے والا ہے۔

رام اور رام چرتر کے بغیر اس ملک کا تصور نہیں

اس ملک کا تصور رام اور رام چرتر کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ جو لوگ اس ملک سے شناسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اسے جاننا اور محسوس کرنا چاہتے ہیں، وہ رام اور رام چرت مانس کے بغیر ایسا نہیں کر سکتے۔ رام اور رام کا کردار اس ملک کے لوگوں کی روح ہیں، یہ سبھی کو سمجھنا چاہیئے، تسلیم کرنا چاہیئے۔ اسی لیے ہمارے آئین کی پہلی کاپی سے لے کر مہاتما گاندھی کے مثالی راجیہ کے تصور کو رام راجیہ کا نام دیا گیا، آئین میں بھی رام دربار کو جگہ دی گئی۔ جو لوگ رام کے علاوہ ہندوستان کا تصور کرتے ہیں، وہ ہندوستان کو نہیں جانتے ہیں وہ ہماری غلامی کے دور کی نمائندگی کرتے ہیں۔

رام شخص نہیں، رام علامت ہیں

رام کوئی شخص نہیں ہیں، رام ایک علامت ہیں، رام کروڑوں لوگوں کی علامت ہیں کہ ایک مثالی زندگی کیسے گزاری جائے۔ اسی لیے انہیں مریادا پرشوتم کہا گیا ہے۔

رام کا راجیہ کسی ایک مذہب یا خاص برادری کے لیے نہیں ہے، مثالی راجیہ کیسا ہونا چاہیے، رام کا راجیہ اس کی علامت ہے، نہ صرف ہندوستان، بلکہ پوری دنیا کے ممالک کے لیے۔ اس لیے میرا ماننا ہے کہ رام اور رام کے کردار کو دوبارہ قائم کرنے کا کام 22 جنوری کو ہوا ہے، مودی جی کے ہاتھ سے ہوا ہے، یہ اس ملک کے لیے خوش قسمتی کی بات ہے۔

محترم، ہم سب ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جو 1528 سے وہاں پر رام مندر دیکھنا چاہتے تھے۔ نسلیں گزر گئیں، ہزاروں لاکھوں لوگ شہید ہوئے، جدوجہد کی، تحریکیں چلائیں، لیکن یہ دن دیکھنا خواب میں نہیں آیا، آج ہم سب بہت خوش قسمت ہیں کہ اس دن کو ہم دیکھ سکتے ہیں۔

ہندوستان کی ثقافت اور رامائن الگ نہیں

ہندوستانی ثقافت اور رامائن کو الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا ہے۔ بہت سی زبانوں، خطوں اور مذاہب میں بھی رامائن کا تذکرہ اور ترجمہ، رامائن سے بنی روایات اور

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

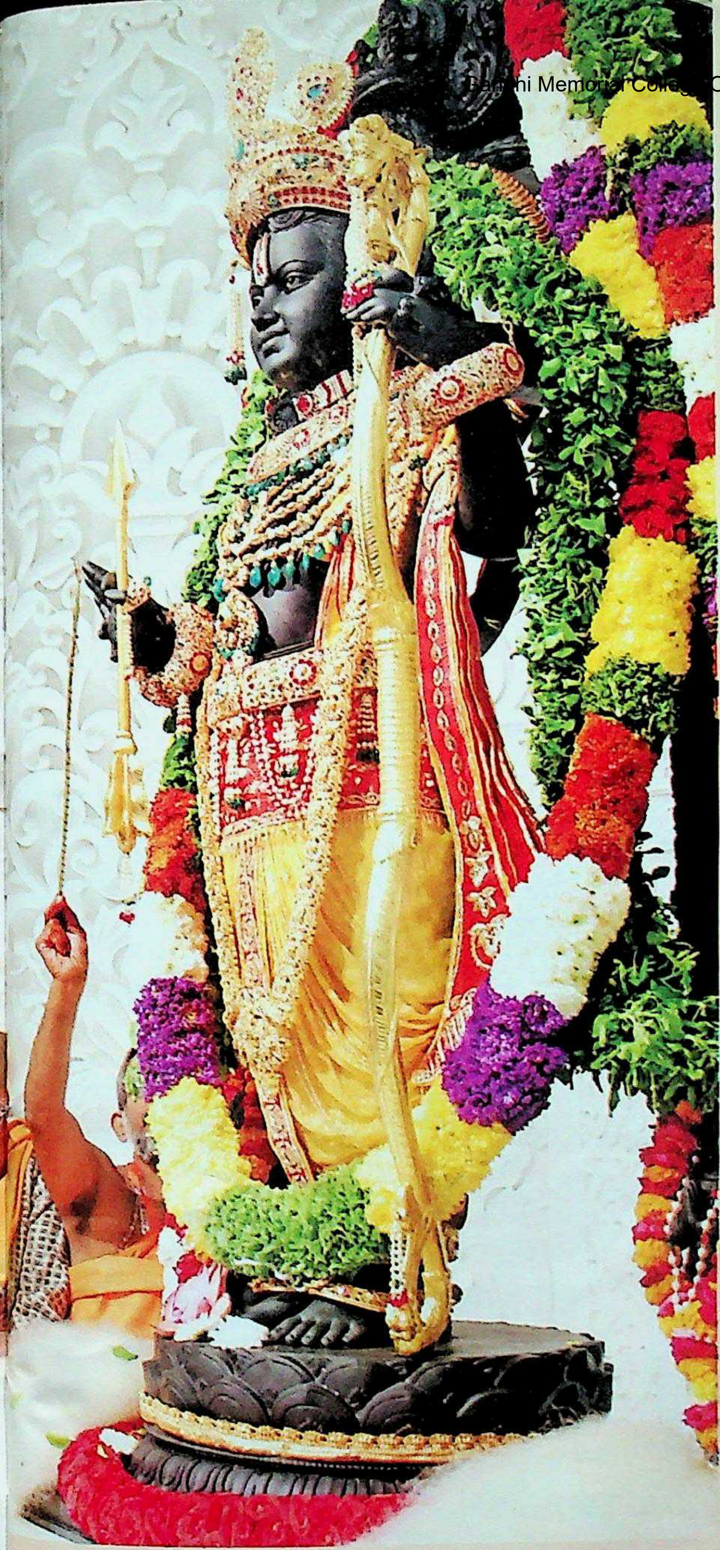

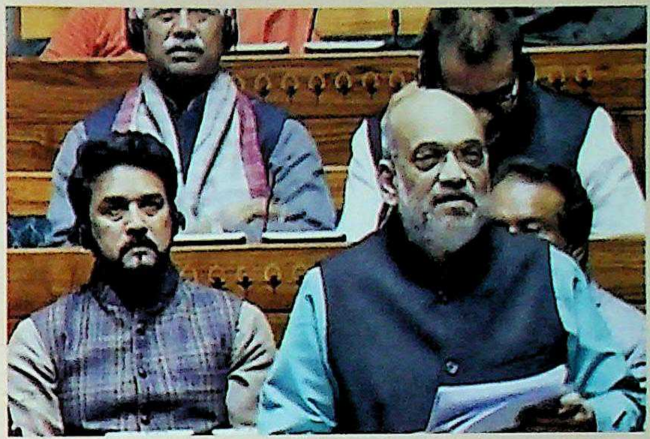

رامائن کو اپنے قومی شعور کی بنیاد بنانے کا کام کیا گیا ہے۔ کئی رامائن کا ذکر ہے۔ سنسکرت میں والمیکی رامائن، ادھیاتم رامائن، آنند رامائن، اودھی میں رام چرت مانس، اڑیہ میں رامائن کی 13 اقسام، تیلگو میں رنگناتھ رامائن، رگھوناتھ رامائن، کنڑ میں کمنیند ورامائن، توروے رامائن، بتلیشور رامائن، آسام میں کتھا رامائن، سپت کانڈ رامائن اور شنکر دیو نے بھی برگیت میں رامائن کا ذکر کیا ہے۔ رامائن بنگلہ میں بھی دستیاب ہے۔ کشمیر میں بھی رام اوتار چرت ملے گا۔ بدھ روایات میں بھی انومن جاتک میں رامائن کا ذکر ملے گا۔ میتھلی میں بھی رامائن ہے۔ پنجابی میں بھی گووند رامائن ہے اور یہی نہیں ملا مسیحی نے بھی رامائن مسیحی لکھ کر اس آدرش کو قائم کیا ہے۔ بہت سے ممالک میں بھی رامائن کو تسلیم کیا گیا ہے اور ایک آدرش گرنتھ کے طور پر قائم کیا ہے۔ بیرونی ممالک میں نیپال، جاوا، انڈونیشیا، کمبوڈیا، تبت، ان تمام ممالک کی زبانوں میں رامائن کا ترجمہ بھی ہوا ہے اور ان سے تحریک بھی لی جاتی ہے۔ یہاں کی ہماری قبائلی زندگی بھی ایک مختلف ثقافت اور مختلف روایات سے عبارت ہے۔ اور اؤں میں، بوڈو میں، سنتھال میں، سنکال میں، بیرہور میں اور چھوٹا ناگپور میں، ہر جگہ رامائن کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور رامائن کی بنیاد پر اپنی زندگی کو مثالی بنانے کا کام بھی کیا گیا۔

رام اور رامائن سے الگ اس ملک کا تصور نہیں

رام اور رامائن کے علاوہ اس ملک کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ 22 جنوری کو ابھیجیت مہورت میں مودی جی کے ہاتھوں قوم کی خواہش پوری ہوئی ہے۔ یہ لڑائی 1528 سے لڑی جا رہی ہے۔ یہ لڑائی کئی دہائیوں تک جاری رہی۔ تقریباً 1858 سے قانونی لڑائی جاری ہے، جب سے انگریزوں کی حکومت تھی۔ 330 سال کے بعد قانونی لڑائی آج اپنے اختتام کو پہنچی اور رام للا اپنے گربھ گرہ کے اندر وراجمان ہیں۔ 1528 سے اب تک جو طویل تحریک چلی وہ ختم ہوئی ہے اور ملک کا روحانی شعور بیدار ہوا ہے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی اس تحریک سے بے خبر ہو کر اس ملک کی تاریخ کو پڑھ ہی نہیں سکتا۔ آج سے نہیں، 1528ء سے ہر نسل نے اس تحریک کو کسی نہ کسی شکل میں آواز دی اور یہ معاملہ عرصہ دراز تک اٹکا رہا، بھٹکا رہا، لٹکتا رہا۔ آج مودی جی کے دور میں ہی اسے پروان چڑھنا تھا، اس خواب کو شرمندہ تعبیر ہونا تھا اور آج ملک کا خواب پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

بہت طویل ہے رام جنم بھومی کی تاریخ

محترم، رام جنم بھومی کی تاریخ بہت طویل ہے اور بہت سے راجاؤں، سنتوں،

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

گلہری کی طرح بہت سے لوگوں نے اپنا حصہ ڈالا اور یہ رام سیتو جو بننا تھا، سال 1528 سے 22 جنوری 2024 تک اس سیتو کا بھومی پوجن بھی نریندر مودی جی نے کیا اور پران پرتشٹھا بھی ان کے ہاتھوں سے ہوئی۔ 1990 میں اس تحریک کے زور پکڑنے سے پہلے ہی بھارتیہ جنتا پارٹی کا ملک کے عوام کو یہ وعدہ تھا۔ ہم نے پالم پور ایگزیکٹیو کمیٹی میں ایک تجویز منظور کر کے کہا تھا کہ رام مندر کی تعمیر ہو، اسے کسی مذہب سے نہیں جوڑا جانا چاہیے، یہ ملک کے شعور کے احیاء کی تحریک ہے، اس لئے ہم رام جنم بھومی کو آزاد کرا کر، قانونی طور پر آزاد کرا کر وہاں رام مندر قائم کریں گے۔

نریندر مودی جی جو کہتے ہیں، وہ کرتے ہیں

اب اس ملک میں مسئلہ کیا ہے؟ جب ہم اسے انتخابی منشور میں لیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے انتخابات میں ووٹ حاصل کرنے کے لیے لیا ہے، یہ انتخابی وعدہ ہے، بی جے پی ایسے وعدے ہی کرتی ہے۔ آرٹیکل 370 ہو، رام جنم بھومی ہو، یکساں سول کوڈ ہو، طلاق ثلاثہ کا خاتمہ ہو، یہ کہتے ہیں کہ آپ ایسے ہی وعدے کرتے ہیں اور یہ ووٹ حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ جب ہم اسے مکمل کرتے ہیں تو وہ اس کی بہت مخالفت کرتے ہیں۔ میں آج بھی کہتا ہوں کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور ہمارے لیڈر نریندر مودی جی جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ یہ ہماری پارٹی کا کردار ہے اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

سپریم کورٹ کا فیصلہ آنے کے بعد عظیم الشان رام مندر بنا

کس بات کی ناراضگی ہے؟ ہم 1986 سے یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں ایک عظیم الشان رام مندر بننا چاہئے، اسے آئینی طریقے سے بننا چاہئے۔ کچھ لوگوں نے یہاں اور باہر بھی میڈیا کے سامنے ردعمل کا اظہار کیا۔ وہ قانون کی دہائی دیتے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے متفق ہیں یا نہیں؟ کیا آپ ہندوستان کے آئین سے متفق ہیں یا نہیں؟ اگر کسی نے سپریم کورٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہاں مندر تعمیر کیا ہوتا تو آپ کچھ بھی کہہ سکتے تھے لیکن جب ملک کی عدالت عظمیٰ کے پانچ ججوں پر مشتمل ایک ڈویژن بنچ جس کی سربراہی خود چیف جسٹس آف انڈیا اور آنے والے چار چیف جسٹس کر رہے تھے، ایسی اہم بنچ نے جب یہ فیصلہ لیا، تب آپ اس سے کیسے کنّی کاٹ سکتے ہیں؟ اگر فیصلہ پسند ہو تو قبول کر لینا، سپریم کورٹ کا احترام کرنا اور اگر کوئی فیصلہ پسند نہ آئے تو سپریم کورٹ کو بھی بھلا یا برا کہنا درست نہیں۔ سپریم کورٹ کے فیصلے نے آج پوری دنیا کے سامنے ہندوستان کے سیکولر کردار کو اجاگر کیا ہے۔ دنیا

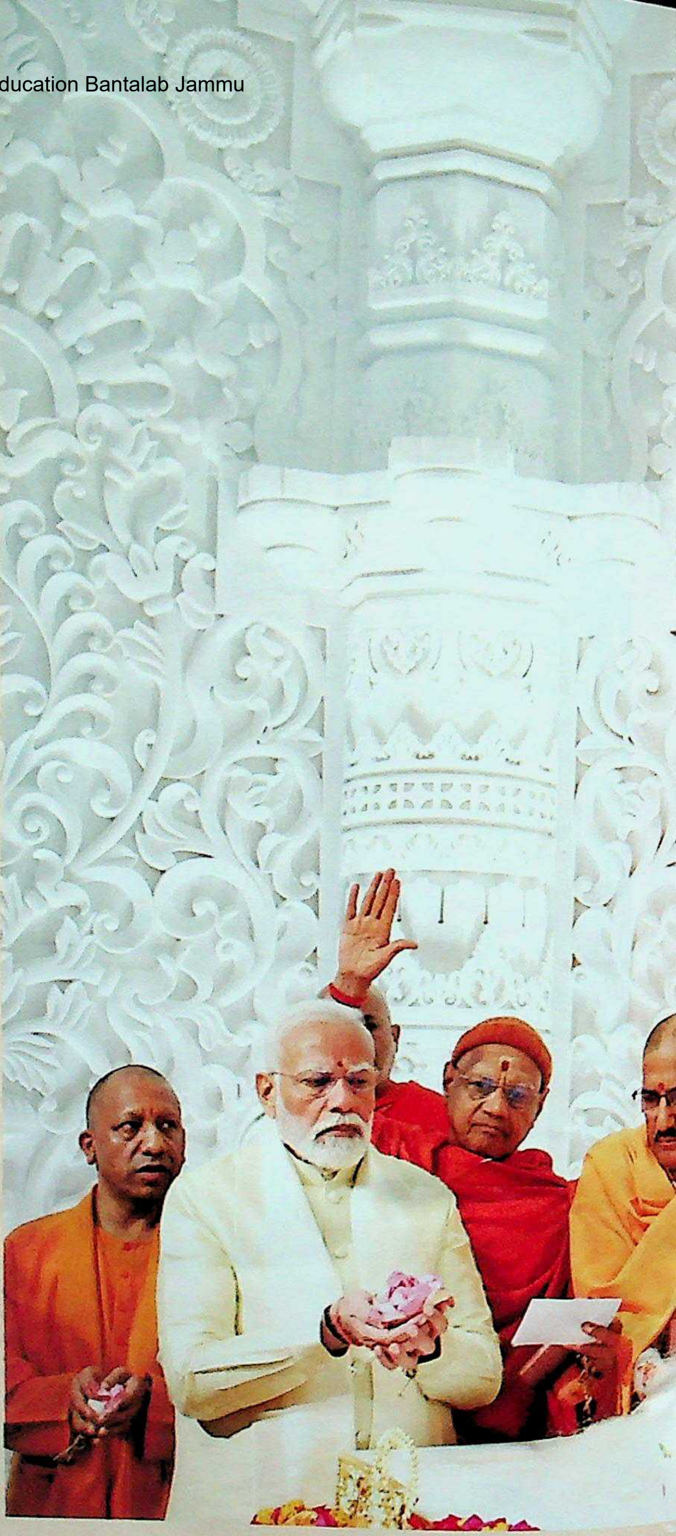

تنظیموں اور قانونی ماہرین نے اس لڑائی میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ آج میں عاجزی کے ساتھ 1528 سے 22 جنوری 2024 تک لڑی گئی تمام قانونی، جنگوں کی اور تحریکوں کی لڑائی کو اور تمام یودھاؤں کو یاد کرنا چاہوں گا اور آج جب ان کی لڑائی ختم ہوئی ہے تب مجھے یقین ہے کہ وہ جہاں بھی ہوں گے، وہ بڑے سکون سے ہوں گے، بیحد خوش ہوں گے۔ اپنی عقیدت کے پورا ہونے کا احساس کر رہے ہوں گے۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

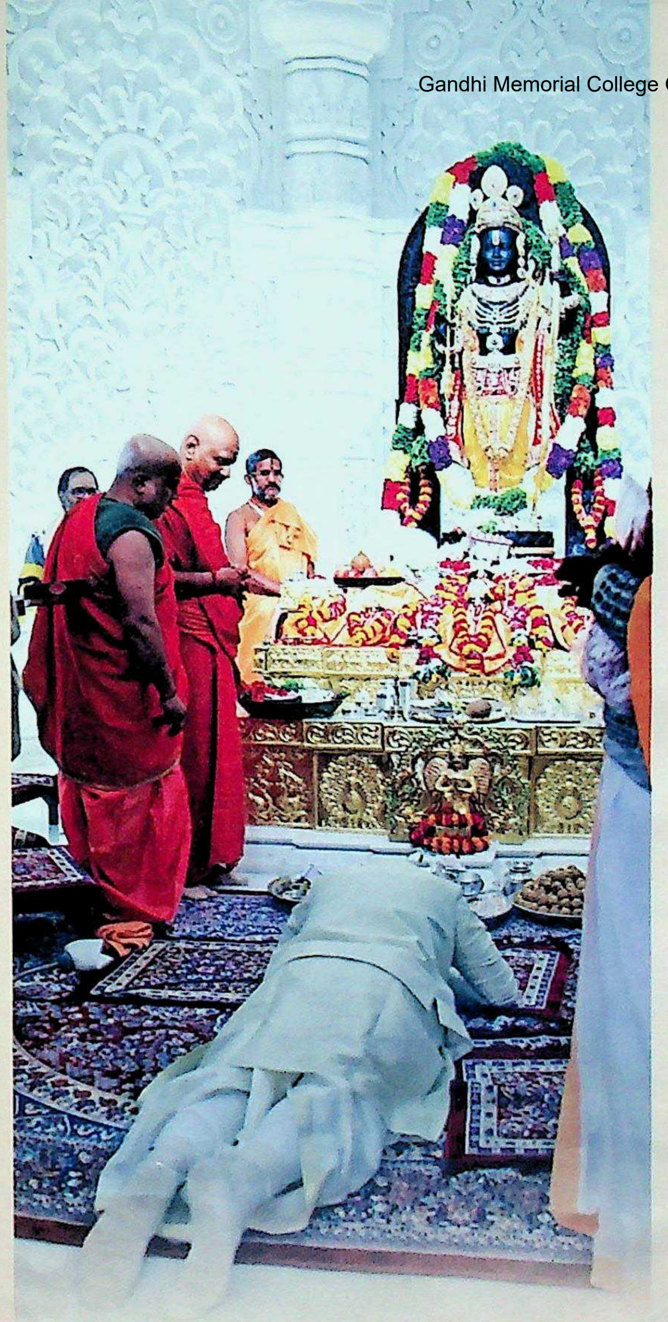

میں ایک بھی ملک ایسا نہیں ہے جہاں اکثریتی برادری نے اپنے عقیدے پر عمل کرنے کے لیے اتنی طویل قانونی جنگ لڑی ہو۔ ہم نے راستہ دیکھا ہے، سپریم کورٹ میں جنگ لڑی ہے اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد آج وہاں ایک عظیم الشان رام مندر بنا ہے۔

جو لوگ ایسا کہہ رہے ہیں، وہ بھی جانتے ہیں کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔ میں آج پھر یہ کہنا چاہتا ہوں، ہمارے گجرات میں ایک کہاوت ہے کہ 'ہون میں ہڈی نہیں ڈالنی چاہئے' جب پورا ملک خوشی میں ڈوبا ہوا ہے، جب پورا ملک روحانی شعور کی بیداری کا تجربہ کر رہا ہے، تب آپ اس کا خیر مقدم کر لیجئے، اس کے ساتھ جڑ جائیے۔ اسی میں سب کی بہبود ہے اور ملک کی بھی بہبود ہے۔

5 اگست 2020 کو مودی جی نے بنیاد رکھ کر اس کا آغاز کیا

ایک طویل جدوجہد کے بعد نریندر مودی جی نے زیر التواء معاملے کو حل کیا۔ طویل عرصے کے بعد اور کانگریس کے بغیر کسی پارٹی کو پہلی بار، جب ملک کے عوام نے دور بدلنے کے لئے مودی جی کو پوری اکثریت سے وزیر اعظم بنایا تب سے یہ لڑائی شروع ہوئی۔ رام جنم بھومی مندر کی لڑائی 2014 سے 2019 تک جاری رہی۔ اس میں کئی سال لگے۔ اس میں اس کے لاکھوں صفحات کا ترجمہ کیا گیا۔ ترجمہ ہو کر وہ عدالت کے سامنے گیا۔ عدالت نے تسلیم کیا کہ اگر فیصلہ انتخابات کے وقت دیا جاتا ہے تو شاید اسے مختلف نقطہ نظر سے دیکھا جائے گا۔ کوئی مسئلہ نہیں۔ الیکشن کے بعد مودی جی پھر آئے اور کیس دوبارہ شروع ہوا۔ بالآخر، جب عدالت نے انصاف دیا تب مودی جی نے 5 اگست 2020 کو اس کی بنیاد رکھ کر اس کی شروعات کی۔

سپریم کورٹ نے جب فیصلہ دیا، تب رام مندر کی تعمیر کا آغاز ہوا

یہ جو سال 2020 سے 2024 تک کا سفر ہے، اس سفر کو بھی سمجھنا چاہیے۔ یہ رام جنم بھومی تحریک ایسے ہی شروع نہیں ہوئی۔ اس کے ساتھ ہر گاؤں، ہر گھر میں کروڑوں رام بھگت، بھارتیہ جنتا پارٹی، راشٹریہ سویم سیوک سنگھ سمیت کئی تنظیمیں گھر گھر گئیں، شلائیں اکٹھی کر گئیں، پوجا کی اور اس پتھر کو رام مندر کی شلا بنا کر ایودھیا تک پہنچانے کا کام کیا۔ کروڑوں لوگوں نے اپنی عقیدت، اپنی خواہش آئینی اور پرامن طریقے سے ایودھیا پہنچائی اور جب سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا تو رام مندر کی تعمیر شروع ہوئی۔ اڈوانی جی نے سومناتھ سے ایودھیا تک کا سفر بھی شروع کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اشوک سنگھل جی نے نہنگوں کی طرف سے شروع کی گئی لڑائی کو اس کی انتہا تک پہنچایا، اڈوانی جی نے عوامی بیداری پیدا کی اور مودی جی نے عوامی امنگوں کو پورا کر کے روحانی شعور بیدار کیا۔

ایک جمہوری قدر کے طور پر دیکھی جائے گی پوری تحریک

یہ پوری تحریک، جب بھی دنیا کی تاریخ لکھی جائے گی، اسے ایک جمہوری قدر کے طور پر دیکھا جائے گا کہ ایک ملک، اپنے اکثریتی معاشرے کے مذہبی عقائد کو پورا کرنے کے لیے سپریم کورٹ میں کس طرح صبر و تحمل کے ساتھ التجا کرتا رہا اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد وہ ہم آہنگی کے ماحول میں پورا ہوا۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور میں مانتا ہوں کہ یہ مودی جی کی قیادت کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جب رام مندر کی تعمیر ہو رہی تھی تب اور جب فیصلہ آیا تب بہت

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

سے لوگ قیاس آرائی کر رہے تھے، کئی لوگ اندازہ لگا رہے تھے کہ اس ملک میں خون خرابہ ہو جائے گا، اس ملک میں فسادات ہو جائیں گے۔ اس ملک میں مذاہب کے درمیان بڑے جھگڑے ہوں گے۔ لیکن آج میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت ہے، نریندر مودی جی اس ملک کے وزیر اعظم ہیں۔ مودی جی کی دور اندیشی نے عدالت کے فیصلے کو بھی جیت یا ہار کے بجائے سب کے لئے قابل قبول عدالت کے حکم میں تبدیل کرنے کا کام کیا ہے۔ اس کے بعد جب وقت آیا، تعمیر کے بعد وقت آیا، جب انہیں دعوت ملی کہ وہ آ کر بھومی پوجن کریں۔ وہ 130 کروڑ عوام کے نمائندے ہیں۔ ٹرسٹ نے انہیں عوامی نمائندے کے طور پر سنگ بنیاد رکھنے کا موقع دیا، تب مودی جی کا جو پورا طرز عمل تھا، اس کو غور سے دیکھا جانا چاہئے۔ یہ طرز عمل آنے والے سینکڑوں برسوں تک دنیا کے سامنے رہے گا اور دنیا کے بہت سے لوگوں کو متاثر بھی کرے گا۔ آچاریہ گووند دیو گری جی کا بیان ہم سب نے سنا ہے۔ مودی جی کو جب موقع ملا تب انہوں نے راما نندی فرقہ اور وشنو سنتوں سے پوچھا کہ پران پرتشٹھا کرنی ہے، کسی دنیادار کو کرنی ہے تو اس کے اصول وضوابط کیا ہیں، کس قسم کی اپاسنا کرنی چاہیے؟ جو سنتوں کی طرف سے صلاح دی گئی، اس سے بھی کئی گنا زیادہ سخت، 11 دنوں کا اپواس اس ملک کے وزیر اعظم نے کیا۔ 11 دنوں تک بستر پر نہیں سونا، 11 دنوں تک صرف ناریل پانی کے ساتھ اپواس کرنا، 11 دن تک ہر وقت رام کی عقیدت میں ڈوبے رہنا اور ہر سانس کو رام کے ساتھ جوڑ کر، رام مے بن کر پران پرتشٹھا کرنا۔

ماں شبری، گلہری، بندر، بھالو، جٹایو، ان سب کے ساتھ جڑے ہوئے ملک بھر میں جو رام کے مقامات تھے، وہاں جا کر رام کے کاز کے لئے گلہری جیسا بھی تعاون کرنے والوں کو احترام کے ساتھ سلام کرنے کا کام وزیر اعظم جی نے کیا۔ جب رام مندر کے بھومی پوجن کا وقت آیا تو کوئی سیاسی نعرہ نہیں لگایا گیا۔ نہ مودی نے اس کی قیادت سیاسی طور پر کی اور نہ ہی ہماری پارٹی نے۔ ہر روز مختلف زبانوں میں رام کا ایک بھجن ٹویٹ کر کے ایک بھکتی کی تحریک شروع کی۔

کوئی نئی نہیں ہے اس ملک میں بھکتی کی تحریک

اس ملک میں کئی عقیدت کی تحریکیں شروع ہوئیں۔ کئی تحریکیں شروع ہوئیں۔ بھکتی کی تحریک اس ملک میں کوئی نئی نہیں ہے۔ میرا نے اس کی قیادت کی، گجرات میں نرسی مہتا نے قیادت کی، راما آنند نے قیادت کی، ایکناتھ اور گیانیشور نے قیادت کی، آسام میں اس کی قیادت شنکر دیو اور مادھو دیو نے کی، چیتنیہ مہا پربھو نے قیادت کی، سمرتھ رام داس نے قیادت کی۔ ان تمام بھکتی تحریکوں نے وقتاً فوقتاً ملک کو مضبوط کرنے کا کام کیا ہے۔ سناتن دھرم کو برقرار رکھنے کا کام کیا ہے۔

سناتن دھرم میں ہر ایک کی عقیدت بڑھانے کا کام کیا ہے۔ اندھیری رات میں ایک قطبی ستارے کی طرح بھکتی تحریک نے ملک کے لوگوں کی رہنمائی کی۔ ہندوستان کے ہی کونے میں 10 سکھ گروؤں نے کئی طرح کی قربانیاں دی ہیں۔ اس قسم کی قربانی کی بھی اس ملک کی روایت رہی ہے۔ اس پورے ہندوستان کی ہزاروں سالہ طویل ثقافتی اور سیاسی تاریخ میں ایک حکمراں نے، عوام کے ایک شخص نے، عوام کے ایک نمائندے نے اپنے یم، نیم، تپ اور اپاسنا سے عقیدت کے شعور کو بیدار کیا تو ایسا واحد واقعہ نریندر مودی جی نے انجام

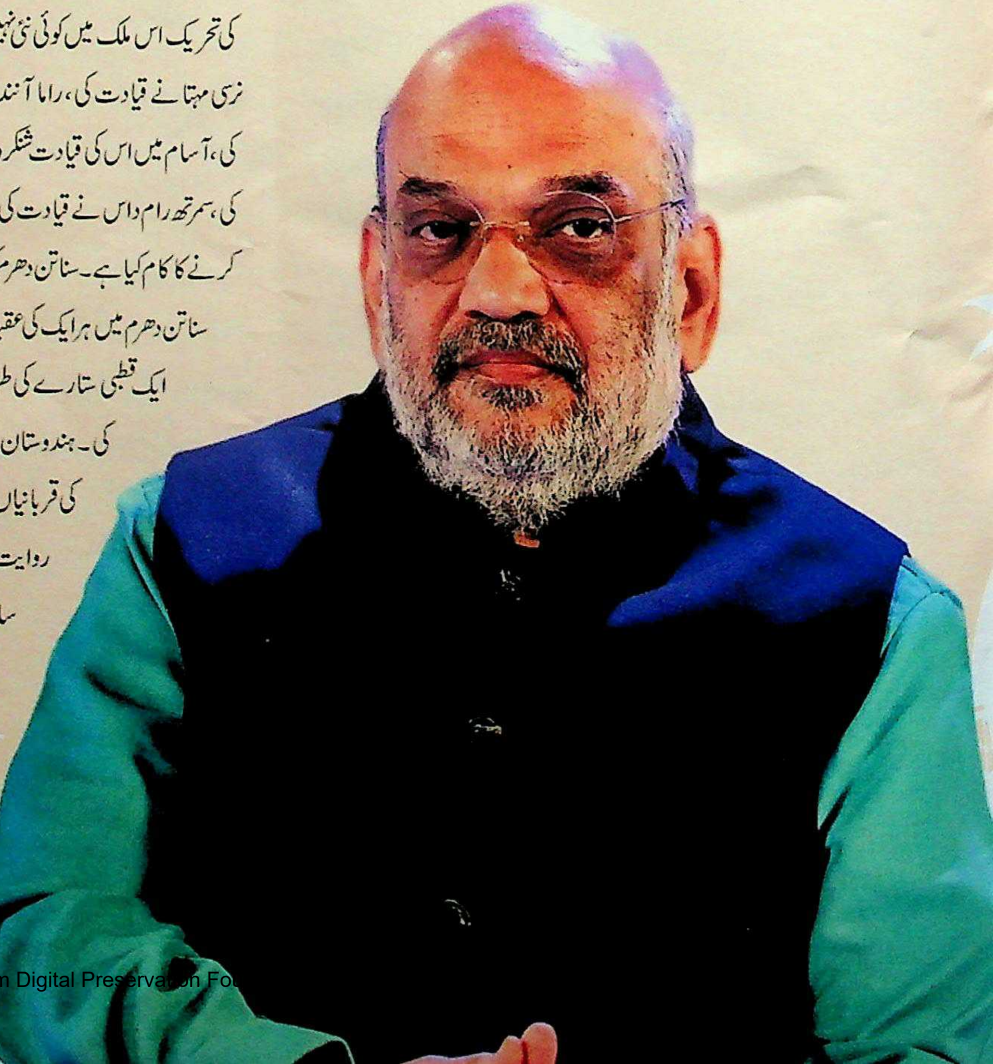

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Fou

e Of Education Bantalab Jammu

دیا۔ میں خود اس کا تجربہ کر رہا ہوں۔ اس دن میں دہلی کے لکشمی نارائن مندر (برلا مندر) میں بیٹھا تھا۔ وہاں جو عوام تھے، ان سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ پورا ملک رام کی خوشی میں ڈوبا ہوا تھا اور جے شری رام کے نعرے لگا رہا تھا۔

جدو جہد سے عقیدت تک کا سفر پورے ملک کو آگے لے جانے والا سفر

مودی جی نے جیت یا ہار کے کسی احساس کے بغیر بڑی شائستگی سے جے شری رام کے جنگ کے نعروں سے، پوری دنیا جانتی ہے، 'جے شری رام'، شری رام کی بندر فوج کی جنگی پکار تھی، اسے پوری دنیا جانتی ہے۔ جب جدو جہد شروع ہوئی تب 'جے شری رام' کا نعرہ لگایا گیا اور جب مندر بنا تو 'جے سیارام' ہو گیا۔ جدو جہد سے بھکتی تک کا سفر پورے ملک کو آگے لے جانے والا سفر ہے۔ ایسے شعوری ماحول کے اندر بھی تقسیم کی بات کرنے والے لوگوں سے میری مخلصانہ درخواست ہے کہ آپ وقت کو پہچانیں، اتحاد کے پیغام کو قبول کریں اور آگے دیکھ کر چلنا شروع کریں، اسی میں ہندوستان کی اور ہم سبھی کی بہبود ہے۔

یہ مودی جی کا بہت بڑا پیغام ہے۔ میں ایک بات پھر سے کہنا چاہتا ہوں کہ جس نے سنیاس نہیں لیا ہے، جو سنیاسی نہیں ہے، جو کسی مسلک یا فرقے کا مبلغ نہیں ہے، ایسا شخص اور جو ملک کا حکمراں ہے، وہ وزیر اعظم ہے، پردھان سیوک ہے۔ ایسے شخص کی بھکتی اور روحانی شعور کے حوالے سے، پوری دنیا میں ایسی مثال شاید ہی کہیں ملے گی۔

10 سال کے عرصے میں مختلف سنگ میل طے ہوئے

میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں۔ اس ایوان میں کھڑے ہو کر میں فخر سے کہنا چاہتا ہوں کہ مودی جی میرے لیڈر ہیں، میری پارٹی کے لیڈر ہیں، میری پارٹی کے اہم لیڈر ہیں۔ مودی جی نے ایسی قیادت عطا کی، جس نے کئی بار اس بات کا تعارف کرایا کہ قیادت کی خوبیاں کیا ہوتی ہیں۔ اچھے وقتوں میں بھی تحمل کیسے برقرار رکھا جائے، اس کی مثال قائم کرنے کا کام کیا اور ہر وقت بے خوف، حساس، محتاط اور عوامی جذبات کو وقف قیادت کیسی ہوتی ہے، اس کی مثال پیش کی۔ ان کے 10 سال کے عرصے میں کئی قسم کے سنگ میل طے کئے ہیں۔ یہ بھی رام جنم بھومی تحریک جیسا ہی سنگ میل رہا ہے۔ کیونکہ جو گڈھا یہ کھود کر گئے تھے، اس گڈھے کو بھر کر اس میں عظیم ہندوستان کی عمارت بنانا اس رام مندر کے سفر سے کوئی کم سفر نہیں ہے۔

سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ انہوں نے معاشی شعبے میں جو بدحالی پیدا کی تھی، جو پالیسی فالج والی حکومت تھی، سینکڑوں پالیسیاں بنا کر آج ہم اپنی معیشت کو 11 ویں پوزیشن سے 5 ویں نمبر پر لے جا کر، ایک پالیسی کی بنیاد پر چلنے والی ریاست، پالیسی بنانے والا لیڈر کیسا ہوتا ہے، اس کی مثال دی۔ جب کووڈ آیا تو ڈرے بغیر کہ حکومتی مشینری کم پڑ جائے گی، جب تک پورا ملک یہ تحریک نہیں لڑے گا، اس سے ہم نہیں لڑ سکیں گے۔ یہ جانتے ہوئے، ایک محاذ پر ویکسین کے انوویشن کا کام چل رہا تھا، دوسرے محاذ پر ہیلتھ انفراسٹرکچر کا اپ گریڈیشن کا کام ہو رہا تھا، تیسرے محاذ پر ہر غریب کے گھر میں اناج پہنچانے کا کام ہو رہا تھا، چوتھے محاذ پر کووڈ کے مریضوں کی جو خدمت کر رہے تھے، ان کی قیادت کا کام جاری تھا اور پانچویں محاذ پر جنتا کرفیو، مشعل جلانا، تھالی بجانا، اس پر ہنسنے والے آج سڑکوں پر گھومتے پھرتے ہیں، لیکن انہیں معلوم نہیں ہے کہ پوری دنیا مودی جی کی حساسیت سے بھرپور قیادت کو آج تسلیم کر رہی ہے۔

عوام نے ایک ہمہ جہت رہنما کو منتخب کر کے چیلنجز کا خاتمہ کیا

اسی دوران کووڈ بحران بھی آیا، اسی وقت 62 کی طرح چین نے اپنا منھ دکھانا شروع کر دیا۔ مضبوطی کے ساتھ قیادت سینہ تان کر کھڑی رہی، ہندوستان کی ایک

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

انچ زمین نہیں گئی، پہلے کئی بار ہوا تھا۔ اسی دوران پونچھ اور پلوامہ میں حملہ ہوا۔ قیادت نے سرجیکل اسٹرائیک اور فضائی حملے کر کے بہادری کا مظاہرہ بھی کیا اور گھر میں گھس کر جواب دینے کا کام کیا۔ ہزاروں بچے امتحانات کے وقت خودکشی کر لیتے تھے، ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتے تھے۔ مودی جی نے باپ کی طرح قیادت دکھائی اور امتحان کے فوبیا پر بات کرنے کے لیے پریکشا پہ چرچا کی۔ اس کے بعد جب رام مندر کا موقع آیا تب ایک سنیاسی کی طرح، ایک عقیدت مند کی طرح انہوں نے فخریہ انداز میں روحانی شعور کا ماحول بنایا۔ میں اس لیے کہتا ہوں کہ اس ملک کو ایک طویل عرصے سے ایسی قیادت کی ضرورت تھی۔ 70-68 سال تک ملک ایسی قیادت میں بھٹکتا رہا، لٹکتا رہا، 130 کروڑ عوام نے مودی جی کو منتخب کر کے، ایک ہمہ جہت رہنما کو منتخب کر کے ملک کے تمام چیلنجز کا خاتمہ کر دیا۔

رام کی زندگی ہی اپنے آپ میں مکمل

رام مندر کی تعمیر اور رام مندر میں رام للا کے بچپن کی مورتی کا خوبصورت منظر، آنکھیں بند کر دیتے ہیں تو سامنے وہ مورتی نظر آتی ہے۔ اتنا خوبصورت مجسمہ بنانے کا کام ہوا اور اس کی پران پرتشٹھا بھی ہوئی۔ ایک طرح سے مودی جی کے ذریعہ پوری ہندوستانی ثقافت کا اظہار ہوا۔ رام کی زندگی ہی خود میں مکمل تھی۔ بچپن میں ہی تعلیمی اداروں کی حفاظت کے لئے وشوامتر کے وہاں راکشسوں کو مار ڈالا، اہلیا کو عزت دی، ماں شبری کو گلے لگا کر اس ملک کے غریب اور پسماندہ لوگوں کو گلے لگانے کا کام کیا، خواتین کی عزت کی۔ گلہریوں، گدھوں، بندروں، ریچھوں اور جنگل کے باسیوں کو جوڑ کر باطل پر حق کی فتح کا پرچم شری رام نے لہرایا۔ جب یہ ایودھیا بن رہی ہے تب کئی لوگوں کی طرف سے تجاویز موصول ہوئیں، ان سب کے درمیان کہنے سے خود کو روک نہیں سکتا کہ ایودھیا کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کا نام شری رام کے نام پر رکھا جائے۔ یہ بہت مقبول تجویز تھی، لیکن مودی جی نے مہارشی والمیکی کا نام دینا مناسب سمجھا۔ تمام مواقع پر دشرتھ اور سیتا ماتا کا چوراہے کا نام رکھنے کی تجویز ملی تھی۔ مودی جی نے کہیں جٹایو کو رکھا، کہیں گلہری کو رکھا، کہیں ہنومان کو رکھا۔ پورے معاشرے کو ساتھ لے کر چلنے کا کام کیا۔

سماجی اتحاد کی ایک شاندار مثال یہ مندر

جو مندر بنا ہے، اس کی تعمیر میں بھی پورے سماج کو ساتھ رکھنے کا کام کیا گیا ہے۔ میں آپ کو ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ ملک کے ہر حصے کو جگہ دینے کا کام مندر بنانے والوں نے کیا ہے۔ ایک بھی ریاست ایسی نہیں ہے جہاں سے کچھ نہیں آیا ہے۔ ہر ریاست اور اطراف کے تمام ممالک سے کچھ نہ کچھ رام کاج کے لئے وقف کیا گیا ہے، سب نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔ یہ مندر پورے سماج کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔ سماجی اتحاد کی ایک شاندار مثال یہ مندر ہے۔ یہ مندر ثقافتی نشاۃ ثانیہ کی ایک شاندار مثال ہے۔ ایودھیا میں بنایا گیا رام مندر انہدام پر ترقی اور مذہبی تعصب پر روحانیت اور عقیدت کی جیت ہے۔ یہ ہندوستان کے شاندار دور کا آغاز ہے۔ یہ خود انحصار ہندوستان اور ترقی یافتہ ہندوستان کے راستے کا پوائنٹ ہے۔ بھارت ماتا کو وشو گرو بنانے کے راستے کی یہ شروعات ہے۔

بھگوان شری رام کی مورتی کی تنصیب سے اس ملک میں نئے دور کا آغاز

مجھے یقین ہے کہ برسوں، صدیوں سے اس ملک کے ایسے متاثر کن آدمی رہے، جن کے کردار سے نہ صرف یہ ملک بلکہ پوری دنیا پیغام لیتی ہے۔ اس طرح بھگوان شری رام کی مورتی کو اپنے گھر میں نصب کرنے سے اس ملک میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے، یہ بہت مبارک ہوگا۔ آنے والے دنوں میں 2024 میں بھی مودی جی کی قیادت میں یہاں حکومت بنے گی۔ یہ ایک اچھی شروعات ہے، اسے اپنی منزل تک لے جانا ہے۔●

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

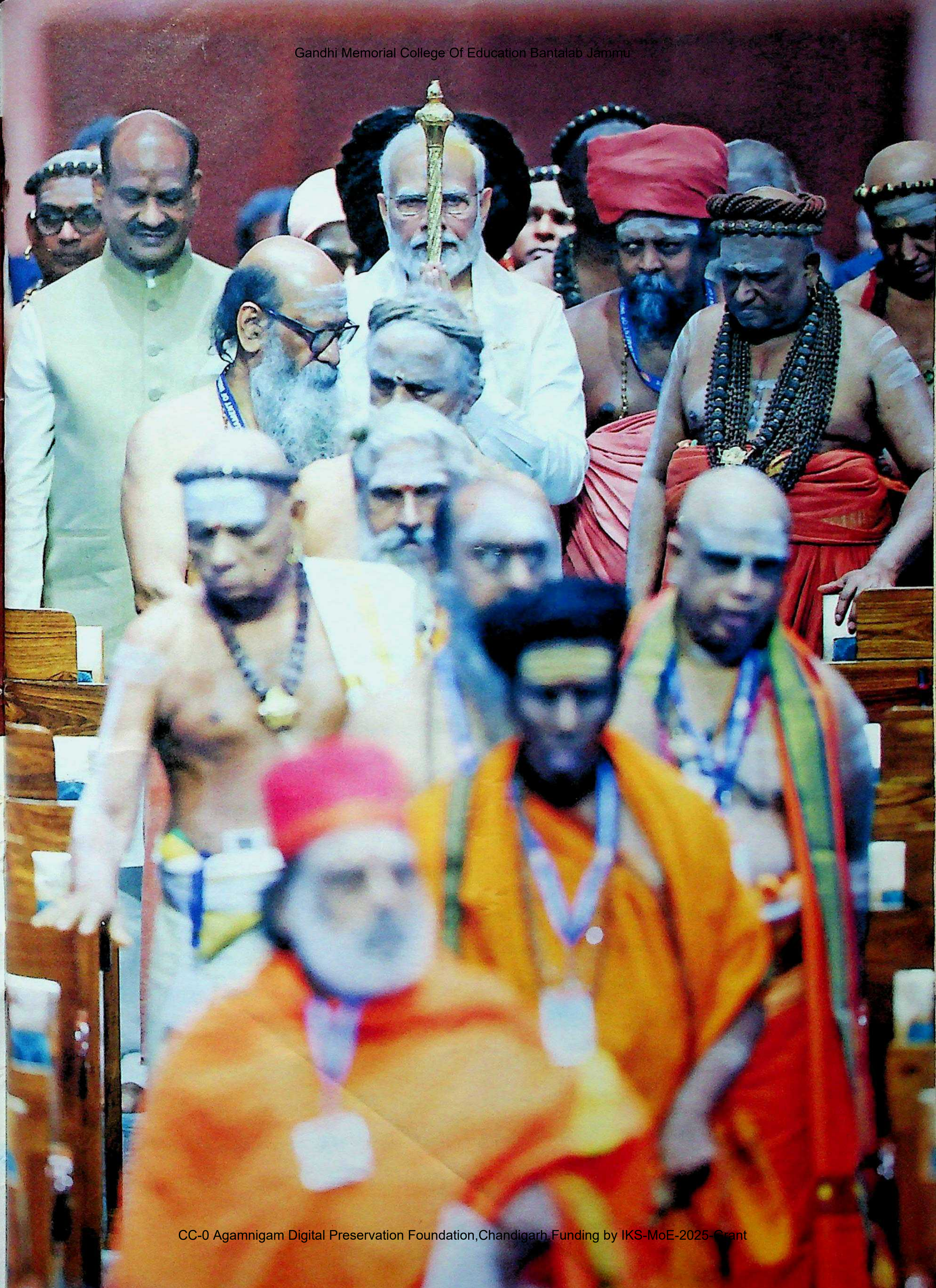

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh,Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

تمل ناڈو کے سینگول کو نئی پارلیمنٹ میں ملا مناسب مقام

28 مئی 2023 تاریخ کی ایک ایسی تاریخ ہے جب جنوبی ہندوستان میں اقتدار کی منتقلی کی علامت سمجھے جانے والے سینگول کو وزیر اعظم نریندر مودی نے امرت کال میں تعمیر کی گئی پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں اس کی علامت کے طور پر نصب کیا تھا۔ یہ آئینی طور پر نئے ہندوستان کی پران پرتشٹھا بھی تھی۔ 'سینگول' اس دور کی تصویر کی یاد دہانی ہے جب تمل ثقافت اور جدید جمہوریت کے طور پر ہندوستان کی تقدیر کے درمیان ایک جذباتی اور گہرا رشتہ رہا ہوگا۔ آج ان گہرے رشتوں کی کہانی تاریخ کے دبے ہوئے اوراق سے نکل کر ایک بار پھر تازہ ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے دور اندیشانہ اقدام پر سینگول کو آنند بھون سے نکال کر نئے پارلیمنٹ ہاؤس میں نصب کر دیا گیا ہے۔ سینگول صرف اقتدار کی منتقلی کی علامت نہیں ہے بلکہ اس کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ اس نے غلامی کے پہلے والے شاندار ہندوستان سے، اس کی روایتوں سے، آزاد ہندوستان کے مستقبل کو جوڑ دیا۔

سال 1947 میں ملک انگریزوں کے تسلط سے آزاد ہونے والا تھا۔ طریق کار کے بارے میں بحث چل رہی تھی کہ انگریز ہندوستان کو اقتدار کی منتقلی کیسے کریں۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو ہندوستانی روایات کا علم نہیں تھا، اس لیے انھوں نے پنڈت جواہر لال نہرو سے پوچھا کہ اقتدار کی منتقلی کا عمل کیا ہونا چاہیے، نہرو اس پر پس وپیش میں پڑ گئے، انھوں نے کچھ وقت مانگا۔ اس کے بعد نہرو نے سی راجگوپال اچاری سے اس پر بات کی۔ راجگوپال اچاری عرف 'راجہ جی' نے کئی گرنتھوں کا مطالعہ کیا اور انہوں نے سینگول کے ذریعے اقتدار کی منتقلی کی نشاندہی کی۔ سینگول 8 ویں صدی سے چول سلطنت سے چلی آ رہی ایک تہذیبی عمل ہے۔ حالانکہ، ملک کے زیادہ تر لوگوں کو اس کے بارے میں کوئی معلومات ہی نہیں تھیں، لیکن وزیر اعظم مودی کی دور اندیشانہ سوچ کا نتیجہ ہے کہ آج اقتدار کی منتقلی کی علامت سینگول کو ملک کی پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں نصب کیا گیا۔

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے بتایا کہ جب وزیر اعظم نریندر مودی کو سینگول اور اس کی اہمیت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے اس کی مکمل چھان بین کی۔ اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ اسے ملک کے سامنے پیش کیا جائے۔ سینگول کی تنصیب کے لئے پارلیمنٹ کی عمارت سے زیادہ مناسب اور مقدس جگہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی، اس لئے جس دن نئے پارلیمنٹ ہاؤس کو ملک کے لئے وقف کیا گیا، اسی دن وزیر اعظم نریندر مودی نے تمل ناڈو کے ادھینم (مٹھ) سے سینگول قبول کیا اور لوک سبھا اسپیکر کی موجودگی میں پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں اسے نصب کیا۔ پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں سینگول کی تنصیب سے پہلے آدینم سنتوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو آشیرواد دیا۔

پارلیمنٹ کی نئی عمارت کے افتتاح سے ایک دن قبل 27 مئی کو وزیر اعظم نریندر مودی نے آدینم سنتوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ بھگوان شیو کے آشیرواد سے ہی انہیں بھگوان شیو کے تمام شاگردوں سے ایک ساتھ بات چیت کرنے کا مبارک موقع ملا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں سینگول کی تنصیب کے بعد ایک نئی اور تاریخی روایت کا آغاز ہوا۔ عبوری بجٹ اجلاس کے آغاز میں جب صدر اپنے خطاب کے لئے پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں پہنچیں تو پارلیمنٹ کا ایک ملازم مقدس سینگول کو لے کر آگے آگے چل رہا تھا۔ یہ منظر ایک نئی اور پرکشش روایت کا گواہ بنا۔ صدر کے خطاب کے دوران سینگول کو ان کے سامنے ایک میز پر رکھا گیا تھا۔

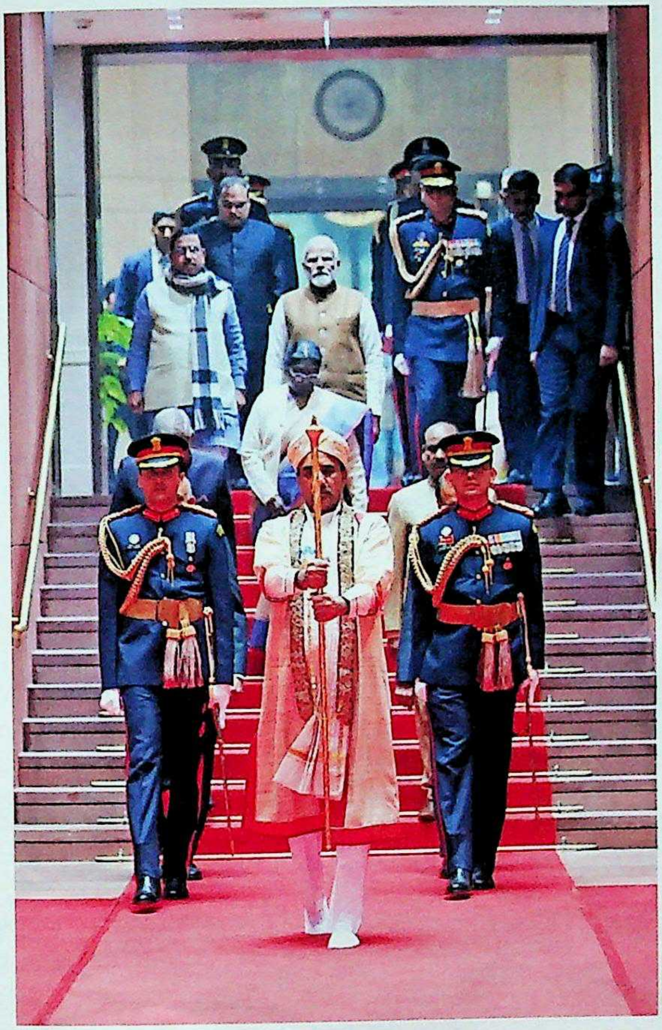

وزیراعظم مودی نے آزادی کی جدوجہد میں تمل ناڈو کے رول پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو ہندوستانی قوم پرستی کا گڑھ رہا ہے۔ تمل لوگوں میں ہمیشہ سے ماں بھارتی کی خدمت اور بہبود کا جذبہ رہا ہے۔ وزیراعظم مودی نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ آزادی کے بعد کے برسوں میں تمل کی خدمات کا مناسب اعتراف نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اب اس معاملے کو اہمیت دی جا رہی ہے۔

آزادی کے وقت اقتدار کی منتقلی کی علامت کو لے کر سوال اٹھا تھا اور اس سلسلے میں الگ الگ روایات تھیں۔ اس وقت آدینم اور راجا جی کی رہنمائی میں ملک کو اپنی مقدس قدیم تمل ثقافت سے ایک خوش قسمت راستہ ملا سینگول کے توسط سے اقتدار کی منتقلی کا راستہ۔ وزیراعظم مودی نے کہا کہ سینگول نے ہمیشہ آدمی کو یہ یاد دلایا کہ اس کے اوپر ملک کی فلاح کی ذمہ داری ہے اور وہ فرض منصبی سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔ سال 1947 میں تروا وڈوتورئی آدینم نے ایک خاص سینگول بنایا۔ وزیراعظم مودی نے کہا، ''آج اس دور کی تصویریں ہمیں تمل ثقافت اور جدید جمہوریت کی شکل میں ہندوستان کی قسمت کے درمیان گہرے جذباتی رشتے کی یاد دلا رہی ہیں۔ آج اس گہرے رشتے کی کہانی تاریخ کے صفحات سے تازہ ہوگئی ہے''۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اس وقت کے واقعات کو کس طرح مناسب پس منظر میں دیکھا جائے۔ ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس مقدس نشانی کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا گیا تھا۔

وزیراعظم نریندر مودی نے خاص طور پر راجا جی اور دیگر مختلف آدینم سنتوں کی دور اندیشی کو سلام کیا اور اس سینگول پر روشنی ڈالی جس نے سینکڑوں سالوں کی غلامی کی ہر نشانی سے آزاد ہونے کی شروعات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سینگول ہی تھا

اس مقدس سینگول کی اہمیت صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ یہ 1947 میں اقتدار کی منتقلی کی علامت بنا تھا۔ اس سینگول کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ اس نے غلامی کے پہلے والے شاندار ہندوستان سے، اس کی روایتوں سے، آزاد ہندوستان کے مستقبل کو جوڑ دیا تھا۔

-نریندر مودی، وزیراعظم

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

جس نے آزاد ہندوستان کو غلامی سے پہلے موجود رہے اس ملک کے دور سے جوڑا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ سینگول کی ایک اور اہمیت یہ ہے کہ یہ ہندوستان کے ماضی کے شاندار برسوں اور روایات کو آزاد ہندوستان کے مستقبل سے جوڑتا ہے۔ وزیر اعظم نے افسوس کا اظہار کیا کہ مقدس سینگول کو وہ عزت نہیں ملی جس کا وہ حقدار تھا۔ اسے پریاگ راج کے آنند بھون میں ہی چھوڑ دیا گیا، جہاں اسے سہارا لے کر چلنے والی چھڑی کی طرح دکھایا گیا تھا۔ یہ موجودہ حکومت ہی ہے جس نے سینگول کو آنند بھون سے باہر نکالا۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہمارے پاس پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں سینگول نصب کرنے کے دوران ہندوستان کی آزادی کے پہلے لمحے کو دوبارہ زندہ کرنے کا موقع تھا۔ وزیر اعظم مودی نے تبصرہ کیا کہ ’سینگول کو جمہوریت کے اس مندر میں اس کا مناسب مقام ملا ہے‘۔ انہوں نے کہا کہ سینگول ہمیں اپنے کرتویہ پتھ پر مسلسل چلنے اور عوام کے تئیں جوابدہ رہنے کی یاد دلاتا رہے گا۔

”

ہماری حکومت اب سینگول کو آنند بھون سے نکال کر لائی ہے۔ ہمیں پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں سینگول کی تنصیب کے ساتھ آزادی کے اس پہلے لمحے کو دوبارہ زندہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ آج سینگول کو جمہوریت کے مندر میں اس کا جائز مقام مل رہا ہے۔

-نریندر مودی، وزیر اعظم

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

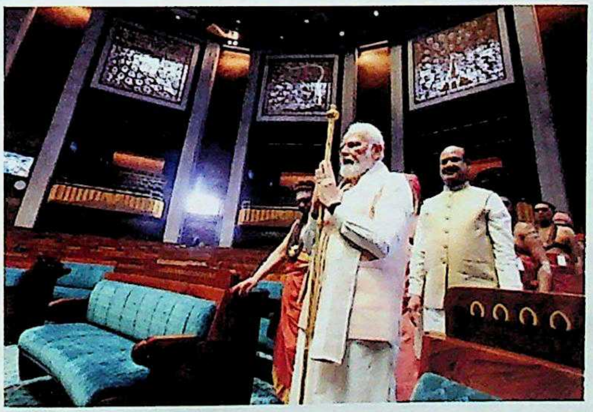

جب آزادی کا وقت آیا، تب اقتدار کی منتقلی کی علامت کو لے کر سوال اٹھا۔ اس کے لئے ملک میں الگ الگ روایات رہی ہیں۔ مختلف رسم و رواج بھی رہے ہیں۔ لیکن اس وقت آدینم اور راجا جی کی رہنمائی میں ہمیں اپنی مقدس قدیم تمل ثقافت سے ایک خوش قسمت راستہ ملا تھا۔ یہ راستہ تھا– سینگول کے توسط سے اقتدار کی منتقلی کا۔

وزیراعظم مودی نے کہا کہ آدینم کی عظیم ترغیبی روایت تازہ مقدس توانائی کی علامت ہے۔ ان کی شیو روایت کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم مودی نے ان کے فلسفہ میں ایک بھارت شریشٹھ بھارت کے جذبے کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ کئی آدینموں کے نام بھی اس جذبے کا اظہار کرتے ہیں کیوں کہ ان میں سے کچھ مقدس نام کیلاش کا ذکر کرتے ہیں، وہ مقدس پہاڑ جو دور افتادہ ہمالیہ میں موجود ہونے کے باوجود ان کے دلوں کے بالکل قریب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عظیم شیو سنت ترومولر شیو بھکتی کی تبلیغ کرنے کے لیے کیلاش سے آئے تھے۔ اسی طرح، وزیراعظم مودی نے تمل ناڈو کے کئی عظیم سنتوں کو یاد کیا جنھوں نے احترام سے اجین، کیدارناتھ اور گوری کنڈ کا ذکر کیا ہے۔

وارانسی کے رکن پارلیمنٹ کے طور پر وزیراعظم نریندر مودی نے دھرم پورم آدینم کے سوامی کمار گروپارا کے بارے میں جانکاری دی، جو تمل ناڈو سے کاشی گئے تھے اور بنارس کے کیدار گھاٹ پر کیداریشور مندر کی بنیاد ڈالی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمل ناڈو کے تروپ ننڈل میں کاشی مٹھ کا نام بھی کاشی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس مٹھ کے بارے میں ایک دلچسپ حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیراعظم مودی نے بتایا کہ تروپ ننڈل کا کاشی مٹھ تیرتھ یاتریوں کو بینکنگ خدمات فراہم کرتا تھا۔ کوئی بھی تمل ناڈو کے کاشی مٹھ میں پیسہ جمع کرا سکتا تھا اور کاشی میں سرٹیفکیٹ دکھا کر واپس لے سکتا تھا۔ وزیر اعظم نے مودی کہا کہ ''اس طرح شیو مسلک کے پیروکاروں نے نہ صرف شیو بھکتی کی تبلیغ کی بلکہ ہمیں ایک دوسرے کے قریب لانے کا کام بھی کیا''۔ سینکڑوں برسوں کی غلامی کے بعد بھی تمل ثقافت کو زندہ رکھنے میں آدینم جیسی عظیم روایت کا اہم رول رہا ہے۔

”

آج اس دور کی تصویریں ہمیں تمل ثقافت اور جدید جمہوریت کی شکل میں ہندوستان کی قسمت کے درمیان گہرے جذباتی رشتے کی یاد دلا رہی ہیں۔ آج ان گہرے رشتوں کی کہانی تاریخ کے دبے ہوئے صفحات سے نکل کر ایک بار پھر تازہ ہو گئی ہیں۔

-نریندر مودی، وزیر اعظم

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نئے ہندوستان میں سینگول کو ملی نئی شناخت

- 14 اگست 1947 کی رات کو پنڈت جواہر لال نہرو نے تمل ناڈو کے تھرواد تھورائی ادھینم (مٹھ) کے ادھینموں (پجاریوں) کے ہاتھوں سے حکومت کو اقتدار کی منتقلی کی علامت کے طور پر 'سینگول' قبول کیا تھا جو خاص طور پر اسے سونپنے آئے تھے۔
- سینگول ایک خوبصورت ورک آف آرٹ ھے جسے بڑی محنت سے تیار کیا گیا ھے۔ یہ 5 فٹ کا ھے۔ اوپر سے نیچے تک بھرپور کاریگری سے مزین ھے۔
- سینگول کا گولا ھماری دنیا کی علامت ھے جس کے اوپر بھگوان شیو کی گاڑی اور دربان نندی کی خوبصورت نقاشی ھے۔
- 'سینگول' لفظ تمل لفظ 'سیمئی' سے ماخوذ ھے جس کا مطلب ھے 'تقویٰ'۔ 'نیائے کی علمبردار کے طور پر اپنی مستحکم نگاہ کے ساتھ دیکھتے ہوئے ہاتھ سے تراشی گئی نندی اس کے اوپر وراجمان ھے۔
- سینگول قبول کرنے والے شخص کو منصفانہ اور غیر جانبداری سے حکومت کرنے کا 'آرڈر' (تمل میں 'آنئی') ہوتا ھے۔
- اس مقدس تقریب میں 96 سالہ وومیڈی بنگارو چیٹی نے بھی شرکت کی جو 'سینگول' کی تعمیر سے وابستہ رہے ھیں۔

اگلے 25 برسوں کے لئے متعینہ اہداف کی نشاندہی کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا، ہمارا مقصد یہ ہے کہ آزادی کے 100 سال پورے ہوں اس سے پہلے ہم ایک مضبوط، خود کفیل، جامع اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کر لیں۔ وزیر اعظم مودی نے اس بات پر زور دیا کہ جب ملک 2047 کے اہداف کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے تب آدینم کا رول بہت اہم ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کروڑوں ہم وطن 1947 میں آدینم کے رول سے متعارف ہو گئے تھے۔ انہوں نے کہا، ''آپ کی تنظیموں نے ہمیشہ خدمت کے اصولوں کو اپنایا ہے۔ آپ نے لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑنے، ان میں برابری کا جذبہ پیدا کرنے کی ایک بہترین مثال پیش کی ہے''۔

وزیر اعظم مودی نے جب نئے پارلیمنٹ ہاؤس میں سینگول کو نصب کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس وقت مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے سینگول کے بارے میں تفصیل سے بتایا تھا۔ 'سینگول' کو تمل ناڈو کے ایک سرکردہ مذہبی مٹھ کے چیف آدینم (پروہتوں) کا آشیرواد حاصل ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ سینگول قبول کرنے والے شخص کو منصفانہ اور غیر جانبداری سے حکومت کرنے کا 'آرڈر' (تمل میں 'آنئی') ہوتا ہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ اسے قوم کے دیکھنے کے لئے ڈسپلے کیا جائے گا اور خاص مواقع پر باہر بھی لے جایا جائے گا۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے سینگول کے بارے میں تفصیلات اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لائق ویڈیو کے ساتھ ایک خصوصی ویب سائٹ https://sengol1947.ignca.gov.in کو بھی لانچ کیا تھا۔●

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

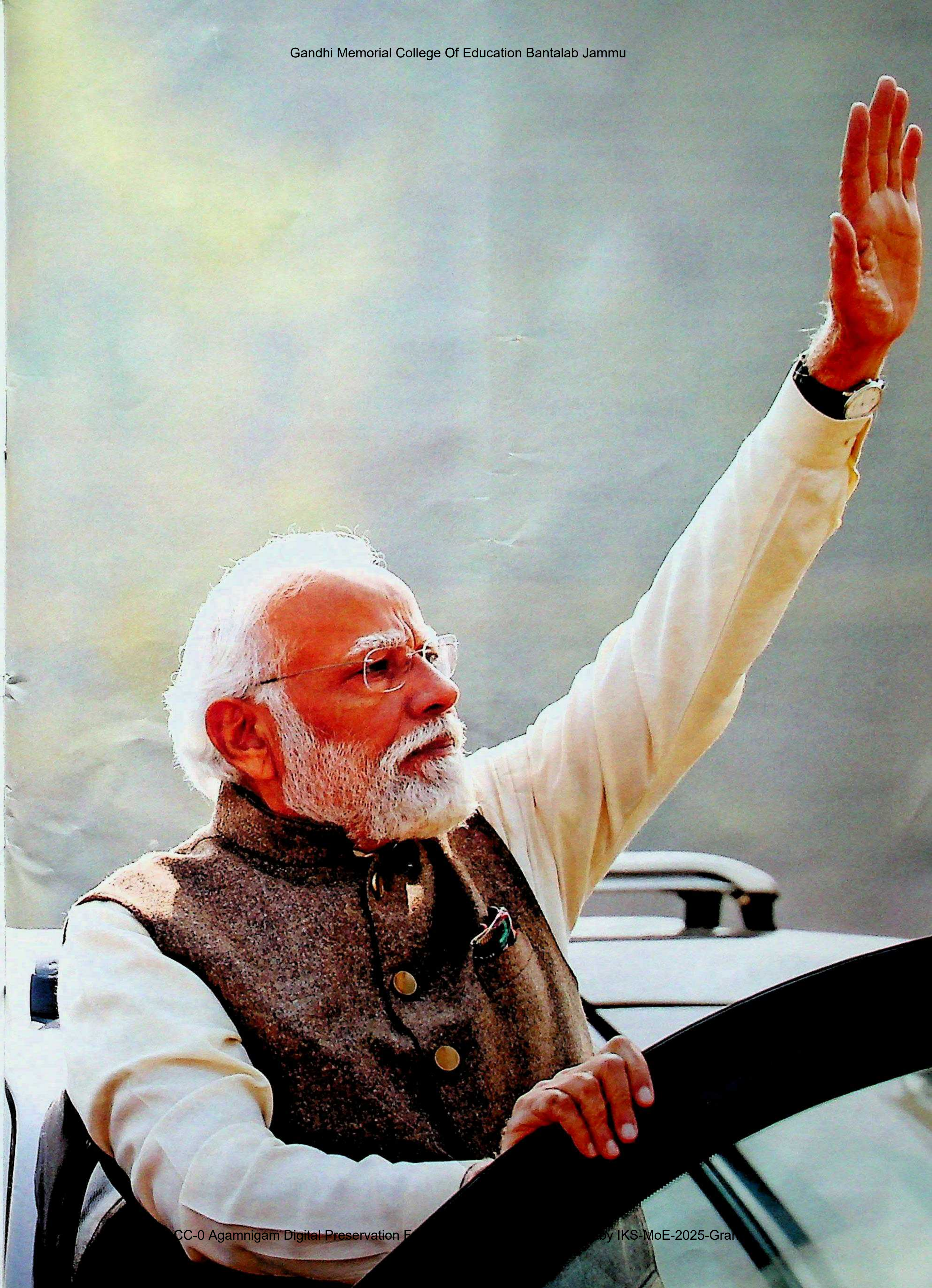

CC-0 Agamnigam Digital Preservation F... by IKS-MoE-2025-Gra...

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

17ویں لوک سبھا ریفارم، پرفارم، ٹرانسفارم کی گواہ بنی تو 2024 جمہوریت کے عظیم تہوار کا سال...

اب 18ویں لوک سبھا کی تشکیل کے ساتھ لکھی جائے گی سورنم بھارت کی کہانی...

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت یعنی مدر آف ڈیموکریسی کی سرزمین ہندوستان اس سال ایک خاص عظیم تہوار کی طرف گامزن ھے۔ یہ سال اس لیے بھی اہم ھے که ملک آزادی کے 100ویں سال کا عزم لے کر تکمیل کی راہ پر گامزن ہو گیا ھے۔ جمہوریت کا یه عظیم تہوار اس لیے بھی خاص ھے کیونکه پہلی بار 2024 میں ہونے والے عام انتخابات میں تقریباً 100 کروڑ رائے دہندگان ترقی یافته ہندوستان کی بنیاد کے لیے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ صحیح معنوں میں یه 100 کروڑ رائے دہندگان آزادی کے 100ویں سال کے سورنم بھارت کی ترقی کی کہانی لکھیں گے... ایسے میں جب 17ویں لوک سبھا کا آخری اجلاس اختتام پذیر ہوا تب وزیر اعظم نریندر مودی نے اصلاحات، کارکردگی اور تبدیلی یعنی ریفارم، پرفارم، ٹرانسفارم کے پانچ سال کی کہانی لوک سبھا میں پیش کی۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اہم فیصلوں کے پانچ سال

آج کا یہ دن جمہوریت کی ایک عظیم روایت کا اہم دن ہے۔ 17 ویں لوک سبھا نے پانچ برس ملک کی خدمت میں جس طرح سے متعدد اہم فیصلے لیے۔ متعدد چنوتیوں کا سب نے اپنی اہلیت کے مطابق ملک کو صحیح سمت دینے کی کوشش، ایک طرح سے یہ آج کا دن ہم سب کے ان پانچ سالہ نظریاتی سفر کا، ملک کے لیے وقف اس وقت کا، ملک کو پھر سے ایک مرتبہ اپنے عزائم کو قوم کے قدموں میں پیش کرنے کا یہ موقع ہے۔ ملک میں اصلاحات، کارکردگی اور تبدیلی کے ان پانچ برسوں میں ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ اصلاح بھی ہو، کارکردگی بھی ہو اور ہم تبدیلی ہوتے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ پاتے ہوں، اس سے ایک نیا اعتماد بھرتا ہے۔ سترہویں لوک سبھا کے بعد سے آج ملک اس کا تجربہ کر رہا ہے۔ اور مجھے پختہ یقین ہے کہ ملک یقینی طور پر سترہویں لوک سبھا کو آشیرواد دیتا رہے گا۔ اس سارے عمل میں ایوان کے تمام معزز اراکین نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور یہ وہ وقت ہے جب میں تمام معزز اراکین پارلیمنٹ کو اس گروپ کے لیڈر اور آپ سب کے ساتھی کی حیثیت سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

کووڈ بحران کا موثر بندوبست

ان پانچ برسوں میں پوری انسانیت کو اس صدی کے سب سے بڑے بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ کون بچے گا؟ کون بچ پائے گا؟ کوئی کسی کو بچا سکتا ہے یا نہیں؟ ایسی ہی صورت حال تھی۔ ایسے میں ایوان میں آنا یہ بھی، اپنا گھر چھوڑ کر نکلنا یہ بھی مشکل بھرا دور تھا۔ اس کے بعد بھی جو بھی نئے انتظامات کرنے پڑے، آپ نے کیے اور ملک کے کام کو رکنے نہیں دیا۔ ایوان کا وقار بھی برقرار رہنا چاہیے اور ملک کے اہم کاموں میں جس رفتار سے کام ہونا چاہیے وہ بھی برقرار رہنا چاہیے اور اس کام میں ایوان کا کردار ذرہ برابر بھی پیچھے نہیں رہنا چاہیے، آپ نے اسے بڑے احسن طریقے سے نبھایا۔ اور اسے دنیا کے لیے ایک بڑی مثال کے طور پر پیش کیا۔ میں معزز اراکین پارلیمنٹ کا اس بات پر بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ اس دور میں ملک کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ایم پی فنڈ ترک کر دینے کی تجویز معزز اراکین پارلیمنٹ کے سامنے رکھی گئی اور ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر تمام معزز اراکین پارلیمنٹ نے ایم پی فنڈ ترک کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ اپنے طرز عمل سے ہم وطنوں کو مثبت پیغام دینے اور معاشرے کو اعتماد دلانے کے لیے خود اراکین پارلیمنٹ نے اپنی تنخواہوں میں 30 فیصد کٹوتی کا فیصلہ کیا۔ تاکہ ملک کو بھی یقین ہو جائے کہ یہ سب سے پہلے چھوڑنے والے لوگ ہیں۔

پارلیمنٹ کی کینٹین ایک مثال

بغیر کسی وجہ کے ہم سب اراکین پارلیمنٹ کو سال میں دو مرتبہ بھارتی میڈیا کے کسی نہ کسی کونے میں گالیاں پڑتی تھیں کہ ان اراکین پارلیمنٹ کو اتنا ملتا ہے اور کینٹین میں اتنے میں کھاتے ہیں۔ باہر اتنے میں دستیاب ہے، کینٹین میں اتنے میں دستیاب ہے، یعنی مجھے نہیں معلوم، بال نوچ لیے جاتے تھے۔ آپ نے فیصلہ کیا کہ کینٹین میں سب کے لیے یکساں نرخ ہوں گے اور اراکین پارلیمنٹ نے کبھی احتجاج نہیں کیا اور نہ ہی شکایت کی اور بغیر کسی وجہ کے تمام اراکین پارلیمنٹ کی فضیحت کرنے والے لوگ مزہ لیتے تھے۔ آپ نے ہم سب کو اس سے بچا لیا، اس کے لیے بھی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پارلیمنٹ کی نئی عمارت

یہ درست ہے کہ ہماری لوک سبھا خواہ سترھویں ہو، سولھویں یا پندرھویں ہو، پارلیمنٹ کی نئی عمارت ہونی چاہیے۔ سب نے اجتماعی طور پر، یک آواز ہو کر اس پر بحث کی، لیکن کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تھا۔ یہ آپ کی قیادت ہے جس نے فیصلے کیے، معاملات کو آگے بڑھایا، حکومت کے ساتھ مختلف میٹنگیں کیں اور اسی کے نتیجے میں آج ملک کو پارلیمنٹ کی یہ نئی عمارت ملی ہے۔

پارلیمنٹ کی نئی عمارت میں ایک وراثت کا حصہ اور جو آزادی کا پہلا لمحہ تھا اس کو زندہ رکھنے کا ہمیشہ ہمیشہ ہمارے رہنما کے طور پر یہ سینگول کو یہاں نصب کرنے کا کام اور اب ہر سال اس کو ایک رسمی تقریب کے طور پر حصہ بنانے کا ایک بہت بڑا کام آپ کی رہنمائی میں ہوا ہے جو بھارت کی آئندہ نسلوں کو ہمیشہ ہمیشہ آزادی کے اس اہم لمحے کے ساتھ جوڑ کر رکھے گا۔ اور آزادی کا وہ لمحہ کیوں تھا، ہمیں وہ یاد رہے گا تو ملک کو آگے لے جانے کی وہ ترغیب بھی بنی رہے گی، اس مبارک کام کو آپ نے انجام دیا۔

جی20 کی صدارت سے دنیا ہوئی ہندوستانیت سے روبرو

یہ بھی صحیح ہے، اس مدت میں جی 20 کی صدارت کی ذمہ داری ملی، بھارت

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

کو بہت عزت ملی، ملک کی ہر ریاست کے سامنے بھارت کی صلاحیت اور اپنی ریاست کی شناخت بخوبی پیش کی، جس کا اثر آج بھی عالمی افق پر ہے۔ اس کے ساتھ آپ کی قیادت میں جی 20 کی طرح پی 20 کا جو اجلاس ہوا اور دنیا کے متعدد ممالک کے اسپیکر حضرات یہاں آئے اور جمہوریت کی ماں، بھارت کی اس عظیم روایت کو لے کر، اس جمہوری اقدار کو لے کر صدیوں سے ہم آگے بڑھے ہیں۔ نظام بدلے ہوں گے لیکن بھارت کا جمہوری مزاج ہمیشہ بنا رہا ہے، اس بات کو آپ نے دنیا کے اسپیکرس کے سامنے بخوبی پیش کیا اور بھارت کو جمہوری نظام میں بھی ایک شہرت حاصل کرانے کا کام آپ کی قیادت میں ہوا۔

نوجوان نسل کو جوڑنے کی نئی روایت

میں آپ کو ایک بات کے لیے خصوصی طور پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں، شاید ہمارے تمام معزز اراکین اسمبلی اور میڈیا کی توجہ اس طرف نہیں گئی۔ ہم سمودھان سدن جسے کہتے ہیں، جو پرانی پارلیمنٹ، جس میں ہم عظیم شخصیات کے یوم پیدائش پر ان کے مجسموں پر گلہائے عقیدت نذر کرنے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ لیکن یہ 10 منٹ کی تقریب ہوتی تھی اور ہم چلے جاتے تھے۔ آپ نے ملک بھر میں ان عظیم انسانوں کے لیے تقریری مقابلہ اور مضمون نویسی کی مہم شروع کی ہے۔ ان میں جو بہترین خطیب ہوتے تھے اور جو بہترین مقالے ہوتے تھے اور ریاست سے دو دو بچے اس دن دہلی آتے تھے اور اس عظیم شخصیت کے یوم پیدائش پر گلہائے عقیدت پیش کرتے تھے۔ اس موقع پر ملک کے قائدین بھی موجود ہوتے تھے اور بعد میں سارا دن اس پر لیکچر دیتے تھے۔ وہ دہلی میں دوسرے مقامات پر جایا کرتے تھے، وہ رکن پارلیمنٹ کی سرگرمیوں کو سمجھتے تھے۔ یعنی ایک مسلسل عمل کو چلا کر آپ نے ملک کے لاکھوں طلباء کو ہندوستان کی پارلیمانی روایت سے جوڑنے کا بہت بڑا کام کیا ہے۔ اور یہ روایت آپ کے کھاتے میں رہے گی اور آنے والے وقت میں سب اس روایت کو بڑے فخر سے آگے بڑھائیں گے۔ میں آپ کو اس کے لیے بھی مبارکباد دیتا ہوں۔

پارلیمنٹ کی لائبریری عام لوگوں کے لئے کھول دی گئی

پارلیمنٹ کی لائبریری، جس کو استعمال کرنا چاہئے وہ کتنا کر پاتے تھے، وہ تو میں نہیں کہہ سکتا، لیکن آپ نے اس کے دروازے عام آدمی کے لئے کھول دیئے۔ آپ نے علم کے اس خزانے، روایات کے ورثے کو عام لوگوں کے لیے کھول کر بہت بڑی خدمت کی ہے، اس کے لیے میں آپ کو بھی تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پیپر لیس پارلیمنٹ، ڈیجیٹلائزیشن، آپ نے ہمارے سسٹم میں جدید ٹیکنالوجی کو کیسے شامل کیا، شروع میں کچھ ساتھیوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑا لیکن اب سب اس کے عادی ہو چکے ہیں۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ جب بھی آپ یہاں بیٹھے ہیں، آپ کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں، آپ نے اپنے آپ میں بڑا کام کیا ہے، آپ نے یہ مستقل انتظامات کئے ہیں۔ میں اس کے لیے بہت مشکور ہوں۔

وقت کے ساتھ پارلیمانی طریقہ کار میں مسلسل بہتری آئی ہے۔ عام انتخابات کو ہندوستان سب سے بڑا تہوار مانتا ہے۔ 1947 سے اب تک ملک میں 17 عام انتخابات اور 300 سے زیادہ قانون ساز اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے ہیں۔

17ویں لوک سبھا کی پیداواری صلاحیت 97 فیصد تک رہی

میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی کارکردگی اور ان معزز اراکین پارلیمنٹ کی بیداری کی وجہ سے، ان سب کی مشترکہ کوششوں کے نتیجے میں 17ویں لوک سبھا کی پیداواری صلاحیت تقریباً 97 فیصد رہی ہے۔ 97 فیصد پیداواریت اپنے آپ میں خوشی کی بات ہے، لیکن مجھے یقین ہے کہ آج جب ہم 17ویں لوک سبھا کے اختتام کی طرف بڑھ رہے ہیں، ہم 18ویں لوک سبھا کا آغاز اس عزم کے ساتھ کریں گے کہ ہم ہمیشہ 100 فیصد سے زیادہ پیداواری صلاحیت کو یقینی بنائیں گے۔ اور اس میں بھی سات سیشن سو فیصد سے زیادہ نتیجہ خیز رہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ رات بھر بیٹھ کر آپ نے ہر رکن پارلیمنٹ کے خیالات کو حکومت کی توجہ میں لانے کی پوری کوشش کی۔ میں ان کامیابیوں پر تمام معزز ممبران پارلیمنٹ اور تمام فلور لیڈرز کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ 17ویں لوک سبھا کے پہلے اجلاس میں دونوں ایوانوں نے 30 بل منظور کیے جو اپنے آپ میں ایک ریکارڈ ہے۔ 17ویں لوک سبھا میں نئے نئے بینچ مارک قائم کیے گئے ہیں۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ایک ایک فرد کا جشن بنا امرت مہوتسو

آزادی کے 75 سال مکمل ہونے کا جشن، ہم سب کو کتنی بڑی سعادت حاصل ہوئی ہے کہ ایسے موقع پر ہمارے ایوان نے بہت اہم کاموں میں سبقت لے لی، ہر مقام پر ہوا۔ شاید ہی کوئی ایم پی ہوگا جس نے آزادی کے 75 سال کو ایک عوامی تہوار بنانے میں اپنے اپنے علاقے میں کوئی کردار ادا نہ کیا ہو۔ یعنی حقیقت میں ملک نے آزادی کے 75 سال کو پورے جوش و خروش کے ساتھ منایا اور اس میں ہمارے معزز اراکین پارلیمنٹ اور اس ایوان نے بڑا کردار ادا کیا ہے۔ ہمارے آئین کے نفاذ کے 75 سال، یہ بھی موقع اسی وقت اسی ایوان کو ملا ہے، تمام معزز اراکین پارلیمنٹ کو یہ موقع ملا ہے اور آئین کی تمام ذمہ داریاں یہیں سے شروع ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ وابستگی اپنے آپ میں ایک بہت بڑا موقع ہے، یہ بہت بڑا محرک ہے۔

گیم چینجر فیصلوں سے 21ویں صدی کے ہندوستان کی مضبوط بنیاد

اس دور میں بہت سی اصلاحات ہوئی ہیں اور یہ گیم چینجر ہے۔ 21ویں صدی کے ہندوستان کی مضبوط بنیاد ان تمام چیزوں میں نظر آتی ہے۔ ملک ایک بڑی تبدیلی کی طرف تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے اور اس میں بھی ایوان کے تمام ساتھیوں نے بہترین رہنمائی کی ہے، اپنی حصے داری دکھائی ہے اور ملک......ہم اطمینان سے کہہ سکتے ہیں کہ جس کا ہماری کئی نسلیں انتظار کر رہی تھیں، اس 17ویں لوک سبھا کے ذریعے بہت سے کام پورے ہوئے، نسلوں کا انتظار ختم ہوا۔ کئی نسلوں نے ایک آئین، اس کا خواب دیکھا تھا۔ لیکن آئین میں ہر لمحہ ایک دراڑ، ایک خلا نظر آتا تھا۔ ایک رکاوٹ تکلیف دہ تھی۔ لیکن اسی ایوان نے آرٹیکل 370 کو ہٹا کر آئین کی مکمل شکل کو اس کی مکمل روشنی کے ساتھ وہ سامنے آیا۔ مجھے یقین ہے کہ جب آئین کو 75 سال ہو چکے ہیں...... آئین بنانے والی عظیم شخصیات کی روح جہاں بھی ہوں گی، وہ ہمیں ضرور آشیرواد دے رہی ہوں گی، ہم نے یہ کام مکمل کر لیا ہے۔ جموں و کشمیر کے لوگ سماجی انصاف سے بھی محروم تھے۔ آج ہم مطمئن ہیں کہ سماجی انصاف کے لیے ہمارا عزم جموں و کشمیر کے ہمارے بھائیوں اور بہنوں تک بڑھا دیا گیا ہے۔

دہشت گردی سے مکمل نجات کا احساس

دہشت گردی ناسور بن کر ملک کے سینے پر گولیاں برساتی رہتی تھی۔ ماں بھارتی کی سرزمین روز لہولہان ہو جاتی تھی۔ دہشت گردی کی وجہ سے ملک کے بہت سے بہادر اور ہونہار لوگ قربان ہوئے۔ ہم نے دہشت گردی کے خلاف سخت قوانین بنائے، اسی ایوان نے بنائے۔ میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ اس کی وجہ سے ایسے مسائل سے نبرد آزما ہونے والوں کو تقویت ملی ہے۔ ذہنی طور پر اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان کو دہشت گردی سے مکمل طور پر مبرا ہونے کا اس میں ایک احساس ہو رہا ہے۔ وہ خواب بھی پورا ہو کر رہے گا۔ ہم 75 سال تک انگریزوں کے دیے گئے تعزیری ضابطے میں زندگی گزارتے رہے ہیں۔ یہ بات ہم ملک کو فخر سے بتائیں گے، ہم نئی نسل کو یہ بتائیں گے، آپ اپنے نواسوں کو فخر سے بتا سکیں گے کہ ملک 75 سال گرچہ تعزیری ضابطے میں جیا ہے لیکن اب آنے والی نسلیں عدالتی ضابطہ کے تحت زندگی گزاریں گی۔ یہی حقیقی جمہوریت ہے۔

ناری شکتی وندن ادھینیم سے خواتین کی زیر قیادت ترقی کی بنیاد

میں آپ کو ایک اور چیز کے لیے مبارکباد دینا چاہوں گا کہ نیا ایوان، اس کی شان و شوکت وغیرہ تو ہے ہی، لیکن اس کی شروعات ایک ایسے کام سے ہوئی ہے جس سے ہندوستان کی بنیادی اقدار کو تقویت ملتی ہے اور وہ ہے ناری شکتی وندن ادھینیم۔ جب بھی اس نئے ایوان پر بحث کی جائے گی، ناری شکتی وندن ادھینیم کا ذکر کیا جائے گا، یعنی ایک اور سیشن، اگرچہ یہ مختصر تھا، لیکن یہ ایک ایسا اجلاس تھا جس نے دور رس فیصلے لیے۔

2019 کے انتخابات میں 60 کروڑ سے زیادہ ووٹروں نے حصہ لیا۔ اس وقت ہندوستان میں 91 کروڑ ووٹرز رجسٹرڈ تھے۔ یہ یوروپ کی آبادی سے بھی زیادہ ہے۔ 2019 کے انتخابات میں خواتین کی ریکارڈ حصہ داری تھی اور خواتین کی ووٹنگ کا تناسب مردوں کے مقابلے زیادہ تھا۔

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

اس نئے ایوان کے تقدس کا احساس اسی لمحے سے شروع ہو گیا تھا جو ہمیں ایک نئی طاقت دینے والا ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ مستقبل میں جب بہت بڑی تعداد میں ہماری مائیں بہنیں یہاں بیٹھی ہوں گی۔ ملک فخر محسوس کرے گا۔ طلاق ثلاثہ کتنے نشیب وفراز سے ہماری مسلم بہنیں انتظار کر رہی تھیں۔ عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دیا تھا لیکن انہیں وہ حق نہیں مل رہا تھا۔ مجبوریوں کے ساتھ جینا پڑا۔ کوئی کھل کر کہتا ہے، کوئی چھپ کر کہتا ہے۔ لیکن 17 ویں لوک سبھا نے تین طلاق سے آزادی اور خواتین کی طاقت کے احترام کا بہت اہم کام کیا ہے۔ تمام معزز ممبران اسمبلی چاہے ان کے خیالات کچھ بھی ہوں، ان کا فیصلہ جو بھی ہو، لیکن کسی نہ کسی وقت وہ کہیں گے کہ ہاں ہم ان بیٹیوں کو انصاف دلانے کے لیے یہاں موجود تھے۔ ہم نے نسلوں سے ہو رہی یہ ناانصافی ختم کر دی ہے اور وہ بہنیں ہمیں آشیرواد دے رہی ہیں۔

آئندہ 25 سال میں ترقی یافتہ ہندوستان کا عزم ہو گا پورا

آنے والے 25 سال ہمارے ملک کے لیے بہت اہم ہیں۔ سیاست کی ہلچل اپنی جگہ۔ سیاسی میدان کے لوگوں کی امیدیں اور امنگیں اپنی جگہ پر ہیں۔ لیکن ملک کی امید، ملک کا خدشہ، ملک کا خواب، ملک کا عزم، یہ بن چکا ہے 25 سال ہو گئے ہیں تو ملک مطلوبہ نتائج حاصل کر کے رہے گا۔ جب مہاتما گاندھی جی نے 1930 میں دانڈی یاترا کی تھی، جب نمک ستیہ گرہ تھا۔ اعلان سے پہلے لوگوں کو اس کی قوت نظر نہیں آئی۔ سودیشی تحریک ہو، ستیہ گرہ کی روایت ہو، نمک ستیہ گرہ ہو۔ اس وقت واقعات چھوٹے لگتے تھے لیکن 1947 یعنی 25 سال کے عرصے نے ملک کے اندر وہ جذبہ پیدا کر دیا تھا۔ ہر شخص کے دل میں یہ احساس پیدا ہو گیا تھا کہ اب تو آزاد ہو کر رہنا ہے۔

آج میں دیکھ رہا ہوں کہ ملک میں وہ جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ ہر گلی اور محلے کے ہر بچے نے کہا ہے کہ 25 سالوں میں ہمارے پاس ایک ترقی یافتہ ہندوستان ہو گا۔ اس لیے یہ 25 سال میرے ملک کی نوجوان قوت کے لیے بہت اہم دور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہو گا جو یہ نہیں چاہے گا کہ ملک 25 سالوں میں ترقی یافتہ ہندوستان نہ بنے۔ ہر ایک کا خواب ہوتا ہے، کچھ لوگوں نے خواب کو عزم بنا لیا ہے، کچھ لوگوں کو عزم بنانے میں دیر ہو سکتی ہے، لیکن سب کو شامل ہونا پڑے گا اور جو شامل نہیں ہو سکے اور زندہ ہوں گے تو پھل تو ضرور کھائیں گے، یہ میرا یقین ہے۔

شفافیت کے ساتھ نوجوانوں کے لئے پانچ سال میں بنے تاریخی قانون

ان پانچ سالوں میں نوجوانوں کے لیے بہت ہی تاریخی قانون بنے ہیں۔ نظام میں شفافیت لا کر نوجوانوں کو نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔ پیپر لیک جیسے مسائل جو ہمارے نوجوانوں کو پریشان کرتے تھے۔ ہم نے بیحد سخت بنایا ہے تاکہ ان کے ذہن میں جو سوالیہ نشان اور سسٹم کے تئیں ان کا غصہ تھا اس کو دور کرنے کا تمام معزز اراکین پارلیمنٹ نے ملک کے نوجوانوں کے جذبات کو سمجھ کر بہت اہم فیصلہ کیا ہے۔

جے جوان، جے کسان، جے وگیان کے ساتھ جے انوسندھان

یہ سچ ہے کہ کوئی بھی نسل انسانی تحقیق کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ اس کی مسلسل تبدیلی کے لیے تحقیق ضروری ہے۔ اور بنی نوع انسان کی لاکھوں سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہر دور میں تحقیق ہوتی رہی ہے، زندگی کی توسیع ہوتی رہی ہے۔ اس ایوان نے ایک باقاعدہ قانونی نظام بنا کر تحقیق کی حوصلہ افزائی کا بہت اچھا کام کیا ہے۔ نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن، یہ قانون عام طور پر روزمرہ کی سیاست میں بحث کا موضوع نہیں بن پاتا لیکن اس کے نتائج دور رس نکلنے والے ہیں اور اس 17 ویں لوک سبھا نے اتنا اہم کام کیا ہے۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ ملک کی نوجوان طاقت اس نظام کے سبب دنیا کا ریسرچ کا ایک ہب ہمارا ملک بن سکتا ہے۔ ہمارے ملک کے نوجوانوں کی صلاحیت ایسی ہے، آج بھی دنیا میں ایسی کئی کمپنیاں ہیں جن کا اختراعی کام آج بھی ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ لیکن یہ ایک بہت بڑا ہب بنے گا، یہ میرا پورا یقین ہے۔

ڈیٹا سیکورٹی بنی ترجیح

21 ویں صدی میں ہماری بنیادی ضروریات پوری طرح بدل رہی ہیں۔ جس چیز کی کل تک کوئی اہمیت نہیں تھی، کوئی توجہ نہیں تھی، وہ مستقبل میں ڈیٹا کی طرح بہت قیمتی ہو گئی ہے۔ پوری دنیا میں اس بات کی چرچا

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہے کہ ڈیٹا کی طاقت کیا ہوتی ہے۔ ہم نے ڈیٹا پروٹیکشن بل لا کر مستقبل کی پوری نسل کا تحفظ کیا ہے۔ ہم نے پوری آنے والی نسل کو ایک نیا ہتھیار دیا ہے جس کی بنیاد پر وہ اسے صحیح طریقے سے استعمال کر کے اپنا مستقبل سنوارے گی۔ اور ڈیجیٹل پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن ایکٹ، ہماری 21 ویں صدی کی نسل اور دنیا کے لوگ بھی ہندوستان کے اس ایکٹ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ دنیا کے ممالک اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ہر کوئی نئے نظام کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور اس بارے میں رہنما اصول موجود ہیں کہ ڈیٹا کو کس طرح استعمال کیا جانا چاہیے۔ یعنی جس ڈیٹا کو لوگ سونے کی کان، نیو آئل کہتے ہیں اس کے تحفظ کے مکمل انتظامات کرتے ہوئے ایک طرح سے اس کی طاقت کا احساس کیسے ہوسکتا ہے۔ میرے خیال میں ہندوستان میں وہ طاقت ہے اور ہندوستان اس طاقت میں خاص ہے کیونکہ یہ تنوع سے بھرا ملک ہے۔ ہمارے پاس جس قسم کی معلومات ہیں اور ہمارے ساتھ جڑا ہوا ڈیٹا جو جنریٹ ہوتا ہے، ذرا ہمارے ریلوے مسافروں کے ڈیٹا کو دیکھ لیں، یہ دنیا کے لیے ایک بہت بڑا تحقیق کا موضوع بن سکتا ہے۔ ہم نے اس کی طاقت کو پہچان کر اس قانونی نظام کو دیا ہے۔

خلا میں ہندوستان کا پرچم

پانی، زمین، آسمان، صدیوں سے زیر بحث رہے ہیں۔ لیکن اب ضرورت اس وقت پیدا ہوگئی ہے کہ سمندری طاقت، خلائی طاقت اور سائبر پاور جیسی ٹرپل طاقتوں کا مقابلہ کیا جائے اور دنیا جس قسم کے بحرانوں سے گزر رہی ہے اور دنیا جس قسم کا نظریاتی اثر ورسوخ پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے، تب ہمیں ان شعبوں میں مثبت صلاحیتیں پیدا کرنی ہوں گی اور خود کو منفی قوتوں سے چیلنج لینے کے قابل بنانا ہوگا۔ اور اس کے لیے خلا سے متعلق اصلاحات بہت ضروری تھیں اور یہاں خلائی اصلاحات کا کام بہت دور رس ویژن کے ساتھ کیا گیا ہے۔

اقتصادی اصلاحات اور اچھی حکمرانی کا دور

17 ویں لوک سبھا کے تمام معزز ممبران پارلیمنٹ نے ملک میں جو معاشی اصلاحات کی ہیں ان میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ بیتے برسوں میں ہزاروں کمپلائنسز نے غیر ضروری طور پر عوام کو ایسی چیزوں میں الجھا رکھا ہے۔ ہم نے حکمرانی کے ایسے بگڑے ہوئے نظام سے نجات دلانے میں بہت اچھا کام کیا ہے اور میں اس کے لیے اس ایوان کا بھی شکر گزار ہوں۔ یعنی اس قسم کی کمپلائنسز کے بوجھ میں عام انسان تو دب جاتا ہے۔ اور یہ بات میں نے ایک بار لال قلعہ سے بھی کہی تھی۔ جب ہم کہتے ہیں کم از کم حکومت، زیادہ سے زیادہ حکمرانی۔ میں دل سے مانتا ہوں کہ حکومت جتنی جلدی لوگوں کی زندگیوں سے نکل جائے گی جمہوریت کی مضبوطی اتنی ہی بڑھے گی۔ ضرورت مندوں کے لیے حکومت ہر لمحہ حاضر رہے گی۔ لیکن ایسی جمہوریت نہیں ہوسکتی جب حکومت کا اثر ورسوخ کسی کی زندگی میں رکاوٹ بن جائے۔ اور اس لیے ہمارا مقصد یہ ہے کہ جس قدر حکومت کو عام آدمی کی زندگی سے نکالا جائے، کم از کم حکومت کو اس کی زندگی میں شامل کیا جائے اور ہم دنیا کے سامنے ایسی خوشحال جمہوریت کو آگے بڑھائیں۔ وہ خواب پورا کریں گے۔

ہم نے کمپنیز ایکٹ، لمیٹڈ لائبلٹی پارٹنرشپ ایکٹ جیسے 60 سے زیادہ غیر ضروری قوانین کو ہٹا دیا ہے۔ کاروبار کرنے میں آسانی ایک بڑی ضرورت تھی کیونکہ اب اگر ملک کو آگے بڑھنا ہے تو اسے بہت سی رکاوٹوں کو عبور کرنا ہوگا۔ ہمارے بہت سے قوانین ایسے تھے کہ چھوٹی چھوٹی وجوہات پر آپ کو جیل بھیجا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک فیکٹری ہے اور اگر اس کا ٹوائلٹ چھ ماہ میں ایک بار وائٹ واش نہ کیا جائے تو اس کے لیے جیل ہے۔ چاہے وہ کتنی ہی بڑی کمپنی کا مالک کیوں نہ ہو۔ وہ سوسائٹی کے فلیٹ والے لوگ اپنی لفٹیں اوپر نیچے کرتے رہتے ہیں۔ سب کچھ کر لیتے ہیں۔ یہ تو جو سترہویں لوک سبھا نے سماج میں شہریوں کا اعتماد بڑھانے کا کام بہت تیزی سے کیا ہے۔ اور آگے چلتے ہیں۔ جن وشواس ایکٹ۔ میں سمجھتا ہوں کہ 180 سے زیادہ دفعات کو جرم سے مبرا قرار دینے کا کام کیا گیا ہے۔ جو میں نے کہا چھوٹی چھوٹی بات کے لئے جیل میں ڈال دینا۔ اس کو جرم سے مبرا بنا کر ہم نے شہریوں کو طاقت دی ہے۔ اس ایوان نے یہی کیا ہے، معزز اراکین پارلیمنٹ نے کیا ہے۔ عدالتوں کے چکر سے زندگی بچانے کے لئے بہت اہم کام عدالت کے باہر تنازعات سے نجات اس سمت میں اہم کام ثالثی کا قانون ہے، اس سمت میں بھی انہی معزز اراکین پارلیمنٹ نے بڑا کردار ادا کیا ہے۔ وہ جو ہمیشہ حاشیے پر تھے، کنارے پر، جن کو کسی نے نہیں پوچھا۔ حکومت ہونے کا ان کو احساس

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

ہوا ہے۔ جی ہاں، حکومت اہم ہے، جب کووِڈ میں مفت انجیکشن ملتا تھا نا، اس کو بھروسہ ہوتا تھا کہ جان بچ گئی۔ حکومت ہونے کا احساس ہوتا تھا اور یہ ایک عام انسان کی زندگی میں بہت ضروری ہے۔ وہ بے بسی کا احساس اب کیا ہوگا، یہ کیفیت پیدا نہیں ہونی چاہیے۔

خواجہ سرا برادری کو انصاف

خواجہ سرا برادری اپنی توہین محسوس کرتی تھی اور جب اس کی بار بار توہین ہوتی تھی تو اس میں بھی کج روی کا امکان بڑھتا جاتا تھا...... اور ہم ایسے مسائل سے دور بھاگتے تھے۔ 17 ویں لوک سبھا کے تمام معزز اراکین پارلیمنٹ نے خواجہ سراؤں کے تئیں بھی حساسیت کا اظہار کیا اور ان کی بہتر زندگی کی خواہش کی۔ اور آج، بھارت کی طرف سے خواجہ سراؤں کے لیے کیے گئے کام اور کیے گئے فیصلوں کا دنیا میں چرچا ہو رہا ہے۔ دنیا کو بڑا، جب ہم کہتے ہیں نا ہمارے یہاں... حتیٰ کہ حمل کے دوران ہماری ماؤں بہنوں کے لیے 26 ہفتے کی زچگی کی چھٹی... دنیا کے امیر ممالک بھی حیران رہ جاتے ہیں، اچھا! یعنی یہ ترقی پسندانہ فیصلے اسی 17 ویں لوک سبھا میں لیے گئے ہیں۔ ہم نے خواجہ سراؤں کو ایک شناخت دی ہے۔ اب تک تقریباً 17-16 ہزار خواجہ سراؤں کو ان کی زندگی بہتر بنانے کے لیے شناختی کارڈ دیے جا چکے ہیں، اور میں نے دیکھا ہے کہ اب انہوں نے مدرا یوجنا سے پیسے لے کر چھوٹا کاروبار کرنا اور کمانا شروع کر دیا ہے۔ ہم نے باوقار زندگی گزارنے کے لیے خواجہ سراؤں کو پدم ایوارڈ دیا ہے۔ حکومت سے متعلق مختلف اسکیموں کے فوائد انہیں ملنے شروع ہوئے ہیں، وہ عزت کی زندگی گزارنے لگے ہیں۔

ہندوستان کا لامحدود سفر

17 ویں لوک سبھا کا یہ آخری اجلاس اور آخری گھنٹہ ہی سمجھ لیجیے، ہے۔ جمہوریت اور ہندوستان کا سفر لامحدود ہے۔ متعدد اور یہ ملک کسی مقصد کے لیے ہے، اس کا کوئی مقصد ہے، وہ پوری نسل انسانی کے لیے ہے۔ ایسے ہی اروند نے دیکھا ہو، خواہ سوامی وویکانند جی نے دیکھا ہو۔ لیکن آج ان لفظوں میں، اس ویژن میں طاقت تھی وہ ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ سکتے ہیں۔ جس طرح سے دنیا ہندوستان کی عظمت کو قبول کر رہی ہے، اس نے ہندوستان کی طاقت کو قبول کرنا شروع کر دیا ہے، ہمیں اس سفر کو مزید طاقت کے ساتھ آگے بڑھانا ہے۔

یہ سیاست پر بڑھتے ہوئے اعتماد کا ہی نتیجہ ہے کہ 2014 اور 2019 کے عام انتخابات میں ووٹر ٹرن آؤٹ بالترتیب 66.44 فیصد اور 67.4 فیصد رہا ہے جو کہ آج تک کا ریکارڈ ہے۔

الیکشن زیادہ دور نہیں ہے۔ کچھ لوگوں کو تھوڑی گھبراہٹ رہتی ہوگی، لیکن یہ جمہوریت کا ایک فطری، ضروری پہلو ہے۔ ہم سب اسے فخر کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے انتخابات بھی ملک کی عظمت میں اضافہ کرنے والے، جمہوریت کی جو ہماری روایت ہے، پوری دنیا کو حیران کرنے والے ضرور رہیں گے، یہ میرا پختہ یقین ہے۔

رام مندر آنے والی نسلوں کو ملک کی اقدار پر فخر کرنے کی آئینی طاقت دے گا

مجھے تمام معزز ارکان پارلیمنٹ کی طرف سے جو تعاون ملا، جو فیصلے ہم کرنے میں کامیاب رہے، اور بعض اوقات حملے بھی اتنے مزیدار ہوئے ہیں کہ ہمارے اندر کی قوت بھی پھوٹ پڑی ہے۔ میرے اوپر تو پراتما کی مہربانی رہی کہ جب چیلنجز آتے ہیں تو میں کچھ زیادہ ہی خوشی محسوس کرتا ہوں۔ ہم ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں، ہم بڑے اعتماد اور یقین کے ساتھ آگے بڑھے ہیں۔ اس ایوان نے آج رام مندر کے حوالے سے جو قرارداد پاس کی ہے اس سے ملک کی آنے والی نسلوں کو اس ملک کی اقدار پر فخر کرنے کی آئینی طاقت ملے گی۔ یہ درست ہے کہ ہر کسی میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی ہے کہ ایسی چیزوں میں کوئی ہمت دکھاتے ہیں، کچھ لوگ میدان چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اگر مستقبل کے ریکارڈ کو دیکھیں گے تو آج جو تقریریں ہوئی ہیں، جو باتیں کہی گئی ہیں، ان میں حساسیت بھی ہے، عزم بھی ہے، ہمدردی بھی ہے اور سب کا ساتھ، سب کا وکاس کے منتر کو آگے بڑھانے کا اس میں عنصر بھی ہے۔ یہ ملک، برے دن کتنے ہی کیوں نہ گزرے ہوں، ہم آنے والی نسلوں کے لیے کچھ نہ کچھ اچھا کرتے رہیں گے۔ یہ ایوان ہمیں وہ تحریک دیتا رہے گا اور ہم اجتماعی عزم اور اجتماعی طاقت کے ساتھ ہندوستان کی نوجوان نسل کی امیدوں اور امنگوں کے مطابق بہترین نتائج حاصل کرتے رہیں گے۔●

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant

Gandhi Memorial College Of Education Bantalab Jammu

نیو انڈیا
سماچار
پندرہ روزہ

RNI No. : DELURD/2020/78832, March : 01-15, 2024
RNI Registered No. DELURD/2020/78832 , Delhi Postal License No DL (S)-01/3552/2023-25,
WPP NO U (S)-100/2023-25, posting at BPC, MARKET ROAD, NEW DELHI-110001
On 26-29 advance Fortnightly, (Publishing Date February 15, 2024, Pages-100)

Urdu Volume 4, Issue 17

Editor in Chief
Manish Desai
Principal Director General,
Press Information Bureau, New Delhi

Published & Printed by:
Dhirendra Ojha, Director General,
on behalf of **Central Bureau Of Communication**

Published from:
Room No–278, Central Bureau Of Communication, 2nd Floor, Soochna Bhawan, New Delhi -110003

Printed at JK Offset
Graphics Pvt. Ltd., B-278,
Okhla Ind. Area Phase-I,
New Delhi - 110020

CC-0 Agamnigam Digital Preservation Foundation,Chandigarh.Funding by IKS-MoE-2025-Grant